Lakchr Islam
By V. Husen 1906 G.E.V.

اس کتاب کی قیمت بس یہی ہی کہ اس کو ایک مرتبہ شروع سے آخر تک پڑھ لیا جاے

لکچر اسلام

یعنی

ڈاکٹر سر سید احمد خاں مرحوم کا مذہب اسلام پر لکچر

جو اُنہوں نے یکم فیوری سنہ ۱۸۸۴ ع کو بمقام

لاہور دیا تھا

حسب فرمایش

جناب میر ولایت حسین صاحب آنریری منیجر بک ڈپو

مدرسۃ العلوم علیگڈہ

بغرض افادہ عام

بار سوم ایکہزار جلدیں مفت تقسیم ہونے کے لیئے

انسٹیٹیوٹ پریس علیگڈہ میں طبع ہوا

سنہ ۱۹۰۶ ع

محصول ڈاک ۰ر فی جلد طالب کنندہ کو پیشگی ادا کرنا ہوگا

علیگڈھ انسٹیٹیوٹ گزٹ

—

یہہ ہفتہ وار اخبار اُردو زبان میں سرسید مرحوم کے زمانہ سے جاری ہی — یہہ اخبار پبلک کو مدرسۃالعلوم علیگڈھ کے صحیح واقعات سے اطلاع دیتا، مسلمانوں میں قومیت کی روح پھونکتا، اُن میں تعلیم کا شوق پیدا کرتا، اُنہیں اخلاقی اور تمدنی اصلاحوں پر آمادہ کرتا، اُن کے تعصبات کو مٹاتا، اُردو لٹریچر کا عمدہ ذخیرہ جمع کرتا، گورنمنٹ اور رعایا میں ارتباط پیدا کرتا — غرض کہ ضروری اور دلچسپ خبریں اور واقعات ناظرین کے لیئے مہیا کرتا ہی — عام شایقین سے بلا تخصیص پانچ روپیہ سالانہ معہ محصول ڈاک قیمت لیجاتی ہی — درخواست خریداری کے ساتھہ قیمت بذریعہ منی آرڈر آنا چاہیئے — یا اجازت ویلیو پی ایبل کی بھیجنا چاہیئے *

جو صاحب علیگڈھ انسٹیٹیوٹ گزٹ اور علیگڈھ منتھلی دونوں کے خریدار ہونگے اُن کے ساتھہ دونوں کی قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جاے گی - یعنی دونوں کی قیمت بجاے نو روپیہ کے آٹھہ روپیہ لی جاے گی *

تمام درخواستیں بنام آنریری منیجر آنا چاہیئیں

المشتہر

سید ولایت حسین آنریری منیجر علیگڈھ انسٹیٹیوٹ گزٹ

و علیگڈھ منتھلی

علیگڈھ انسٹیٹیوٹ پریس

یہہ مطبع بھی سرسید مرحوم کا قایم کیا ہوا ہی - اس میں ٹائپ میں ہر قسم کا کام انگریزی اور اُردو زبان میں کفایت اور صحت سے چھپتا ہی، دعوتی رقعے اور تقریبوں کے کارڈ وغیرہ حسب فرمایش سنہری روپہلی ہر رنگ کے چھپ سکتے ہیں — اُجرت بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتی ہی — ہر قسم کی درخواستیں بنام آنریری منیجر موصوف الصدر آنا چاہیئیں *

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے برادران دینی -

آپ جو اس وقت اس غرض سے تشریف لائے ہیں کہ مذہب اسلام
کے متعلق جو میرے خیالات ہیں وہ میں آپ کے سامنے بیان کروں - اس کے
لئے میں آپ کا شکر کرتا ہوں — جو احباب میرے خیالات کے سننے
کے مشتاق ہیں مجھے اُن کے سامنے اپنے خیالات کے بیان کرنے میں کچھہ
عذر نہیں — مگر قبل اس کے کہ میں اُن کو بیان کروں میں یہہ کہنا
چاہتا ہوں کہ میں ایک جاہل آدمی ہوں نہ مولوی ہوں نہ مفتی اور
نہ قاضی اور نہ واعظ - نہ میری یہہ خواہش ہی کہ کوئی شخص گو
وہ میرا کیسا ہی دوست ہو میرے خیالات کی پیروی کرے -
میں رسولوں کے سوا کسی شخص کا ایسا منصب نہیں سمجھتا کہ (اُن
باتوں میں جو خدا اور بندوں کے درمیان دلی اور روحانی اُمور سے متعلق
ہیں اور جس کو مذہب کہتے ہیں) وہ یہہ خواہش کرے کہ لوگ اُس
کی پیروی کریں — یہہ منصب رسولوں کا تھا اور آخر کو جناب رسول
خدا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پر جن کا ازلی مذہب خدا
ابدالاباد تک قایم رکھے اور ضرور قایم رکھیگا کیونکہ جیسا وہ ازلی ہی
ابدی بھی ہی ختم ہوگیا (چیرز) لیکن میں اپنے خیالات جو کچھہ بیان
کرونگا پہلے اُن کا منشاء ظاہر کرنا چاہتا ہوں — میرے خیال میں یہہ
بات ہی کہ دنیا میں جب سے کہ وہ آباد ہوئی اور جب سے کہ خدا نے
والله يهدي من يشاء الى صراط انبیاء و رسل کے مبعوث کرنے کا سلسلہ
مستقيم - انك لا تهدي من قایم کیا اُس وقت سے آج تک دنیا میں
احببت ولكن الله يهدي من دو قسم کے لوگ ہوتے رہے ہیں اور اس

یشاء لعلک باخع نفسک ان   زمانہ میں بھی موجود ہیں — ایک وہ
لایکونوا مؤمنین *   جن کی نسبت خدا نے فرمایا کہ جسکو
میں چاہتا ہوں ہدایت کرتا ہوں - دوسرے وہ جن کی نسبت اُس
نے اپنے رسول سے کہا کہ تو جن کو ہدایت کرنی چاہتا ہی ہدایت نہیں
کرسکتا تو کتنی ہی کوشش کو اپنی جان تک کیوں نہ کھودے وہ ایمان
نہیں لانے کے — یہی دو قسم کے لوگ ہیں جن کی تصریح قرآن مجید
سے پائی جاتی ہی — اس سے ثابت ہوتا ہی کہ جو لوگ ایمان لائے
یا ایمان لاتے ہیں خدا نے اُن کی خلقت - طبیعت - فطرت یا اُن کا
نیچر ایسا بنایا ہی جس میں ایمان لانے کا یا کافر ہونے کا مادہ موجود تھا
یا موجود ہی ؛ کیونکہ جو چیز انسان کی فطرت میں ہی اُس میں
تبدیلی نہیں ہوسکتی اُس کا بدل دینا خود اُس انسان کی یا دوسرے انسان
کی طاقت سے گو وہ نبی ہی کیوں نہو خارج ہی *

یہہ امر روز مرہ ہماری زندگی کے تمام کاموں میں پیش آتا ہی —
دنیا میں بہت سے ایسے امر پیش آتے ہیں جن کی صداقت کی دلیلیں
ہم نہیں جانتے مگر دل میں از خود لا معلوم اسباب سے ایک ایسی بات
پیدا ہوتی ہی جس سے اُس کی صداقت پر پورا یقین ہوتا ہی — اسی
طرح اسلام کی کیفیت ہی - ہزاروں لاکھوں بلکہ کروڑوں آدمی جو گذر
گئے یا جو اب موجود ہیں اور وہ بھی جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کے زمانہ میں موجود تھے ایسے تھے کہ اُنکا دل ہدایت اور ارشاد کو قبول کرتا تھا
اور وہ اُس کی سچائی پر یقین کامل کرتے تھے گو کہ اُس کی صداقت
کی دلیلوں سے اُن کو کچھہ واقفیت نہ تھی — اس کا سبب یہی تھا کہ
خدا نے اُن کے دل اس طرح کے بنائے تھے کہ وہ ذرا سی ہدایت سے صراط
مستقیم کو مان لیتے تھے اُن کا دل اُس ہدایت کو قبول کرلیتا تھا اور
وہ ایمان لے آتے تھے (چیرز) - خدا کا شکر ادا کرنا چاہیئے کہ اُس کی
یہہ رحمت اس زمانہ میں بھی ہزاروں - لاکھوں - کروڑوں مسلمانوں پر
مبذول ہی کہ وہ لوگ دل سے اسلام پر یقین رکھتے ہیں گوکہ وہ اُس کی
صداقت کے دلائل منطق و فلسفہ کے اصول پر نہیں جانتے - میرا اعتقاد
یہہ ہی کہ جو لوگ بلا فلسفی دلیل و حجت کے اسلام پر یقین کرتے ہیں یا
یقین رکھتے ہیں اُنکا ایمان اور اُنکا یقین بہ نسبت اُن لوگونکے جو دلیل و حجت

وفلسفہ سے اپنے عقیدہ کو مستحکم کرتے ہیں بہت زیادہ مستحکم ہی کیونکہ
اُن کے دل میں کسی قسم کے شک و شبہہ نے راہ نہیں پائی اور نہ راہ
پانے کی اُس میں گنجایش ہی - یہی لوگ اہل جنت ہیں جو
سیدھے بہشت میں جاوینگے - (چیرز) *

مجھہ کو اپنے ملک کا ایک قصہ یاد ہی - ہماری طرف رانگڑ ایک
قوم ہی جو کسی زمانہ میں مسلمان ہوگئے تھے - اُن کے ہاں شاید جناب
مولوی اسمعیل صاحب کے زمانہ سے پیشتر تک ہندوؤں کی تمام رسمیں
جاری تھیں - دھوتی باندھتے تھے — اُلٹے پردہ کا انگرکھا پہنتے تھے قاضی
نکاح باندھتا تھا اور برہمن پھیرے پھرواتا تھا — اور بہی بہت سے ہندوؤں کی
رسمیں اُن میں مروج تھیں - اتفاق سے ایک مسلمان اُن کے ایک گانوں
میں گذرا - وہ پیاسا تہا پانی پینا چاہتا تھا - اُس نے دیکھا کہ پانی بھرا
ہوا ایک مٹکا رکھا ہی - مگر اُسکو شبہہ ہوا کہ یہہ لوگ مسلمان ہیں یا
ہندو اور وہ پانی ہندوؤں کا ہی یا مسلمانوں کا — اس لئے اُس نے پوچھا
کہ یہہ پانی مسلمان کا ہی یا ہندو کا جس شخص سے اُس نے پوچھا اُس
نے نہایت درشتی سے جواب دیا کہ تو اندھا ہی یہہ نہیں دیکھتا کہ پانی
کے مٹکے پر کلہڑ (یعنی مٹی کا آبخورہ پانی پینے کو) رکھا ہی — گویا
یہہ مسلمانی کی ایک علامت تھی کہ سب لوگ ایک آبخورہ سے پانی
پیتے ہیں — اُس نے درشتی اس لیئے کی کہ باوجود مسلمانی کی علامت
موجود ہونے کے اُس نے اُن کے مسلمان ہونے میں شبہہ کیا *

اے بھائیو — جبکہ وہ قوم ایسے جاہل تھی تو وہ مسایل اسلام اور
فلسفی دلایل سے صداقت اسلام کو کیا جانتے ہوں گے - بجز خدا و رسول
پر یقین ہونے کے اور کوئی بات جس سے وہ اپنے تئیں مسلمان کہتے ہیں
اُن میں نہ تھی — مگر میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میں اُن کے ایمان
کو (میں اور کسی کو کیوں کہوں) اپنے ایمان سے تو بہت زیادہ مستحکم
جانتا ہوں (چیرز) *

اے بھائیو — ایسے شخصوں کا ایمان نہایت مستحکم اور اعلی درجہ
کا ہوتا ہی کہ جن کو کسی طرح کا نہ کچھہ شک ہی نہ دل میں کسی
طرح کا کچھہ شبہہ ہی - خدا و رسول پر وہ دل سے یقین رکھتے ہیں اور

جو کوئي اپنے تئيں مسلمان کہتا هی اُس کو مسلمان جانتے هيں — خدا کے جاننے اور رسول پر يقين کرنے کے ليئے اُن کو کسي منطقي دليل اور فلسفي برهان کي حاجت نهيں - کيسي هي کوئي بات خارج از عقل و ناقابل يقين اُن کے سامنے صحيح يا غلط بيان کي جاوے يهه کهکر که خدا اور رسول نے فرمايا هی وہ اُس پر يقين کرينگے پس ايسے لوگ هماري بحث سے بالکل خارج هيں - ميں اُن کو يقين کا ستارا اور اسلام پر يقين رکھنے کا نمونه سمجھتا هوں اور ٹھيک مسلمان جانتا هوں *

مگر دوسرا فرقه بھي هی جو هر چيز کي صداقت کے ليئے دليل چاهتا هی — وہ اس بات کا خواهشمند هی که اسلام کے عقايد فلسفي دلائل سے اُس کو بتائے جاويں — اُس کے دل کے شبہے مٹائے جاويں تاکه اُس کے دل کو تشفي حاصل هو — وہ يهه نهيں چاهتا که دل ميں تو دھوکه پڑا هوا اور زبان سے لوگوں کے ڈر سے سوسائيٹي کے دباؤ سے هاں هاں کہا کرے - يهي لوگ وہ هيں جو همارے مخاطب هيں اور جن سے همکو بحث هی *

جس زمانه ميں خلفاے عباسيه کي سلطنت رونق پر تھي اور مسلمانوں کا ستارہ نهايت عروج پر تھا اُس وقت مسلمانوں ميں يوناني فلسفه - علم طبعي نے کثرت سے رواج پايا تھا اُس کا نتيجه يهه هوا که بهت سے مسايل ميں جو اسلام سے متعلق تھے لوگونکو شبهه پيدا هوا کيونکه جو لوگ اُن مسايل فلسفه اور علم طبعي کو سچ جانتے تھے اور اُن ميں اور اسلام کے اُسوقت کے موجودہ يا مجتهدہ مسائل ميں اختلاف پاتے تھے تو اُن کو اسلام کي نسبت شبهه پيدا هوتا تھا

اگر تاريخ پر اعتماد کيا جاسکتا هی تو ثابت هوتا هی که وہ زمانه اسلام پر ايسے سخت حمله کا تھا که اسلام کے سخت سے سخت دشمن کے سخت سے سخت حمله کرنے سے بھي اُس سے زيادہ اسلام کو نقصان پهونچنے کا انديشه نه هوتا — تمام علماء کو اس وقت اسلام کي حمايت کي ضرورت پڑي اور اُنهوں نے اُس کي حمايت اور اُس کي نصرت ميں کوشش کي — خدا اُن کي کوششوں کو قبول کرے — اُنهوں نے اسلام کي حمايت کے تين طريقے قرار ديئے — اول يهه که جو مسائل يوناني

حکمت و فلسفہ کے اسلام کے مسائل کے برخلاف تھے اُن کي غلطي ثابت کردیں دوسرے یہہ کہ اُن حکمي اور فلسفي مسائل پر اس قسم کے اعتراض وارد کردیں کہ جن سے وہ مسئلے خود مشتبہ ہوجاویں — تیسرے یہہ کہ اسلام کے مسائل پر اور اُن حکمي و فلسفي مسائل میں تطبیق کردیں *

اسي مباحثہ کي غرض سے مسلمانوں میں ایک نیا علم پیدا ہوا جس کو علم کلام کہتے ہیں اور جس کي کتابیں آج تک ہمارے مذہب کے علماء کي درس و تدریس میں داخل ہیں اور جن پر وہ بہت کچھہ افتخار رکھتے ہیں — یہي باعث ہوا کہ بہت سے مسائل یوناني — فلسفہ اور علم طبعي کے جو تیسري قسم کے تھے مسلمانوں نے اپني مذہبي کتابوں میں شامل کرلیئے اور رفتہ رفتہ مثل مذہبي مسائل کے تسلیم ہونے لگے حالانکہ ان کو مذہب اسلام سے کچھہ تعلق نہیں ہی اور اس زمانہ میں اُن کا جدا کرنا کچھہ آسان کام نہیں ہی - پس میرا یہہ خیال ہی کہ جس زمانہ میں اسلام کي ایسي حالت ہو اور اُس پر ایسا هي حملہ ہو جیسا کہ اُس زمانہ میں ہوا تہا تو ہمکو بقدر اپني لیاقت کے ویسي هي کوشش کرني چاہیئے جیسي کہ ہمارے بزرگوں نے اگلے زمانہ میں کي تهي *

اے دوستو ! تم خوب جانتے ہو کہ اِس زمانہ میں جدید فلسفہ و حکمت نے شیوع پایا ہی جس کے مسائل اُن اگلے مسائل سے بالکل مختلف ہیں اور جو ایسے هي برخلاف مسائل اسلام کے جو اِس وقت مروج ہیں پائے جاتے ہیں جیسے کہ اُس زمانہ میں تھے — بلکہ سخت مشکل یہہ آپڑي ہی کہ یوناني مسائل علم طبعي کے جن کي غلطي اب ثابت ہوئي ہی اور جن کو اُس زمانہ کے علماء نے مثل مذہبي مسائل کے مان لیا تھا جیسا کہ میں نے ابھي کہا اس سبب اور زیادہ مشکل ہوگئي ہی *

اے دوستو ! ایک اور بڑي مشکل یہہ ہی کہ اس زمانہ کي تحقیقات اور یوناني حکمت کے زمانہ کے مسائل میں ایک بڑا فرق یہہ ہی کہ اُس زمانہ میں جو حکمت کے مسائل تھے وہ زیادہ تر عقلي اور قیاسي

دلیلوں پر مبني تھے — تجربہ اور مشاہدہ کي بنا پر قایم نہیں ہوئے تھے۔
ہمارے بزرگوں کو نہایت آساني تھي کہ مسجدوں اور خانقاہوں کے حجروں
میں بیٹھے بیٹھے قیاسي مسائل کو قیاسي دلائل سے اور عقلي کو عقلي
براہین سے توڑتے رہیں اور اُن کو تسلیم نہ کریں — مگر اس زمانہ میں
نئي صورت پیدا ہوئي ہی جو اس زمانہ کے فلسفہ و حکمت کي تحقیقات
سے بالکل علحدہ ہی — اب مسائل طبعي تجربہ سے ثابت کیئے جاتے
ہیں اور وہ ہمکو دکھلا دیئے جاتے ہیں - یہہ مسائل ایسے نہیں ہیں جو
قیاسي دلائل سے اُتھا دیئے جاویں یا اُن تقریروں اور اصولوں سے جو اگلے
زمانہ کے عالموں نے قرار دیئے ہیں ہم اُن کا مقابلہ کرسکیں - مثلاً
آسمانوں کے خرق والتیام کا مسئلہ جو ہمارے ہاں کے علوم طبعي کا
بہت بڑا مسئلہ ہی اور آج تک درس و تدریس میں رہا ہی اور جو
اصول علم طبعي کے مذہب اسلام میں تسلیم کرلیئے گئے ہیں اُن سے بھي
اُس کو بڑا تعلق ہی — اب وہ مسئلہ کس کام کا ہی اور اُس کے پڑھنے
پڑھانے سے کیا فائدہ ہی جبکہ یہہ ثابت ہوگیا ہی کہ جس طرح اگلے
حکماء نے یا علماء نے آسمانوں کا وجود قرار دیا تھا وہي غلط تھا —
اب تو اس بات پر غور کرني لازم ہی کہ آسمان سے کیا مراد ہی اور اُس
کے لیئے جدید اُصول و مسائل ایجاد کرنے کي ضرورت ہی نہ اُن بوسیدہ
و از کار رفتہ مسائل کے یاد کرنے کي (چیرز)

ایک بہت بڑي بحث ہمارے ہاں ہیولی و صورت کي تھي اگر یوناني
فلسفہ کے مطابق ہیولی تسلیم کیا جاتا تھا تو معاد کا وجود جو ایک اہم
مسئلہ مذہب اسلام کا ہی باطل ہوتا تھا اُسپر علمائے اسلام نے بہت بڑي
بحث کي جو کسي قدر بے سود اور کسي قدر ناکافي تھي *

بہر حال اس زمانہ کي حکمت طبعي میں ہیولی کي کچھہ بحث
نہیں ہی بلکہ تمام اجسام کي ترکیب اجزاء صغار سے تسلیم کي جاتي
ہی — پس اب ہیولی و صورت کي بحث سے جو ہمارے ہاں تعلیم دیني
اور دنیاوي دونوں میں داخل ہی کیا فایدہ ہی - ایسے اور بہت سے
مسائل ہیں جو اسي طرح مثالاً بیان ہوسکتے ہیں *

اے دوستو ! مجھہ کو معاف کروگے اگر میں یہہ کہوں کہ ایک بہت
بڑا ضروري امر جو اُن علماء کے خیال سے رہ گیا تھا وہ یہہ تھا کہ اُنہوں

نے یوناني حکمت و فلسفه کے مقابله میں تو بہت کچھه کیا مگر اس بات میں کچھه نہیں کیا یا بہت هي کم کیا که جو کچھه وہ خود مذهب اسلام کو بیان کرتے تھے اُس پر منکر اسلام یا مشکک فی الاسلام کے دل کو کیونکر تشفي هو — یهه کهدینا که اسلام میں یونهي آیا هی اُس کو ماننا چاهیئے یهه تو نه یقین کو اور نه اُن لوگوں کي تشفي کو کافي هی (چیرز) *

ایسے هي اور بہت سے وجوهات هیں جن کي وجه سے اس زمانه میں نئے طریقه بحث کے اختیار کرنے کي مسلمانوں کو ضرورت هی کیونکه جو شخص اسلام کو برحق سمجھتا هی اور اُس پر پورا یقین رکھتا هی اُس کا دل گواهي دیگا که گو منطق و فلسفه اور علم طبعي میں کتني کچھه تبدیلي هوجاوے اور مسائل حقه اسلام کے وہ کیسے هي مخالف معلوم هوتے هوں مگر اسلام هي سچا هی - یهه بات سچے اور سادہ دل سے اسلام پر یقین رکھنے والوں کے لیئے تو کافي هی مگر منکرین یا مشککوں کے لیئے کافي نہیں علاوہ اس کے یهه کچھه حمیت کا کام نہیں هی که مونهه سے تو یهه کهیں که اسلام سچا هی مگر اُن جدید مسائل حکمت و فلسفه کے مقابله میں اُس کي تائید نه کریں — اس لیئے اس زمانه میں مثل زمانه گذشته کے ایک جدید علم کلام کي حاجت هی جس سے یا تو هم علوم جدیدہ کے مسائل کو باطل کردیں یا اُن کو مشتبه کردیں یا اسلامي مسائل کو اُن سے مطابق کر دکھلائیں *

اس وقت جو بزرگ اِس جلسه میں موجود هیں میں اُن سب سے بخوبي واقف نہیں هوں — مگر میں یقین کرتا هوں که اس جلسه میں بہت سے ذي علم لوگ بھي موجود هیں - میں نہایت صدق دل سے اُن کو مخاطب کر کے کهتا هوں که جو لوگ ایسا کرنے کے لایق هیں اور وہ پوري کوشش حال کے علم طبعي و فلسفه کے مسائل کے اسلامي مسائل سے تطبیق دینے یا ان کا بطلان ثابت کرنے میں نه کریں گے وہ سب گنهگار هیں اور یقیناً گنهگار هیں — اگر اُن میں سے ایک دو بھي اِس کام کو انجام دینگے تو بے شک فرض کفایه ادا هوجاوے گا (چیرز) *

میں ایک شخص هوں جس کا یهه یقین هی که کوئي شخص ایسا نہیں هی جو جدید فلسفه اور جدید علوم طبعي سے جو انگریزي زبان

میں ہوں بخوبی واقف ہو اور اُن تمام اسلامی مسائل پر جو اِس زمانہ میں اسلامی مسائل کہلاتے ہیں یقین رکھتا ہو - انگریزی خواں نوجوان اور بچے مجھے معاف کرینگے میں نے کوئی انگریزی خواں جسکو انگریزی علوم کا مذاق بھی حاصل ہوگیا ہو ایسا نہیں دیکھا جسکو پورا پورا یقین ہمارے زمانہ کے مروجہ مسائل اسلام پر ہو - میں یقین کرتا ہوں کہ جسقدر وہ علوم پھیلتے جاوینگے اور جن کا پھیلنا ضروری ہی اور میں خود بھی اُن کے پھیلانے میں معین و مددگار ہوں اُسیقدر لوگوں کے دلوں میں اسلام کی جانب سے جیساکہ اُس کو اِس زمانہ میں بنادیا ہی بد ظنی اور بے پرواہی بلکہ رو گردانی ہوتی جاویگی - میرا یہہ بھی یقین ہی کہ اصلی مذہب کا یہہ نقصان نہیں ہی بلکہ یہہ اُن غلطیوں کا سبب ہی جو اِسلام کے نورانی چہرہ پر لگ گئی ہیں یا نادانستہ لگادی ہیں *

میں ہرگز اِس لایق نہیں ہوں کہ اسلام کے نورانی چہرہ پر سے اُن غلطیوں کے سیاہ دھبّوں کے چھوڑانے کا دعوی کروں یا حمایت اسلام کا کام اپنے ذمہ لوں - یہہ فرض اور یہہ منصب دوسرے مقدس و باعلم لوگوں کا ہی - مگر جبکہ میں مسلمانوں میں اُن علوم کے پھیلانے کا ساعی ہوں جن کی نسبت میں نے ابھی بیان کیا کہ وہ موجودہ اسلام کے کسقدر مخالف ہیں تو میرا فرض تھا کہ جہاں تک مجھہ سے ہوسکے صحیح یا غلط جو کچھہ میرے امکان میں ہو اُس طرح اسلام کی حمایت کروں اور اسلام کے اصلی نورانی چہرہ کو لوگوں کو دکھلاؤں - میرا کانشنس (ایمان) مجھہ سے کہتا تھا کہ اگر میں ایسا نہ کرونگا تو خدا کے سامنے گنہگار ہونگا (چیرز) *

اے میرے دوستو ! میں یہہ نہیں کہتا کہ جو کچھہ میری تحقیقات ہی وہی صحیح ہی مگر جب مجھہ کو بجز اِس کے کہ جو کچھہ مجھہ سے ہوسکے وہ کروں اَور کچھہ چارہ نہ تھا تو مجھکو ضرور وہی کرنا تھا جو میں نے کیا یا کرتا ہوں - میری نیت خالص خدا کے ساتھہ ہی - گر میں نے بُرا کیا ہی وہ چاہیگا معاف کریگا چاہی نہ کریگا - اگر میں نے اچھا کیا ہی تو میں اُس کا صلہ کسی بندہ سے نہیں چاہتا - اور یہی وجہ ہی کہ نہ میں لوگوں کے کافر کہنے سے یا نیچری کہنے سے ڈرتا ہوں نہ برا مانتا ہوں - جو لوگ مجھہ کو میری اِن کوششوں کے

سبب برا کہتے ہیں کافر بتلاتے ہیں میں اُن سے اپني شفاعت کا خواستگار
نہیں ہوں اور نہ ہونگا جو بھلا یا برا میرا معاملہ ہی وہ خدا کے ساتھہ ہی -
اگر مجھہ سے کچھہ غلطي ہوئي ہی یا آیندہ ہوگي خدا سے مجھے اُمید
ہی کہ وہ مجھہ پر رحم کریگا (چیرز) *

اے دوستو ! اِس لمبي تمہید کے بیان کرنے کے بعد اب میں اپنے
کچھہ خیالات جو اِسلام کے متعلق ہیں بیان کرونگا - اِسوقت جو کچھہ
میں بیان کرونگا ضرور ہی کہ محض آزادانہ طریقہ سے بیان کرونگا اُن کو
اِس خیال پر نہیں بیان کرنے کا کہ میں مسلمان ہوں کیونکہ مسلمان
ہونے کي حیثیت سے جو مسئلہ بیان کیا جاتا ہی اُس میں آزادانہ دلیل
کي ضرورت نہیں ہوتي - اِس وقت میں اپني گفتگو کا طرز ایسا اختیار
کرونگا جیسے ایک غیر شخص اِسلام کے اُصول و مسائل کو ایسے لوگوں کے
سامنے بیان کرتا ہی جن کو اِسلام یا اُصول اِسلام پر شبہہ ہی یا انگریزي
خواں نوجوان طالبعلم میرے مخاطب ہیں جن کو جدید فلسفہ اور جدید
علوم طبعي نے اِسلام کے اُصول کے صحیح ہونے پر شبہہ ڈال دیا ہی یا
اُس کے غلط ہونے کا اُنہوں نے یقین کرلیا ہی *

جو شخص یہہ بیان کرتا ہی کہ اِسلام سچّا ہی تو اُس کو یہہ بھي
کہنا چاہیئے کہ وہ اِسلام کي سچائي کیونکر ثابت کرسکتا ہی - کوئي
مذہب ہو اِسلام یا عیسائي یا ہندو جس وقت اُن میں کا کوئي اپنے
مذہب کي تائید یا تصدیق کرني چاہتا ہی تو ضرور ہی کہ اول وہ اُس
کي صداقت ثابت کرے یہہ کہنا کہ فلاں شخص کے مقدّس ہونے میں
کچھہ شبہہ نہیں ہی اور ہم اُس مقدس کے قول پر ایمان رکھتے ہیں
اُس مذہب کي صداقت ثابت کرنے کو کافي نہیں - یہہ تو صرف
ایک اعتقادي بات ہی — جو لوگ جس کسي کي پیروي کرتے ہیں
خواہ وہ اوتار ہو یا پیغمبر یا عیسائیوں کا خدا ہر ایک کا پیرو اُس کو جو
جس کي پیروي کرتا ہی ایسا ہي مقدس اعتقاد کرتا ہی — ہر ایک
مذہب والے کو اپنے مذہب پر ایسا ہي یقین ہی جیسے دوسرے مذہب
والے کو اپنے مذہب پر - پھر کیونکر ہم ایک کو سچا اور دوسرے کو غلط
کہہ سکتے ہیں *

جب هم يهه كهتے هيں كه همارے پاس خدا كي بهيجي هوئي كتاب
هى جس ميں غلطي كا احتمال بهي نهيں هى تو دوسرا شخص بهي كهتا
هى كه أس كے پاس بهي ايک كتاب هى جس كي صحت ميں أس كو
ذرا بهي شک نهيں هى - پس اسصورت ميں ايک كے يقين كي دوسرے كے
يقين پر ترجيح كي وجه بتاني چاهيئے اور قابل تسكين دليل پيش كرني
چاهيئے جس كي بنا كسي اعتقاد پر نهو كه كيوں همارے پاس كي كتاب تو خدا
بهيجي هوئي هى اور دوسرے كے پاس كي خدا كي بهيجي هوئي نهيں هى *

اگر هم اپنے پيغمبروں كے معجزات كو اپنے مذهب كي صداقت كے ليئے
پيش كرتے هيں تو قطع نظر أن مشكلات كے جو أن كے امكان وقوع ميں
اور پهر أن كے ثبوت وقوع ميں پيش آتے هيں دوسرے مذهب والا بهي
أسي قسم كے معجزات اپنے پيشواؤں كے بيان كرتا هى — تو اب كيا وجه
هى كه جو معجزات هم بيان كرتے هيں أن كو صحيح مانيں اور دوسرا
جو بيان كرتا هى أن كو غلط قرار ديں — يهه تمام امور ايسے هيں جو
اعتقادات پر مبني هيں — كوئي شخص أن كو مٹا نهيں سكتا اور كوئي
شخص نهيں كهه سكتا كه فلاں اعتقاد صحيح هى اور فلاں اعتقاد غلط —
اگر كسي ايک شخص كا ايسا عقيده هو بهي جاوے تو كيا أميد هى كه اور
بهي ايسا هي اعتقاد كرلينگے — اس ليئے ضرور هى كه هم صداقت كے
پهچاننے كے ليئے ايک ايسي معيار پيدا كريں اور ايسي كسوٹي قايم كريں جو
سب مذهبوں سے يكساں نسبت ركهتي هو اور جس سے هم اپنے مذهب
يا اعتقاد كو سچا ثابت كرسكيں (چيرز) *

اب ميں اس معيار كو بيان كروں گا جو تمام دنيا كے مذهبوں سے
يكساں نسبت ركهتي هى اور جو كه ميں اصلي مذهب اسلام كو جسے خدا و
رسول نے بتايا هى سچ جانتا هوں نه أس كو جسے علما نے اور مقدس
مولويوں اور واعظوں نے گهڑا هى بغير كسي دهوكه پيچ كے أس معيار سے
جانچوں گا اور أس كا سچ هونا ثابت كروں گا اور يهي فيصله همارے اور
دوسرے مذهب والوں كے درميان هوگا *

كوئي شخص لامذهب يا كسي مذهب كا معتقد اس بات سے انكار
نهيں كرسكتا كه انسان كي بناوٹ اس قسم كي هى يا خدا نے أس كو

اسے قواے مرکبہ سے پیدا کیا ہی جن سے وہ کسي کام کے کرنے کے لایق ہی اور کسي کے نہ کرنے کے لایق ہی اور اس لیئہ حالت زندگي میں اُس کو ایک ایسي روش اختیار کرني چاہیئے جس سے اُس کے قواء بیروني و اندروني وہ کام دیں جس کے لیئے اُن کا ہونا یا پیدا کرنا پایا جاتا ہو - پس جو مذہب کہ ہمارے سامنے پیش کیئے جاتے ہیں اُن کي صداقت کي یہي معیار ہوسکتي ہی کہ اگر وہ مذہب فطرت انساني یا نیچر کے مطابق ہی تو سچا ہی اور اس بات کي صاف دلیل ہی کہ وہ مذہب اُس شخص کا بھیجا ہی جس نے انسان کو بنایا ہی اور اگر وہ مذہب انساني فطرت اور اُس کي خلقت اور اُن قواء کے جو انسان میں ہیں اور اُن حقوق کے جو اُن قواء سے انسان کے لیئے پائے جاتے ہیں اُس کے برخلاف ہی اور اُن کو فائدہ مندي سے کام میں لانے سے باز رکھتا ہی تو اس بات میں شبہہ ہوتا ہی کہ وہ مذہب اُس شخص کا بھیجا ہوا ہی جس نے انسان کو بنایا ہی کیونکہ ہر شخص اس بات کو غالبا قبول کرے گا کہ مذہب انسان کے لیئے بنایا گیا ہی اور اگر اُس کو اُلٹ دو اور یوں کہو کہ انسان مذہب کے لیئے بنایا گیا تو بھي متحد نتیجہ پیدا ہوتا ہی *

پس میں نے مذاہب کي صداقت دریافت کرنے کے لیئے اور مذہب اسلام کي صداقت کي جانچ کے لیئے بھي یہہ اُصول قرار دیا ہی کہ وہ فطرت انساني کے مطابق ہی یا نہیں جو انسان میں بنائي گئي ہی یا انسان میں موجود ہی اور مجھہ کو یقین ہوا ہی کہ اسلام اُس فطرت کے مطابق ہی (چیرز) *

بے شک یہہ کام بہت بڑے عقلاء و علماء کا تھا مجھہ کو اس کام کے انجام دینے کي لیاقت نہیں ہی مگر جیسا کہ میں نے چند لمحہ پہلے اُس کے اختیار کرنے کي وجہہ کو بیان کیا تھا اُس سبب سے میں نے بقدر اپني طاقت کے اُس کو کرنا شروع کیا ہی — میں یقین رکھتا ہوں کہ خدا نے جو ہم کو پیدا کیا ہی اور ہمارے واسطے جو ہدایت بھیجي ہی وہ ہدایت بالکل ہماري خلقت - ہماري فطرت - ہمارے نیچر کے مطابق ہی اور یہي اُس کي سچائي کي دلیل ہی کیونکہ یہہ کہنا بڑي بے عقلي

کي بات هوگي که خدا کا فعل اور هوگا اور اُس کا قول اور تمام کائنات مع
انسان کے خدا کا فعل هی اور مذهب اُس کا قول وه دونوں مختلف نهیں
هوسکتے (واضح هو که سید صاحب کا یهه قول هی که ورک آف گاڈ اور
ورڈ آف گاڈ مختلف نهیں هوسکتے — ورک سے وه نیچر مراد لیتے هیں
اور ورڈ سے مذهب) یهه معیار میں نے اُن لوگوں کے لیئے مقرر کي هی
که جو خود اپنے دل میں کسي مذهب کي صداقت کا تصفیه کرنا اور اپنے دل
کو تشفي دینا چاهتے هیں اور نیز اُن لوگوں کے لیئے جو مشکک فی الاسلام
هیں یا اسلام کے مخالف هیں — اور میري سمجهه میں اس سے زیاده
اور کچهه معیار نهیں هوسکتي *

اِس معیار کے قایم کرنے کے بعد میں نے یهه تصفیه کیا هی که اِسلام
بالکل فطرت کے مطابق هی اور اِس لیئے میں نے کها که " الاسلام هوالفطرت
والفطرت هوالاسلام " بهت ٹهیک مسئله هی - مگر افسوس هی اُن لوگوں
پر که جنهوں نے دانسته فطرتي یا نیچري هونے کا دوسرے معنوں میں
مجهه پر الزام لگایا هی اُن کو خدا کے سامنے اِس کا جواب دینا هوگا —
خدا سب چیزوں کا پیدا کرنے والا هی جس طرح اُس نے آسمان و زمین
و ما فیها اور تمام مخلوقات کو پیدا کیا اُسي طرح اُس نے نیچر کو بهي
پیدا کیا - وه جس طرح همارا اور تمهارا اور سب کا خالق هی اُسي طرح
نیچر کا بهي خالق هی — پس مخالفین کا یهه کهنا که میں نیچر کو
خالق یا نعوذ بالله نیچر کو خدا کهتا هوں کس قدر بهتان عظیم هی —
جسکو میں مخلوق کهتا هوں وه کهتے هیں که وه اُس کو خالق کهتا هی -
خدا کے سامنے اُس دن جبکه اعمالوں کي پرسش هوگي - بڑي بڑي
ڈاڑهي والوں اور پیشاني پر رگڑ کر گٹا ڈالنے والوں - ٹخنے سے اُونچا
پاجامه پهننے والوں سے - جو سچ کے بدلے جهوٹ کو خریدتے هیں اِس کا
سوال هوگا - جنهوں نے یهه جهوٹے الزام مجهه پر لگائے هیں اُس کو میں
خدا پر چهوڑتا هوں - نهیں میں خدا پر نهیں چهوڑتا بلکه میں اپني
طرف سے اُن کو معاف کرتا هوں (چیرز نهایت زور سے) میں اپنے کسي
بهائي سے - کسي هم جنس سے نه دنیا میں بدلا لینا چاهتا هوں نه قیامت
میں (چیرز) میں نهایت ناچیز هوں - مگر اُس رسول کي ذریت

میں هوں جو رحمة للعالمین هی - میں اپنے دادا کي راه پر چلونگا —
اور تمام لوگوں کو جنهوں نے مجهه کو برا کہا جنهوں نے مجهه پر اتهام
کیا یا آیندہ کہیں اور کریں سب کو میں معاف کرونگا (چیرز) *

جو طریقه میں نے اوپر بیان کیا - کیا کوئي کهیگا که وه طریقه اسلام
کي تائید کا نهیں اور کیا اُس کے ذریعه سے بڑے بڑے فلسفي حکیموں اور
علوم طبعي کے جاننے والوں اور ملحدوں کا مقابله نهیں هوسکتا - اور کیا
وه طریقه کسي طرح اِسلام کے مخالف هی ? اِس پر بهي مجهے یهه
دعوی نهیں که جو طریقه میں نے اختیار کیا هی اُس میں غلطي نهیں -
میں معصوم نهیں هوں اور نه معصوم هونے کا دعوی کرتا هوں - میں
ایک جاهل آدمي هوں - اِسلام کي محبت سے میں نے یهه کام کیا هی
جس کے لایق میں نهیں هوں - بلا شبهه وه ایک نیا طریقه هی - اِس
میں بهي درحقیقت میں نے قدیم علماء کي پیروي کي هی - جس طرح
اُنهوں نے ایک نئے ڈهنگ پر علم کلام ایجاد کیا تها اُسي کي نظیر پر میں
نے یهه نیا طریقه صداقت کے ثابت کرنے کا ایجاد کیا هی - ممکن هی که
اُس میں غلطي هو مگر آیندہ علماء اِس کي صحت کردینگے اور
اِسلام کو مدد دینگے میرے خیال میں مخالفین اور مشککین فی الاسلام کے
مقابله میں اِسلام کي تائید اِسي طریقه پر هوسکتي هی - اَور کسي طریقه
پر نهیں هوسکتي (چیرز) *

آپ صاحبوں نے مجهه سے چاها هی که میں بیان کروں که اسلام کیا
چیز هی ؟ اُس کے جواب میں میں کهتا هوں که وه چیز جس پر یقین
کرنے سے کوئي شخص مسلم یا مسلمان کها جا سکتا هی وه خدا کي توحید
هی - جو شخص خدا کو برحق جانتا هی اور اُس کي توحید پر یقین
رکهتا هی وه مسلم یا مسلمان هی - یهي رکن اول اور رکن اعظم اسلام کا
هی اور باقي ارکان اُس کے تحت میں اور اُس کے ساتهه اس طرح ملے
هوئے هیں جیسے که کسي خالص دوا کي معجون هو اور اُس کے ساتهه اَور
اجزاء بهي ملے هوئے هوں - خدا کو واحد مطلق اور خالق تمام چیزوں کا
جاننا اور سمجهنا بلکه نه صرف جاننا اور سمجهنا بلکه اُس پر یقین هونا
اسلام هی اور جو اُس پر یقین کرے وه مسلم هی - خدا تعالی نے قرآن

مجید میں یہود و نصاری کي تکرار کا ذکر فرماکر فرمایا " بلی من اسلم وجھہ‌الله و ھو محسن فله اجرہ عند ربه " یعني جس نے خدا پر یقین کیا اپنا مونھہ خدا کے سامنے کیا اور نیک کام کیا ھی تو اُس کا اجر اُس کے خدا کے پاس ھی - خدا نے اھل کتاب سے اَور کچھہ نھیں چاھا بجز اِس کے که خدا کي توحید مانیں اور اُسي کي عبادت کریں جھاں فرمایا " یا اھل‌الکتاب تعالوا الی کلمة سواء بیننا و بینکم ان لا نعبد الاالله " اور ایک جگھہ پیغمبر خدا صلی‌الله علیه وسلم نے فرمایا که میري نماز اور میري عبادت اور میري زندگي اور میري موت خدا کے لیئے ھی اور اُس کے بعد فرمایا که " انا اول‌المسلمین " اسمعیل و ابراھیم نے یہہ دعا مانگي " ربنا و اجعلنا مسلمین لک و من ذریتنا امة مسلمة لک " حضرت عیسی کے حواریوں نے بھي خدا پر ایمان لانے کے بعد کھا که " و اشھد باننا مسلمون " حضرت ابراھیم کو خدا نے کھا " اسلم " حضرت ابراھیم نے کھا " اسلمت لرب‌العالمین " حضرت ابراھیم نے اپني اولاد کو نصیحت کي " یا بني ان الله اصطفی لکم‌الدین فلا تموتن الا و انتم مسلمون " اور ایک جگھہ خدا نے فرمایا که " ان‌الدین عندالاسلام " پھر خدا نے فرمایا که " ما کان ابراھیم یہودیا ولا نصرانیا و لکن کان حنیفا مسلما " یعني ابراھیم نه یہودي تھا اور نه نصراني بلکه ٹھیٹ مسلمان تھا - پس جو حقیقت اسلام کي خدا نے بتلائي وہ خدا کو ماننا اور اُس پر یقین ھونا ھی *

خدا پر اور خدا کي وحدانیت پر اُس وقت یقین ھوسکتا ھی جب اُس کي ذات و صفات پر جو حقیقت میں متحد ھیں اور اُس کے استحقاق عبادت پر جو اُس کو لازم ھی پورا پورا یقین ھو - اُس کي ذات پر یقین - اُس کے موجود بالذات ازلي و ابدي وحده لا شریک له ھونے پر یقین ھونا ھی — اُس کي صفات پر یقین — اُس کي مانند صفات کا کسي دوسرے میں نه ھونے پر یقین کرنا ھی - تمام صفتیں جو خدا سے منسوب کي جاتي ھیں عالم — رحیم — حي اور مثل ان کے اور جو اُن کا مفھوم ھمارے ذھن میں آتا ھی اور جن میں اوروں کا اشتراک بھي بوجه ما یتصور ھوتا ھی اُس مفھوم سے اور اُس اشتراک سے بھي خدا کي صفات کو مبرّا و منزہ ماننا اُس کي صفات پر یقین ھونا ھی - اُس کے استحقاق عبادت پر یقین یہہ ھی که کوئي شے سواے خدا کے مستحق

عبادت نہیں یعنی عبادت کے لایق نہیں - جو شخص کہ اس طرح سے خدا پر یقین رکھتا ھی وہ مسلمان ھی - میں نہیں کہتا بلکہ خدا نے یوں ھي کہا ھی - ھاں ایسے شخص کي نسبت جو صرف خداے واحد کو مانتا ھی میں یہہ ضرور کہونگا کہ وہ محمدي نہیں - قرآن کي اصطلاح تو یہي ھی جو میں نے بیان کي مگر ھمارے زمانہ میں محمدي اور مسلمان کے الفاظ ایک ھي معني میں لیئے جاتے ھیں اور مترادف سمجھے جاتے ھیں اس لیئے مجھکو کسي قدر تفصیل کے بیان کرنے کي ضرورت معلوم ھوتي ھی — محمدي ھونے کے لیئے ضرور ھي کہ ھم اُس شخص پر بھي جس نے ھم کو توحید کي نعمت دي اور جس نے ھم کو توحید کي تعلیم کي - جس کي وجہ سے ھم نے خدا کو جانا اور اُس کي صفات کو پہچانا یقین کریں خود عقل ھي ھم کو ھدایت کرتي ھی کہ جس سے ھمکو ھدایت ھوئي کس طرح ھوسکتا ھی کہ ھم اُس کے ھادي ھونے پر یقین نہ کریں - اسلام جس کو میں نے ایسے استحکام سے سچا بتایا اُس کي ھدایت حضرت محمد رسول اللہ صلعم نے کي ھی پس اس کي تصدیق بالضرور دوسرا رکن اسلام کا ھی جو پہلے رکن سے منفک ھي نہیں ھوسکتا — اس تمام تقریر کا نتیجہ یہہ ھی کہ جو شخص خدا کو مانتا ھی اور وحدہ لا شریک جانتا ھی اور اُس پر یقین رکھتا ھی اور کسي نبي کي تصدیق نہیں کرتا اور آنحضرت صلعم کي بھي تصدیق نہیں کرتا اُس کي نسبت یہہ کہنا کہ محمدي نہیں یا مرادف معني لیکر یہہ کہنا کہ وہ مسلمان نہیں ھی بالکل صحیح ھی مگر اُس کو کافر بمعني مشرک کہنا یا موحد نہ کہنا اسلام کے اُصول کي رو سے درست نہیں *

بلا شبہہ تصدیق نبوت دوسرا رکن اسلام کا ھی — موحدین محض کے مخلد فی النار ھونے یا نہ ھونے پر قدیم سے علماء میں بحث چلي آتي ھی — کوئي کہتا ھی کہ مخلد فی النار ھوں گے کوئي کہتا ھی کہ بعد عذاب نجات پاویں گے - اس بحث کو اُن ھي عالموں کے لیئے چھوڑ دو اور ھم کو اپنے حبیب کے اس قول پر رھنے دو کہ " علی رغم انف ابي ذر " *

وحدانیت و رسالت کي تصدیق کے بعد اور چیزیں بھي اسلام کے ساتھہ ھیں جن کو خدا تعالی نے فرض قرار دیا ھی - مثلاً نماز - روزہ - حج - زکوۃ وغیرہ وغیرہ *

ان فرایض کے نہ ادا کرنے والے کو ہم گنہگار اور اُن کے منکر کي نسبت وھي کہینگے جو رسالت کے منکر کي نسبت کہا ھی کہ وہ محمدي نہیں یا بمعني مرادف مسلمان نہیں — اُس کے مخلد فی النار ہونے یا نہ ہونے کي نسبت وھي بحث پیش آجاتي ھی جو ابھي موحد محض کي نسبت میں نے بیان کي *

اے دوستو! یہہ ایک بحث بہت بڑي اور نہایت نازک ھی جس کے بیان کے لیئے ایک بہت بڑا وقت درکار ھی - اُس کو مختصر کردینا ھي وقت کے لحاظ سے بہتر ھی - اسي طرح شرک کي بحث بھي جو اسلام کا پورا پورا دشمن ھی اور جس کے ساتھہ اسلام جمع ھي نہیں ہوسکتا بہت بڑي ھی مگر میں اس وقت ایک شمہ اُس کا بیان کرونگا - جس طرح خدا کو اپني ذات و صفات میں وحدت ھی اُسي طرح رسول کو تبلیغ احکام یا احکام شریعت کے قرار دینے میں وحدت ھی اور کسي کو اُس میں شرکت نہیں - پس جو شخص رسول کے سوا کسي اور شخص کے احکام کو دین کي باتوں میں اس طرح پر واجب العمل سمجھتا ھی کہ اُس کے برخلاف کرنا گناہ ھی اور اُسي کي تابعداري کو باعث نجات یا ثواب سمجھتا ھی وہ بھي ایک قسم کا شرک کرتا ھی جس کو میں شرک فی النبوۃ سے تعبیر کرتا ہوں - خدا نے یہود و نصاریٰ دونوں کو اسي بات پر ملزم ٹھہراکر فرمایا " اتخذوا احبارھم و رھبانھم ارباباً من دون اللہ " پس اس طرح کي پیروي ارباباً من دون اللہ تک پہونچا دیتي ھی *

میري اس تقریر سے آپ یہہ تصور نہ کریں کہ میں آئمہ مجتہدین کے برخلاف راے رکھتا ہوں — نہیں - میں اُن کو اُمت کا سرتاج اور اُن کے اجتہادوں اور اختلافوں کو باعث رحمت سمجھتا ہوں یہہ بھي آپ خیال نہ کریں کہ میں اُن کے پیرو مقلدین کو برا کہتا ہوں یا تقلید کو برا جانتا ہوں - مگر اس قدر میں ضرور سمجھتا ہوں کہ مقلدین کے بعض افعال اس حد تک پہنچ گئے ہیں کہ اُنہوں نے اپني غلطي سے نہ اُن کي تقلید سے اُن کو ارباباً من دون اللہ تک پہنچا دیا ھی - جو لوگ کہ اس مسئلہ تقلید کے برخلاف ہیں اور عدم تقلید کے مسئلہ کي پیروي کرتے

هیں اور اُس کے اجراء میں کوشش کرني چاهتے هیں اُن کي بهي میں
عزت کرتا هوں — میں سمجهتا هوں کہ دونوں کا مقصود ایک هی اور
دونوں خدا اور رسول کي خوشنودي چاهتے هیں (چیرز) - مگر افسوس
هی کہ ان دونوں فرقوں کے سبب سے باهم رنج و عداوت پیدا هوئي
هی یهہ شیطان کے وسوسے هیں جو گروه اسلام کو متفرق کرنے اور
قوت کو ضعیف کرنے کي فکر میں هی — حقیقت میں لا اله الا الله
محمد رسول الله کهنا اور اُس پر دل سے یقین رکهنا اور سب کلمہ گوئوں
کو بهائي سمجهنا هي باهمي اختلاف سے اسلام کے مجمع کو متفرق کرنا
اُصول اسلام کے برخلاف هی - اور اُس برکت کي ناشکري هی جو خدا
نے دي هی اور جس کو " فالف بین قلوبکم " کے لفظوں سے تعبیر کیا
هی (چیرز) *

اب میں اُن اُمور کي نسبت کچهہ تهوڑاسا بیان کرنا چاهتا هوں جو
تصدیق نبوت اور اُن مسایل اسلام سے متعلق هیں جو ظاهر میں عقل و علم
کے برخلاف پائے جاتے هیں - اگرچہ اِس کي تفصیل بیان کرنے کو بهت بڑا
وقت چاهیئے اور شاید برسوں گذر جاویں اور یهہ بیان ختم نهو تو بهي
کچهہ عجب نهیں — مگر بعض نوجوان انگریزي خوانوں یا اَور لوگوں
کے لیئے جو اپنے خیال دوسري طرح پر کرنے چاهتے هیں اِس کا بیان کرنا
گو مختصر هي هو بے موقع نہ هوگا *

محمدي هونے کے لیئہ یا مرادف معني کے لحاظ سے اسلام کے دائرہ
میں داخل هونے کے واسطے توحید کے ساتهہ رسالت یعني نبوت کي تصدیق
بهي واجب هی اِسلام کي نسبت نوجوان انگریزي خوانوں کو یا آزاد
خیال والوں کو دو چیزیں هیں جو شک میں ڈالتي هیں- ایک تصدیق
نبوت دوسرے وه مسائل جو اِس زمانہ کي حکمت و فلسفہ یا عقل کے
برخلاف یا بعید از عقل معلوم هوتے هیں - نبوت کي بحث فطرت کے
اُصول پر ایک طولاني بحث هی اِس وقت میں اُس کو نہ چهیڑونگا -
محمد رسول الله صلی الله علیہ وسلم کي نبوت کي صداقت پر چند باتیں
بطور خطابیات کے جن کو دل قبول کرسکتا هی بیان کرونگا بڑے بڑے
فلاسفر جو گذر گئے هیں اور جو اب بهي موجود هیں جنهوں نے علوم میں

بہت بڑا درجہ حاصل کیا اور عمدہ عمدہ کتابیں تصنیف کی ہیں وہ بھی
اصل اسلام کی ہدایتوں کو اور اُن اصولوں کو جن پر اصل اسلام مبنی ہے
لاثانی تسلیم کرتے ہیں - اُن کو جانے دو اور خود جانچ لو کہ اصل اسلام
کے اُصول فقہا کے اجتہادات اور پیچیدہ مسائل کو چھوڑکر جو سیدھے
سادے اُصول اسلام سے مناسبت نہیں رکھتے کیسے عمدہ و پختہ لاثانی ہیں-
جس نے تمام عمر فلسفہ و حکمت و علوم طبعی اور انسان کے نیچر کی
حقیقت کی تحقیق میں بسر کی ہو وہ بھی ایسے اُصول قایم نہیں کرسکتا
پس اب کیا ہمارا یہہ کہنا بیجا ہوگا کہ ایک ایسے شخص نے جو ریتیلے
کنکریلے ملک میں پیدا ہوا اور جو چھوٹی عمر میں یتیم ہوگیا اور جس
نے نہ کسی دارالعلوم میں تعلیم پائی نہ سقراط و بقراط اور افلاطون کے
مسائل کو سنا نہ کسی اُستاد کے سامنے تعلیم کو بیٹھا نہ حکماء اور فلاسفروں
اور پولیٹکل و مارل سوفیئر کے عالموں کی صحبت اُٹھائی بلکہ چالیس
برس اپنی زندگی کے نا تربیت یافتہ اور بد اخلاق اُونٹ چرانے والوں
میں بسر کیئے چالیس برس تک بجز ایسی قوم کے جو بت پرستی اور
باہمی جنگ جدال میں مبتلا تھی چوری و زناکاری پر عورت و مرد کو
فخر تھا اَور کسی کو نہیں دیکھا تھا — وہ دفعتاً اپنی تمام قوم کے برخلاف
اُٹھا — چاروں طرف سے وہ بت پرستی میں گھرا ہوا تھا مگر اُس نے کہا
تو یہہ کہا کہ " لا الہ الا اللہ " اُس نے صرف یہہ کہا ہی نہیں بلکہ تمام
قوم سے بھی جو سینکڑوں برس سے لات و منات و عزیٰ کو پوجتی آتی تھی
یہی کہوادیا - اُن تمام بد اخلاقیوں و مارل عادتوں کو تمام قوم سے مٹوادیا
بتوں کو زمین پر گروایا - اُن کو تڑوایا - اور خدا کے نام اور خدا کی
پرستش کو تمام عرب کے جزیرہ نما میں بلند کیا - وہ جزیرہ جو ابراہیم و
اسمعیل کے بعد سے ہزاروں ناپاکیوں سے ناپاک ہوگیا تھا - پھر اُس کو اُس
کی اصلی پاکی اور دین ابراہیم کی بزرگی تک پہونچایا - چالیس برس
کے بعد کس نے یہہ نور اُس کے دل میں ڈالا جس نے نہ صرف جزیرہ
عرب کو بلکہ تمام دنیا کو روشن کردیا (چیرز) اُس نے لا الہ الا اللہ کی
تعلیم کے بعد جو احکام دین کے اخلاق کے لوگوں کو بتائے کیا کوئی فلاسفر
اِس سے زیادہ کچھہ بتا سکتا تھا جو اُس اُمی نے بتائے (چیرز) صرف
بتائے ہی نہیں بلکہ اپنے پاک دل اپنی پاک زبان کے اثر سے لوگوں کے

دلوں میں بٹھلا دیئے (چیرز) یہہ کام وہ تھا جو نہ کسی فلاسفر سے ہوسکتا
تھا نہ کسی سلطان مقتدر سے - پھر کیا چیز اُس یتیم بچے میں تھی جس
نے نہ جزیرہ عرب کو بلکہ تمام دنیا کو خدائی کا کرشمہ دکھلا دیا (چیرز)
اے میرے دوستو ! کوئی سخت سے سخت دہریہ اور لامذہب بھی اگر
ایسے شخص کو معاذاللہ نبی نہ مانیگا تو اُس کو یہہ ماننا تو ضرور پڑیگا
کہ بعد خدا کے کوئی دوسرا شخص بزرگ ہی تو یہی ہی (چیرز) -
روحی فداک یا رسول اللہ - پس جو کوئی شخص نبوت کی حقیقت کو
سمجھہ لیگا تو امکان سے خارج ہی کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی نبوت کی تصدیق نہ کرے (چیرز) یہہ مختصر الفاظ تصدیق نبوت
کے ایسے شخص کے دل کی تشفی کے لیئے جو کچھہ بھی سمجھہ بوجھہ
رکھتا ہی میں سمجھتا ہوں کہ بالکل کافی ہیں *

اب مسائل اسلام کی نسبت مجھہ کو کچھہ کہنا ہی - آپ سب
صاحب بخوبی جانتے ہیں کہ اسلام کے مسایل دو قسم کے ہیں - ایک
منصوص - دوسرے اجتہادی - جو علماء نے اپنی نیک دلی اور نیک نیتی
سے قایم کیئے ہیں - دوسری قسم کے مسائل جو اجتہادیات کہلاتے ہیں اگر
اُن کا کوئی مسئلہ نیچر یا فطرت انسانی کے برخلاف ہو تو اُس سے اسلام پر
کوئی حرف نہیں آتا کیونکہ فی الحقیقت وہ ایک ایسے انسان یا مجتہد کا
اجتہاد ہی جو سہو و خطا سے معصوم نہیں ہی *

خود ائمہ مجتہدین نے بھی اس بات کو تسلیم کرلیا ہی کہ " المجتہد
قد یخطی و قد یصیب " اس سبب سے ہمکو علماء کے اجتہادی اور
قیاسی مسائل پر بحث کرنی فضول ہی ممکن ہی کہ وہ صحیح ہوں اور
ممکن ہی کہ غلط ہوں — ہم اسلام کے طرفدار ہیں نہ فلاں و بہمان کی
راے و اجتہاد کے - اگر اُن میں غلطی ہی تو اُس سے اسلام کو کچھہ
مضرت نہیں اگر وہ صحیح ہیں تو اسلام کو اُس پر فخر کرنے کی کچھہ
ضرورت نہیں — منصوص مسائل کو نیچر انسانی فطرت کے مناسب
ثابت کرنے کو ہم موجود ہیں نہ کسی نقلی دلیل سے نہ اپنے ہاں کے
عالموں کے قول سے نہ مجتہدوں کی براہین اجتہادیہ سے بلکہ نیچر سے
ہم اُن مسائل کو اُسی علم سے ثابت کرنے کو تیار ہیں جس علم کے پڑھنے
سے اُن لوگوں کے دلوں میں شبہے پیدا ہوئے ہیں - یہہ ہمارا دعوی لوگوں

کے خیال میں کیسا ہی ہو اور گو بعض لوگ اُس کو ناممکن سمجھتے
ہیں مگر جو کچھہ ہمارے دل میں ہی اور جس پر ہمکو یقین ہی اُس
کو باواز بلند ہم کہہ رہے ہیں ہماری سمجھہ میں کوئی مسئلہ ٹھیک اسلام
کا یا جو کچھہ قرآن مجید میں بیان کیا گیا ہی کسی قدیم یا جدید علم
کے برخلاف نہیں ہی - نہ کوئی حکمت اُس کو توڑ سکتی ہی نہ کوئی
فلسفہ (چیرز) میں یقین کرتا ہوں کہ دنیا میں سواے اسلام کے اَور کوئی
ایسا مذہب نہیں ہی جسکو پرانی اور حال کی تحقیقاتوں فلسفہ اور
نیچرل فلاسفی سے مقابلہ کرو اور سب طرح ٹھیک اور مضبوط پاو - بات
صرف اِس قدر ہی کہ حقیقت کبھی تبدیل نہیں ہوتی - ہاں بلا شبہہ
جس وقت فلسفہ کا طرز بدل جاتا ہی مباحثہ کے اُصول بدل جاتے ہیں
اور نئی دلیلوں کی حاجت ہوتی ہی - یہی سبب ہی کہ اگلے زمانہ
میں جو دلائل ہمارے قدما نے قایم کیئے تھے وہ اِس زمانہ میں بکارآمد
نہیں رہے ہیں اور اِس لیئے ضرور ہی کہ نیا طریقہ بحث کا اختیار کیا جاوے
قرآن مجید جو تیرہ سو (۱۳۰۰ ہجری) برس سے معجز یقین کیا جاتا
ہی میں بھی اُس کو معجز مانتا ہوں - مگر ہمارے قدماء نے صرف ایک
اوپری دلیل اُس کے معجز ہونے کی قرار دی تھی یعنی فصاحت اور کلام
کی عمدگی اور وہ بھی اِس وجہ سے کہ آج تک کسی بشر سے نہ کسی
فصیح و بلیغ سے اُس کی ایک یا دس آیتوں کے برابر بھی ویسا فصیح
کلام نہیں کہا گیا باوجودیکہ اُن سے بطور مقابلہ کے کہا گیا کہ اگر کہہ سکتے
ہو تو کہہ لاؤ - بلاشبہہ میں بھی قرآن مجید کو ایسا ہی فصیح و بلیغ
تسلیم کرتا ہوں اور کیوں نہ تسلیم کروں جبکہ میں یقین کرتا ہوں کہ
وہ خدا کا کلام اور وحی متلو ہی اُس کے الفاظ وہی ہیں جو خدا کی
طرف سے رسول کے دل میں ڈالے گئے تھے اور رسول کی زبان سے ہم لوگوں
تک پہونچے - اور میں یہہ بھی قبول کرتا ہوں کہ آج تک کسی
بشر سے مثل اُس کے نہیں کہا گیا - مگر میں اس دلیل کو ایک خام دلیل
سمجھتا ہوں اور جو الفاظ قرآن مجید میں اس امر کی نسبت آئے
ہیں اُن کا یہہ مطلب قرار نہیں دیتا ہوں - اور اگر یہہ دلیل ایک دلیل
ہونے کے رتبہ میں بھی ہو تو بھی ایسی نہیں ہی جو غیر معتقد لوگوں کے
مقابلہ میں پیش کی جاسکتی ہو اور اُن کے دل کو تسلی دے سکتی ہو -

میں ایک اور دلیل رکھتا ہوں جس کو میں اُس دلیل سے زیادہ مضبوط
سمجھتا ہوں — وہ دلیل کیا ہی - وہ ہدایتیں انسان کے لیئے ہیں جو
قرآن مجید میں بیان کی گئی ہیں — کوئی اور ہدایت اُس کے مثل
بے شک نہیں ہوسکتی میں اُس کو بھی معجزہ بلکہ اصلی معجزہ قرآن
مجید کا سمجھتا ہوں (چیرز) — قرآن مجید اُس زمانہ میں نازل ہوا
جو جاہلوں اور ناواقفوں اور نا تربیت یافتہ لوگوں کا زمانہ تھا وہ اُس زمانہ
کے جاہل لوگوں کی ہدایت کے لیئے بھی تھا اور اُن اعلی درجہ کے تعلیم
یافتہ لوگوں کے لیئے بھی تھا جو اُس وقت کی دنیا میں تھے اور جو آیندہ
دنیا میں ہونے والے تھے ضرور تھا کہ اُسکی ہدایتیں اسطرح پر بیان کی جاویں
کہ اُس سے ایک صحرائی اونٹ چرانے والا بدو اور ایک اعلی درجہ کا حکیم
سقراط اور بقراط دونوں برابر فایدہ اُٹھاویں دونوں برابر ہدایت پاویں - قرآن مجید
ہی صرف ایسا کلام ہی جس میں یہہ صفت موجود ہی اور جس سے
مختلف درجوں بلکہ متضاد حیثیتوں کے لوگوں کو یکساں ہدایت ہوتی
ہی - ایک جاہل بدو یا ایک مقدس مولوی اُس کے لفظی معنوں سے
جیسی ہدایت پاتا ہی ویسا ہی ایک فلاسفر اُنہی الفاظ کے مقصود سے
ویسی ہی ہدایت پاتا ہی اور کسی لفظ کو نیچر یا فلسفہ سے برخلاف
نہیں پاتا - کسی زبان میں فرنچ - لیٹن - عربی - فارسی - سنسکرت
وغیرہ میں کوئی ایسی کتاب لکھدو یا اگلے زمانہ کی لکھی ہوئی بتا دو
جس میں اعلی سے اعلی مضامین فلسفہ اور حکمت بھرے ہوئے ہوں اور
پھر نہایت دلکش اور سہل الفاظ میں اور پھر اُس سے جاہل اور عالم —
عامی اور فلسفی سب کو یکساں فائدہ حاصل ہو اور سب کے دلوں پر
یکساں اثر ڈالے نہایت ناممکن ہی - مگر صرف قرآن مجید ہی ایسا ہی
جس میں یہہ تمام خوبیاں موجود ہیں اور یہی اُس کا اصلی اور سچا
اور واقعی معجزہ ہی (چیرز) اُس کے مسایل جیسے اُس زمانہ میں
سچے تھے جبکہ زمین ساکن مانی جاتی تھی ویسے ہی اب سچے اور قابل
تسکین ہیں جبکہ سورج ساکن اور زمین گھومتی مانی جاتی ہی - یہودیوں
کے پاس - عیسائیوں کے پاس - چینیوں کے پاس - ہندوؤں کے پاس بھی
کتابیں ہیں جن کو وہ مقدس سمجھتے ہیں مگر بتاو کہ کس میں یہہ
صفت موجود ہی جو میں نے بیان کی - توریت میں ہی کہ یوشع

کے لیئے سورج ٹھیر گیا - اگر ایسا ہوا ہوتا تو تمام عالم کب کا برباد ہوچکا ہوتا — مگر قرآن مجید ایسی باتوں کے وعظ کرنے سے پرہیز کرتا ہی اور اگر وہ کچھ نصیحت کرتا ہی تو یہہ کرتا ہی کہ " لا تبدیل لخلق اللہ " میرا یقین ہی اور گو کہ وہ ایک پیشین گوئی ہونے کے لحاظ سے قابل اعتراض ہو کہ اگر یہہ حکمت و فلسفہ جو اِس زمانہ میں سچی مانی جاتی ہی اگر آیندہ غلط ثابت ہو جیسے یونانی حکمت اب ثابت ہوئی ہی اور حکمت و فلسفہ کے بالکل نئے اُصول سچے ثابت ہوں تو بھی میں دعوی کرتا ہوں کہ قرآن مجید ویسا ہی سچا ثابت ہوگا جیساکہ اب سچا ہی اور غور کرنے کے بعد ثابت ہوگا کہ جو کچھہ غلطی تھی وہ ہمارے علم کا نقصان تھا مگر قرآن ویسا ہی سچا تھا (چیرز) ہمارے قدیم مفسروں نے قرآن مجید پر اُس کو یونانی حکمت اور علم ہیئت سے مطابق کرنے پر بہت زور ڈالا ہی - مگر جو لوگ خدا کی ہدایت کی روشنی سے قرآن پر غور کرتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ جو کچھہ اُس میں غلطی ہو وہ اُن کی غلطی تھی نہ قرآن مجید کی *

اے بھائیو - اے میرے دوستو ! یہہ ایک ایسا مشکل رستہ ہی جس پر چلنا دشواری سے خالی نہیں - مگر ضرور ہی کہ جو لوگ دین اِسلام پر ہونے کا دعوی کرتے ہیں اُس پر غور کریں - جو کچھہ میں کر رہا ہوں وہ واقع میں اَور لوگوں کا کام تھا نہ ایک جاہل آدمی کا جیسا کہ میں ہوں مگر جب کسی نے نہ کیا تو میرے دل میں ایک تحریک پیدا ہوئی اور میں اُس پر آمادہ ہوا - میں سمجھتا ہوں کہ یہہ تحریک میرے دل میں خدا نے ڈالی ہی اگر میں بقدر اپنی طاقت کے اُس میں کوشش نہ کروں تو خدا کو کیا جواب دونگا — مگر افسوس اِس بات کا ہی کہ لوگوں نے میرے مطلب اور میرے مقصد کو نہیں سمجھا اور چھوٹہ چھوٹہ اختلاف پر جو در حقیقت بالکل نئے بھی نہیں ہیں مجھہ سے مخالفتیں جھوٹے جھوٹے اتہام لگاکر کیں — مگر آپ پرانے حالات پر غور کریں اور اگلے علماء کی کتابوں کو جن کا سب ادب کرتے ہیں بغور دیکھیں کہ اُن میں باہم ایسے اُصول ہیں جو ایک طرف کفر اور دوسری طرف اِسلام تک پہنچاتا ہی کسقدر اختلاف ہی — ایک فرقہ خدا کی رویت کا قائل ہی اور کہتا ہی کہ وہ منصوص ہی - اہل سنت و جماعت ہی کا

ایک فرقہ خدا کے ہاتھہ پانوں آنکھہ ناک کا قائل ہی اور اُس کے
عرش پر متمکن ہونے کا یقین کرتا ہی اور اُس کو منصوص جانتا ہی -
دوسرا گروہ اُس کے برخلاف ہی اور اُس کو کفر سمجھتا ہی — جبکہ
قدیم سے اُصولی مسائل میں قدیم علماء نے اِس قدر اختلاف کیا ہی تو
میرا کیا گناہ ہی اگر میں اُن قدیم علماء کے مقرر کردہ مسائل سے اختلاف
کروں وہ بھی آخر انسان تھے اور معصوم اور محفوظ عن الخطا نہ تھے *

بلا حجت اور غیر مشتبہ منصوص مسائل میں جیسے نماز - روزہ -
حج - زکوٰۃ ہیں جو خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرض بتائے ہیں
اُن کو میں بھی اُسی طرح فرض سمجھتا ہوں جیسے ایک جاہل مسلمان
یقین کرتا ہی - لیکن جب اُن پر مخالف کا حملہ ہوتا ہی تو اُن کی
لمیت اور اصلیت بتانی ضرور پڑتی ہی - اگر یہہ بحث پیش آئے کہ
ہاتھہ منہہ دھونے کو یعنی وضو کو عبادت سے جس کا تعلق دل سے ہی
کیا تعلق ہی - حدث کے بعد بے محل منہہ میں کلی کرنے سے کیا تعلق
ہی - نماز کو جو ایک روحانی فعل ہی اُٹھنے بیٹھنے سر نیچا اور سرین
اُونچے کرنے سے کیا علاقہ ہی تو بمجبوری ہمکو اُس کی اصلیت اور نماز
کے ارکان کی لمیت پر بحث کرنی ہوگی اور سمجھانا پڑیگا کہ وضو کیوں
فرض کیا گیا ہی اور نماز کے ارکان کیوں قرار پائے ہیں اور اِس کے بیان
کے لیئے منقولی سندیں کچھہ کام نہیں آنے کیں کیونکہ متشکک فی المذہب
یا غیر مذہب والا اُن کو نہ مانیگا بلکہ اُن کا بیان کرنا ایسی طرز پر لازم
ہوگا جو عقل یا نیچر - انسان کی فطرت کے مطابق ہوتا کہ دوسرے کے
دل کو تسکین ہوجاوے (چیرز) کیا غیر لوگوں کو یہہ کہنا کافی ہوگا کہ
یوں ہی حکم ہی یوں ہی مانو *

اے میرے بھائیو ! یقین جس کا دوسرا نام ایمان ہی صرف کسی
شخص کے کہدینے سے نہیں ہوتا اگر میں آپ سے ایسی حالت میں کہ یہہ
نفیس ہال بلورین جھاڑوں کنولوں دیوار گیریوں سے روشن ہو رہا ہی یہہ
کہوں کہ اِس میں بالکل اندھیرا ہی اور آپ مجھکو اور میری بات کو قابل
ادب اور لایق تسلیم سمجھکر کہہ بھی دیں کہ ہاں اندھیرا ہی تو کیا اِس
کہدینے سے آپ کے دل میں یقین بھی ہوجاویگا ہاں اگر آپ عقلمند ہیں
اور واقعی دل سے مجھکو قابل ادب اور میری بات کو قابل یقین سمجھتے

هیں تو آپ ضرور خیال کرینگے اور سوچینگے کہ اندھیرے کے لفظ سے کیا مراد
ہی اور جب اُسکو آپ سمجھہ جاوینگے تو اُسوقت آپ کے دل میں سچا
یقین ہوگا (چیرز) میرا یہی مطلب ہی اور میں اپنے بھائی مسلمانوں سے
یہی چاہتا ہوں کہ قرآن مجید کو صرف زبان سے معجز نہ کہو بلکہ دل
سے معجز جانو - اِس لیئے میں نے خیال کیا کہ اُن کے سامنے ایسی
چیزیں پیش کی جاویں جن سے اُن کو اُس کے معجز ہونے کا اور کم سے کم
اُس کے سچے ہونے کا یقین ہو - چونکہ مجھکو اُس پر ایسا ہی یقین تھا
اِس لیئے میں نے بے دھڑک اور بغیر اِس خیال کے کہ وہ اگلوں کے مخالف
ہی یا موافق اور بغیر علماء زمانہ کے کفر کے فتووں کے ڈر کے دنیا کو دکھانا
چاہا کہ قرآن مجید اور اِسلام یکساں انسان کی فطرت کے مطابق ہی
(چیرز) - میں اپنے مسلمان بھائیوں سے اُمید کرتا ہوں کہ اگر اُن سے
ہوسکے جو کچھہ میں نے کیا ہی اُس کی اصلاح کریں اور اگر مجھہ سے
کچھہ غلطی ہوئی ہی تو معاف فرماویں نہ یہہ کہ مجھہ کو ایک فرقہ کا
موجد یا ایک نئے مذہب کا قرار دینے والا قرار دیں میں آپ کو یقین
دلاتا ہوں کہ جو مسائل اِسلام کے محقق ہیں جہاں تک مجھہ سے
ممکن ہی میں اُن کی تصدیق کرتا ہوں — کیا تم کہہ سکتے ہو کہ یہہ
کوئی جدید مذہب ہی ؟ میرا عقیدہ ہی کہ مذہب اِسلام ایک مکمل
اور آخری مذہب ہی — مجھہ کو خدا کے اس قول پر یقین کامل
ہی کہ " الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتي ورضیت لکم الاسلام
دینا " مگر جب مفسرین (خدا اُنپر رحمت کرے) اس تکمیل کے یہہ
معنی بتائیں کہ خدا نے فلاں جانور کو حلال اور فلاں جانور کو حرام بتاکر
دین کو کامل کردیا ہی تو میں اُن سے مخالفت کرتا ہوں گو کہ وہ
فخرالدین رازی ہوں یا ملا علی نیشاپوری یا اُن سے بڑھکر اور کوئی -
اور اُن بزرگوں کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ جناب اگر یہی معنی
تکمیل دین کے ہیں تو سلام — میں کہتا ہوں کہ یہہ تفسیر غلط ہی -
دین اسلام خدا کی توحید کے کامل طور پر بتانے سے اُس کے ہر ایک فروع
واصول کو روشن کردینے سے مکمل ہوا ہی اور یہی تکمیل دین کی ہی اور اسی
تکمیل کے سبب وہ آخری دین ہی اور اسی تکمیل کے سبب قیامت تک
بلکہ قیامت کے بعد بھی بغیر تبدیل کے قایم رہیگا — (چیرز) *

اب میں اُن بعض احکام کي نسبت کچھہ کہنا چاھتا ھوں جو قرآن مجید میں مذکور ھیں مثلا " نماز " میں سمجھتا ھوں کہ انسان میں جو فطرت خدا نے رکھي ھی اُسي کے لحاظ سے نماز کو فرض کیا ھی —— جس سے یہہ مراد ھی کہ معبود کي یاد دل میں رھے اور انسان اُس کو بھول نہ جاوے اپنا دلي نیاز اور تذلل اُس کے سامنے ادا کرتا رھے یہي اصلي جزو نماز کا ھی جو خدا نے فرض کیا ھی ۔ مگر اِس لیئے کہ یہہ فرض کیونکر ادا ھو اُس کے لیئے ارکان مقرر کیئے ھیں جو حقیقت میں اُس کے اصلي جزو نہیں ھیں بلکہ اُس کے محافظ ھیں اور محافظ ھونے کي حیثیت سے اصلي جزو سے جدا نہیں ھوسکتے اور اس لیئے اصلي جزو میں داخل ھوگئے ھیں اور بطور اصلي جزو کے واجب الادا ھوگئے ھیں ۔ اُسکي تمیز اُس صورت میں بخوبي ھوسکتي جب انسان پر سے اُن ارکان کا ادا کرنا جو بطور محافظ اصلي رکن کے تھے ساقط ھوجاتا ھی ۔ عذر کي حالت میں وضو کي فرضیت نماز میں قیام و قعود و سجدہ کي فرضیت حتی کہ قرات کي فرضیت بھي ساقط ھوجاتي ھی مگر توجہ الی اللہ اور اُس دلي نیاز و متذلل کا ادا جو اصلي رکن نماز کا تھا جب تک کہ انسان کو ھوش ھی اور اُس کا سانس چلتا ھی ساقط نہیں ھوتا —— پس صاف روشن ھی کہ جو رکن ساقط ھوتے گئے وہ در اصل اصلي نہ تھے وھي رکن اصلي تھا جو کسي وقت جب تک کہ انسان انسان ھی ساقط نہیں ھوا (چیرز) اب کون کہہ سکتا ھی کہ یہہ طریقہ نماز کا خلاف نیچر انساني فطرت کے برخلاف ھی (چیرز) *

ھاں یہہ بحث باقي رھتي ھی کہ نماز میں یہہ ارکان کیوں مقرر کیئے گئے اور ان ارکان مقررہ کو فطرت انساني سے کیا مناسبت ھی —— مگر میں کہوں گا کہ ھاں فطرت انساني سے مناسبت ھی مگر میں اسوقت دوسرے فلسفیانہ طریقہ سے اس کا جواب دوں گا ۔ اگر ھم کوئي دوسرے ارکان اس فراض کے ادا کرنے کے لیئے مقرر کریں تو جو سوال اُن مقررہ ارکان کے مقرر کرنے پر وارد ھوتا ھی وھي سوال اُن ارکان کے مقرر کرنے پر وارد ھوگا اور علی ھذالقیاس الی غیرالنہایۃ پس سوال کرنا جو عامۃ الورود ھو ذي روح عقل انسان کا کام نہیں ھی *

البتہ یہہ بات پیش کرني چاھیئے کہ اُن سے عمدہ دوسرے رکن مقرر ھوسکتے تھے مگر میں یقین کرتا ھوں کہ کوئي شخص ان ارکان سے بہتر جس

میں تمام اعضاے اندرونی و بیرونی تمام قواے ظاہری و باطنی تمام طریقہ ادب و تذلل جسمانی و روحانی ادا ہوتے ہیں اور جو انسان پر بمقتضاے فطرت انسانی موثر ہوتے ہیں اور کوئی ارکان نہیں بتلا سکتا (چیرز) *

میں نے مختصر طور پر اپنے تمام خیالات جو مذہب اسلام کی نسبت ہیں آپکے سامنے ظاہر کیئے ہیں اور یہہ بات بھی بتائی ہی کہ جو جدید طرز تائید مذہب اسلام کی اور مباحثہ کی میں نے اختیار کی ہی اُس کا کیا سبب ہی اور اس بات کو بھی جتایا ہی کہ مجھہ کو علماء متقدمین سے اختلاف کرنے کی کیا ضرورت پیش آئی ہی اس بات کے بیان کرنے کو کہ خود علماء متقدمین آپس میں کن کن باتوں میں مختلف ہیں اور میں نے کن کن امور میں علماء متقدمین سے اختلاف کیا ہی اور اُن میں سے کتنی باتیں ایسی ہیں جن میں بعض متقدمین علماء نے بھی وہی مسلک اختیار کیا ہی جو میرا ہی - اور کتنی ایسی ہیں جن میں میں منفرد ہوں اور کل علماء متقدمین کے برخلاف ہیں ایک بہت بڑی فرصت چاہیئے - مگر جس قدر کہ میں نے اِس وقت بیان کیا اُس کے بعد اس بات کا تصفیہ کہ جو کچھہ میں نے کیا ہی آیا وہ اسلام کی تائید ہی یا نہیں — آپ صاحبوں کے اوپر چھوڑتا ہوں *

اب میں اخیر میں یہہ کہنا چاہتا ہوں کہ جو تائید اسلام کی میں نے اپنی دانست میں اختیار کی ہی وہ اس وجہ سے نہیں کی کہ میں مسلمان ہوں اور مسلمان کے گھر میں پیدا ہوا ہوں اور خواہ نخواہ مجھہ کو اسلام کی تائید کرنی چاہیئے - میں اس بات کو اچھا نہیں سمجھتا - جو شخص جس مذہب میں پیدا ہوا ہی خاموشی سے اُس میں چلے جانا دوسری بات ہی اور اُس کی تائید پر مستعد ہونا دوسری بات ہی - پچھلی بات اُس شخص کو زیبا نہیں ہی جس نے خود پورا یقین اس پر نہ کرلیا ہو - میں نے خالی الذہن ہوکر اسلام پر بہت کچھہ غور کی ہی اور نہایت غور و فکر کے بعد میرے دل میں اس بات کا یقین ہوا ہی کہ دنیا میں کوئی مذہب سچا ہی تو وہ اسلام ہی اور میں اس دلی یقین پر اس کی تائید کرتا ہوں نہ اس وجہ سے کہ میں مسلمان کے گھر میں پیدا ہوا ہوں اور مسلمان ہوں (چیرز بہت زور سے) *

مختصر فہرست کتب

موجودہ بک ڈپو

مدرسۃ العلوم علیگڈھ

اِس بک ڈپو میں ملک کے نامور اہل قلم کی تصنیفات جو طرز جدید کا اعلی نمونہ ھیں موجود ھیں — سر سید مرحوم کی کل تصنیفات یہی بک ڈپو طبع کراتا اور فروخت کرتا ھی انجمن ترقی اُردو کی منظور شدہ کتابیں بھی عموما اسی بک ڈپو کے ذریعے سے شایع ہوتی ھیں - نواب محسن الملک مولوی مہدی علی خاں بہادر - شمس العلماء مولوی الطاف حسین صاحب حالی - شمس العلماء ڈاکٹر مولوی نذیر احمد صاحب شمس العلماء مولوی محمد حسین صاحب آزاد خان بہادر شمس العلماء مولوی محمد ذکاءالله صاحب - شمس العلما مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی وغیرہ وغیرہ مصنفین کی کتابیں اس بک ڈپو میں موجود ھیں - غرضکہ اعلی درجے کی تصنیفات کے دستیاب ہونے کا یہہ کتب خانہ سب سے بہتر ذریعہ ھی اور مبلغ بیس روپیہ یا زیادہ کے یکمشت خریداروں کو مبلغ پندرہ روپیہ فیصدی کمیشن دیا جاتا ھی اخراجات روانگی ذمہ خریدار ھیں *

اس بک ڈپو کے منافع سے کوئی خاص شخص متمتع نہیں ہوتا بلکہ اُس کی آمدنی کالج کی ملکیت ھی اس وجہ سے بھی یہہ کتب خانہ مصنفین و شائقین کتب کی امداد و توجہ کا مستحق ھی — اُمید ھی کہ صاحبان تصنیف و تالیف و تاجران کتب اس بک ڈپو کی طرف توجہ کرینگے اور اُس کو اپنے کاروبار میں نہایت خوش معاملہ پائینگے *

المشتہر ———————————————

سید ولایت حسین بی - اے - آنریری منیجر بک ڈپو

مدرسۃ العلوم علیگڈھ

فہرست کتب موجودہ بکڈپو مدرسۃ العلوم علیگڈہ

(۱) مذہب اسلام

(الف) قرآن شریف

قیمت

قرآن شریف مترجم - شمس العلما مولانا حافظ نذیر احمد صاحب رئیس دهلي نے زبان حال کے محاورے میں نہایت سلیس اور عام فہم ترجمہ کیا ھی شروع میں ایک مطول و مفصل فہرست مطالب قرآن مجید شامل ھی یعني جو احکامات مختلف مقامات میں وارد ہوئے ہیں ' اُن کو ایک جا بقید پارہ و سورہ و رکوع جمع کردیا ھی' جس سے ہر شخص بآسانی ہر قسم کے احکام کي آیات فوراً دیکھ سکتا ھی ' کاغذ سفید ولایتي حناشدہ - تقطیع کلاں مجلد مع نقرئي بیل - علاوہ محصول ... عللے

قرآن شریف - مترجمہ مولوي حافظ نذیر احمد صاحب مع فوائد و حواشي و فہرست مطالب قرآن شریف - کاغذ سفید متن حنائي متوسط تقطیع مجلد ... سے۱۰

قرآن شریف - مع فوائد و حواشي و فہرست مطالب - کاغذ سفید متن حنائي متوسط تقطیع بلا جلد ... سے

حمایل شریف - مترجمہ ڈاکٹر مولوي حافظ نذیر احمد صاحب دهلوي کاغذ سفید متن حنائي - مجلد مع نقرئي بیل - اور شروع میں فہرست مطالب قرآن شریف بھي شامل ھی ... سے۲

ایضاً - کاغذ سفید متن حنائي بلا جلد ... عصا۸

حمایل شریف - مترجمہ ڈاکٹر مولوي حافظ نذیر احمد صاحب دهلوي ترجمہ بالمقابل یعني ایک صفحے پر عبارت قرآن شریف اور دوسرے صفحے پر با محاورہ اُردو ترجمہ تقطیع خورد کاغذ ولایتي سفید بلا جلد ... صہ۸

قیمت

حمایل شریف - ترجمہ بالمقابل - کاغذ زرد - بلا جلد ... ۹عمر/

قرآن شریف - مترجم ہشت پہل مع ترجمہ اُردو تفسیر حسینی مطبوعہ مفید عام پریس آگرہ کاغذ ولایتی نہایت خوشخط قابل دید - تقطیع کلاں - بلا جلد ... معہ

ایضاً — کاغذ سیرامپوری ... ... سے

اعجازالبیان في لغات القرآن - مولوي حافظ محمد روح اللہ صاحب رئیس میرٹھ نے یہہ کتاب اُن لوگوں کے واسطے تیار کی ہی جو اپنی اولاد کو قرآن مجید مع ترجمہ کے تھوڑی سی مدت میں بغیر مدد صرف و نحو اور تفسیر کے پڑھانا چاہتے ہیں ۵/

(ب) مذہبي تصنیفات سر سید احمد خاں مرحوم

تفسیرالقرآن - جلد اول - اِس جلد میں سورہ فاتحہ اور سورہ بقر کي تفسیر ہی ذیل کے مضامین نہایت محققانہ طریقے سے لکھے گئے ہیں —

دعا اور اُس کے قبول ہونے کی حقیقت - وحي و الہام کي حقیقت - نبوت کي حقیقت - اعجاز القرآن - جنت اور دوزخ کي حقیقت - قصہ آدم علیہ السلام - قصہ موسی علیہ السلام - معجزہ دلیل نبوت ہی یا نہیں - جبرئیل و میکائیل کي حقیقت - روزوں پر بحث - جہاد کي حقیقت حج کي حقیقت - مسئلہ طلاق پر بحث - مسئلہ ربا کي تحقیق - طبع دوم مطبوعہ مفید عام پریس آگرہ کاغذ سفید ولایتي بلاجلد ۱۲عہ/

تفسیرالقرآن - جلد دوم - اِس جلد میں سورہ آل عمران - سورہ نساء - اور سورہ مائدہ کي تفسیر ہی اور اِس میں ذیل کے مسائل پر بحث کي گئي ہی - آیات محکمات و متشابہات پر بحث - کفار کي دوستي کا مسئلہ - حضرت مریم کي نسبت بعض بحثیں - حضرت عیسی علیہ السلام کے بن باپ پیدا ہونے اور صلیب دیئے جانے اور زندہ ہوکر آسمان پر جانے

قیمت

کي تحقیق - غیر مسلم کا کس شریعت کے مطابق فیصلہ کیا جاے وغیرہ وغیرہ طبع دوم مطبوعہ مفید عام پریس آگرہ - کاغذ سفید ولایتي ... ... مصا ۱۲ ا/

تفسیرالقرآن - جلد سوم - اِس جلد میں سورہ انعام - اور سورہ اعراف کي تفسیر هی اور اُس میں ذیل کے مضامین نہایت تحقیق سے لکھے گئے هیں - آنحضرت صلعم کے پاس معجزہ هونے یا نهونے پر بحث - انبیاء پر ایمان لانے یا نہ لانے کا اصلي سبب لفظ کن فیکون کے معنوں کي تحقیق - حضرت ابراهیم علیہ السلام نے ستاروں کو کیونکر رب کہا - جنات کے وجود اور اُن میں انبیا کے هونے پر بحث - چھہ دن میں دنیا کے پیدا هونے کي تحقیق - اِستواء علی العرش کے معنوں کي تحقیق - قصہ حضرت شعیب علیہ السلام - قصہ حضرت موسی علیہ السلام - سحر اور معجزہ پر بحث - توریت اور انجیل میں آنحضرت صلعم کي نسبت بشارات کے هونے پر بحث - کاغذ عمدہ - جلد طلائي ... للعہ/

ایضاً - کاغذ سفید ولایتي - مطبوعہ مفید عام پریس آگرہ طبع جدید بلاجلد ... ... مصا ۱۲ ا/

تفسیر القرآن - جلد چہارم - اِس جلد میں سورہ انفال سورہ توبہ - اور سورہ یونس کي تفسیر هی - اِس میں آنحضرت صلعم کے ایک ایک غزوہ اور سریہ پر بحث کي گئي هی — کاغذ عمدہ جلد طلائي ... ... للعہ/

ایضاً — کاغذ زرد جلد سادہ ... ... مصا ۱۲ ا/

تفسیرالقرآن - جلد پنجم - اس جلد میں سورہ هود - سورہ یوسف - سورہ رعد - سورہ ابراهیم - سورہ حجر - اور سورہ نحل کي تفسیر هی — اِس میں ذیل کي بحثیں نہایت تحقیق سے لکھي گئي هیں —

طوفان نوح علیہ السلام - قصہ حضرت ابراهیم علیہ السلام - قصہ حضرت لوط علیہ السلام - خواب کي حقیقت اور حضرت

قیمت

یوسف علیہ‌السلام اور بادشاہ مصر اور دو قیدیوں کے خوابوں کی تحقیق - حضرت یوسف علیہ‌السلام اور زلیخا کے درمیان جو واقعات گذرے اُن کی تحقیق - حضرت یعقوب علیہ‌السلام کے نابینا اور بینا ہونے پر بحث - جنوں کے آگ سے پیدا ہونے اور پہاڑوں سے زمین کے تھامنے پر بحث - کاغذ عمدہ - جلد طلائی — للعہ

تفسیرالقران — جلد ششم — اس جلد میں سورہ بنی اسرائیل کی تفصیل ہی - اس میں معراج کے قصہ پر نہایت تفصیل اور استیعاب کے ساتھہ بحث کی گئی ہی کاغذ عمدہ جلد طلائی ... للعہ

ایضاً کاغذ زرد - جلد سادہ پشتہ ... مصہ ۱۲ر

تفسیر القران — جلد سوم و چہارم مجلد دریک جلد - کاغذ عمدہ - جلد طلائی اور پشتہ پر سونے کے حرفوں میں نام ... عـہ

تفسیرالقران — جلد پنجم و ششم مجلد در یک جلد - کاغذ عمد جلد طلائی پشتہ پر سونے کے حرفوں میں نام ... عـہ

— ایضاً — کاغذ زرد و جلد سادہ ... صمہ

تفسیر القران جلد ہفتم — یہہ جلد سر سید کی وفات سے چند روز پہلے ختم ہوئی تھی - مگر بعض وجوہ سے اُس کا طبع ہونا عرصہ تک تعویق میں رہا - حال میں ہم نے اُسکو عمدہ کاغذ پر خوشخط اور صحیح چھاپ کر ہدیہ ناظرین کیا ہی — اس جلد میں سورۃالکہف ، سورہ مریم ، اور سورہ طہ کی تفسیر ہی مطبوعہ مفید عام پریس آگرہ بلا جلد ... مصہ ۱۲ر

تصانیف احمدیہ - جلد اول — اس جلد میں آٹھہ کتابیں شامل ہیں -

(۱) جلاءالقلوب بذکرالمحبوب (۲) تحفہ حسن (۳) کلمۃالحق (۴) راہ سنت و رد بدعت (۵) نمیقہ (۶) ترجمہ، دیباچہ و دو سہ فصل کیمیاء سعادت (۷) تبیین‌الکلام - حصہ اول - اس میں دس مقدمے ہیں (۸) تبیین‌الکلام حصہ دوم - اس میں توریت

قیمت

کے گیارہ ابواب کی تفسیر موافق اصول مذہب اسلام کے کی گئی ہی — کاغذ عمدہ جلد طلائی — قیمت اصلی ۱۲ روپیہ تخفیف شدہ ... عہ

ایضاً - کاغذ زرد جلد سادہ - قیمت اصلی — ۶ روپیہ تخفیف شدہ ... صہ

تصانیف احمدیہ جلد دوم - اس جلد میں تین کتابیں شامل ہیں -

(۱) تبیین الکلام — حصہ سوم - اس میں مذہب اسلام کے اصول کے موافق انجیل متی کے پانچ بابوں کی تفسیر کی گئی ہی (۲) رسالہ احکام طعام اهل کتاب اس میں اس بات پر بحث ہی کہ اهل کتاب کا ذبیحہ مسلمانوں کے لیئے جایز ہی (۳) خطبات احمدیہ - اس میں ایک دیباچہ اور بارہ خطبی شامل ہیں -

کاغذ عمدہ جلد طلائی جسمیں خانہ کعبہ کی عکسی تصویر اور عرب کا نقشہ شامل ہی قیمت اصلی ۱۶ اور تخفیف شدہ ... عہ للعہ

خطبات احمدیہ علاوہ تصانیف احمدیہ جلد دوم میں شامل ہونے کے یہہ کتاب علحدہ بھی طبع کی گئی ہی - اور اس میں ایک دیباچہ اور بارہ خطبے شامل ہیں-

قیمت مع جلد پختہ ... ۴ے/

قیمت جلد خام ... ۴ے

تبیین الکلام - تصانیف احمدیہ کے مجموعہ کے سوا یہہ کتاب علحدہ بھی چھاپی گئی ہی- مع اصل عبارت عبرانی و ترجمہ انگریزی کاغذ اعلی دو جلدوں میں ہی -

۱— جلد اول مطبوعہ غازیپور قیمت اصلی ۴ روپیہ تخفیف شدہ ... ۸صہ/

۲— جلد دویم مطبوعہ علیگڈہ قیمت اصلی ۵ روپیہ " ... ۸ے/

احکام طعام اهل کتاب - یہہ رسالہ علحدہ بھی چھپا ہوا ہی ... ۶/

تحریر فی اصول التفسیر اس میں سید صاحب نے پندرہ اصول بیان کئیے ہیں جن کے بموجب انہوں نے قرآن مجید کی

قیمت

تفسیر کی ہی — اور اس میں وہ دلچسپ مکاتبات بھی شامل ہیں - جو نواب محسن الملک اور سید صاحب کے درمیان تفسیر کی نسبت جاری رہے تھے ... ۹/

تفسیر الجن والجان علی مافی القران - اس میں نہایت تفصیل کیساتھہ اس امر پر بحث کی گئی ہی کہ قران مجید میں الفاظ جن اور جان سے کیا مراد ہی ... ۴/

ترقیم فی قصہ اصحاب الکہف والرقیم — اس میں اصحاب کہف کے قصہ پر جو قران مجید میں ہی محققانہ بحث کی گئی ہی ... ۶/

ازالۃ الغین عن قصہ ذی القرنین - اس میں ذوالقرنین کے قصہ پر جو قران مجید میں ہی نہایت تحقیق کے ساتھہ بحث کی گئی ہی ... ۴/

خلق الانسان علی مافی القران — اسمیں اُن آیتوں کی تفسیر ہی جن میں انسان کی پیدایش کا بیان ہی ... ۲/

الدعاء والاستجابۃ - اسمیں دعا کی اور دعا کے قبول ہونے کی حقیقت بیان کی ہی ... ۲/

تفسیر السموات - اسمیں اُن آیتوں کی نہایت شرح و بسط کے ساتھہ تفسیر کی گئی ہی جنمیں لفظ سماء یا سموات آیا ہی ۸/

النظر فی بعض مسائل الامام الہمام ابوحامد الغزالی - اسمیں آٹھہ رسالے شامل ہیں جن میں امام غزالی رح کے بعض مضامین پر محققانہ بحث کی گئی ہی جو اُن کی کتابوں المضنون بہ علی غیر اہلہ ، المضنون بہ علی اہلہ ، المنقذ من الضلال ، الاقتصاد فی الاعتقاد التفرقۃ بین الاسلام والزندقہ سے لیئے گئے ہیں ۱۲/

تبریۃ الاسلام عن شین الامۃ والغلام (ابطال غلامی) اس میں نہایت تحقیق و اجتہاد سے اس بات پر بحث کی گئی ہی کہ اسلام نے غلامی کو باطل ٹھیرایا اور اُس کے دنیا سے معدوم کرنے کی کوشش کی ہی ... معہ

قیمت

امہات المومنین کا جواب - یہہ سر سید کا آخری مضمون هی جو وفات سے چند دن قبل لکھنا شروع کیا تھا - اس میں سر سید نے اُن تمام الزامات کو نہایت خوبی کے ساتھہ دور کیا هی جو ایک عیسائی مصنف نے ازواج مطہرات پر اپنی کتاب امہات المومنین میں لگائے تھے ... ۴/

(ج) دیگر علما و فضلا کی مذہبی تصانیف

آیات اللہ الکاملہ ترجمہ حجۃ اللہ البالغہ - اصل کتاب حجۃ اللہ البالغہ جو عربی زبان میں شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کی مشہور تصنیف هی اُس کا ترجمہ مولوی خلیل احمد صاحب اسرائیلی پروفیسر عربی مدرسۃ العلوم علیگڈھ نے نہایت احتیاط اور خوبی سے کیا هی اور دیباچے میں شاہ ولی اللہ صاحب کے حالات بیان کیئے هیں - بلا جلد ... عصہ/۱۲

تقلید اور عمل بالحدیث - مصنفہ نواب محسن الملک مولوی سید مہدی علی خاں بہادر قیمت تخفیف شدہ ... ۹/

کتاب المحبۃ والشوق - مصنفہ نواب محسن الملک مولوی سید مہدی علی خاں بہادر - امام غزالی رح کی کتاب احیاء العلوم کے باب کتاب المحبۃ سے ماخوذ هی اور اس میں جا بجا مثنوی معنوی کی حکایتیں اور اشعار اضافہ کیئے گئے هیں - طبع جدید ... ۹/

اعجاز التنزیل - مصنفہ خلیفہ سید محمد حسن صاحب مرحوم سابق وزیر اعظم ریاست پٹیالہ - اس میں قرآن مجید کے لفظا اور معنا کلام اللہ اور معجزہ ہونے کا ثبوت اور مخالفین کی نکتہ چینیوں کا نہایت متانت سے جواب دیا هی اور بڑے بڑے نامور عیسائی عالموں کے اقوال مذہب اسلام اور قرآن مجید کی حمایت اور تائید میں درج کیئے هیں - کاغذ عمدہ - طبع دوم مطبوعہ مفید عام پریس آگرہ ... عہ/

تمدن عرب اور حدیث افک - مولفہ مولوی محمد فضل حسین صاحب - اصل کتاب تمدن عرب کے مصنف کی اس

قیمت

غلط فہمی کی اصلاح جوکہ حضرت عائشہ (رض) کے قصہ افک کی نسبت بیان کی گئی ہے ... ۲ر

کتاب الطلاق — از کتاب مذہب حنفی "شرح مجمع البحرین" - اس کتاب میں احکامات طلاق کو نہایت تفصیل اور وضاحت کے ساتھہ لکھا ہے ' ایک کالم میں اصل عربی عبارت — اور دوسرے کالم میں اسکا اردو ترجمہ ہے اور اس طریقے سے (۸۷۱) احکام متعلقہ طلاق لکھے گئے ہیں مولفہ سید محمود مرحوم بلا جلد ... ۱۰ر

کتاب الشفعہ - از کتب مذہب " حنفی مجمع البحرین و فتاوی قاضی خاں- وعینی شرح کنز " اس کتاب میں (۱۱۳) اقوال ائمہ متعلقہ شفعہ بیان کیئے گئے ہیں - ایک کالم میں اصل عربی عبارت ' اور دوسرے میں اردو ترجمہ ہے مولفہ سید محمود مرحوم بلا جلد ... ۱۰ر

کتاب الشفعہ — از کتب مذہب حنفی "ہدایہ ' در مختار ' اور شرح وقایہ " اس کتاب میں (۵۶) مسائل فقہ متعلقہ شفعہ درج ہیں اور اصل عربی عبارت کے ساتھہ اردو ترجمہ لکھا گیا ہے - مولفۂ سید محمود مرحوم بلا جلد ... ۱۲ر

تحقیق الملة علی ان الاسلام لیس دون الفطرة — مصنفہ مولوی شیخ غلام مصطفی صاحب رئیس مؤائمہ - اس کتاب میں مصنف نے ثابت کیا ہے کہ اسلام کا کوئی مسئلہ عقل و فطرت کے خلاف نہیں ہے اور اُس کے اُصول و فروع مصلحتوں اور حکمتوں پر مبنی ہیں بلا جلد ... ۱۰۶ر

خیالات ممتاز (فطرة) مصنفۂ مولوی محمد ممتاز علی صاحب سہنسپوری - اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ سچا مذہب وہی ہے جو فطرت کے موافق ہو اور مذہب اسلام کے سوا کوئی مذہب عیسائی ' یہودی ' آتش پرستی ' ہندو - بودھ وغیرہ اس معیار پر پورا نہیں اُتر سکتا - اس میں دھریوں کے خیالات پر بھی بحث کی گئی ہے ... ۶ر

قیمت

المدنیۃ والاسلام - تصنیف علامہ مصري محمد فرید وجدي - نواب محسن الملک بہادر کے حکم سے اس بے نظیر کتاب کو مولوي رشید احمد صاحب انصاري مدرس عربي و دینیات مدرسۃ العلوم علیگڈھ نے نہایت سلیس اور فصیح اُردو میں ترجمہ کیا هی ' اِس کتاب کو غور سے پڑھ لینے کے بعد هر شخص کو یقین هوجاتا هی کہ دنیا جس قدر علوم طبعي میں ترقي کررهي هی اُسیقدر وہ اسلام سے قریب تر هوتي جاتي هی بلا جلد ... عصہ ۲/۸

سائینس اور اسلام - یہہ رسالہ حمیدیہ مصنفہ حکیم محمد دین حسین طرابلسي کا اُردو ترجمہ هی ' جس کو مولوي محمد اشرف علي صاحب تہانوي نے مرتب کیا اس کتاب میں هر مسئلے کو عقلي دلائل سے نہایت خوبي کے ساتھہ ثابت کیا هی - اور جدید فلسفہ سے منطبق کیا هی - کاغذ سفید ولایتي ' بلا جلد ... ... عصہ ۲/

رسالۃ التوحید — یہہ رسالہ شیخ محمد عبدہ مصري کي تصنیف هی ' اور مولوي رشید احمد صاحب انصاري نے اُس کي اُن نہایت اهم اور پاکیزہ فصلوں کا اُردو میں ترجمہ کیا هی ' جن میں کہ امکان وحي ' قرآن شریف ' اور مذهب اسلام و دعوت اِسلام کے متعلق نہایت محققانہ بحث هی ' ... ۶/

شرح محمدي - حصہ اول و دوم - مصنفہ مولوي محمد حسین صاحب نور - اُصول وراثت اهل سنت و امامیہ مع قواعد حسابیہ کے هر دو حصہ بلا جلد ۷/

(د) سلسلہ تعلیم دینیات مدرسۃ العلوم علیگڈھ

حصہ اول - مسلمان بچوں کي ابتدائي مذهبي تعلیم کے لیئے نہایت مفید هی بلا جلد ۵/

حصہ دوم - ایضا ایضا ایضا ... ۱/

حصہ سوم - ایضا ایضا ایضا ... ۱۵/

قیمت

حصہ چہارم - مسلمان بچوں کي مذہبي تعلیم کے لیئے نہایت مفید ھی ... ... ۲؍

حصہ پنجم - ایضا ایضا ایضا ... ۱؍

حصہ ششم - ایضا ایضا ایضا ... ۲؍

حصہ ہفتم - ایضا ایضا ایضا ... ۳؍

جامع عباسي بست بابي اُردو - یہہ کتاب مُلا محمد بہاءالدین عاملي (رح) نے بحکم شاہ عباس صفوي حضرات مومنین شیعہ اثنا عشري کي واقفیت مسائل کے لیئے فارسي زبان میں تصنیف کي تھي - اِس میں احکام وضو و غسل و تیمم اور نماز روزہ - زکوۃ - حج - جہاد - وقف - تصدق - بیع - و نکاح، نذر، کفارہ، اور آزادي غلام و کنیز وغیرہ بیان کیئے گئے ھیں؛ اُس کا مولوي خواجہ عابد حسین صاحب مدرس اعلی مدرسہ مقصبیہ نے اُردو میں ترجمہ کیا - اور مطبع یوسفي دھلي میں طبع ہوئي — بلا جلد ... ... عصہ۲؍

تعلیم ناصري - جسکو جناب مولانا مولوي سید عباس حسین صاحب پروفیسر عربي و فارسي مدرسۃالعلوم علیگدہ نے اپنے فرزند ارجمند سید ناصر عباس کي تعلیم اُصول دین و نماز وغیرہ کے وقت در سبق ہر روزہ جمع فرماکر مرتب کیا اور مطبع یوسفي دھلي میں طبع کرایا - بلا جلد ... ... ۲؍

الاخلاق المحمدیہ - حصہ اول - اِس کتاب میں وہ آیات کلام پاک اور احادیث صحاح ستہ جمع کي گئي ھیں، جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ذریعہ سے خود جناب باري نے ھمکو تعلیم دي اور جو کچھہ اُس کي تفسیر کے طور پر جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ھی؛ نصف کلام میں اصل آیات و احادیث اور نصف میں اُن کا اُردو ترجمہ ھي، ہر دو حصہ بلا جلد ... ... عصہ۲؍

(۲) علم ادب

(الف) مضامین تہذیب الاخلاق

قیمت

تہذیب الاخلاق - ہندوستان کا نہایت نامور ماہوار رسالہ تھا جو سر سید احمد خاں مرحوم کے اہتمام سے تین مرتبہ مختلف سلسلوں میں چھپکر شایع ہوا تھا - اِن سلسلوں میں سے چند رسالوں کی جلدیں باقی رہ گئی ہیں جن کی قیمت حسب ذیل ہی —

تہذیب الاخلاق - سنہ ۱۳۰۹ نبوی مطابق سنہ ۱۲۹۶ ہجری بلا جلد ۱ے۸

تہذیب الاخلاق - سنہ ۱۳۱۱ نبوی مطابق سنہ ۱۲۹۷ و سنہ ۱۲۹۸ ہجری بلا جلد ... ... للعہ

تہذیب الاخلاق - سنہ ۱۳۲۵ نبوی مطابق سنہ ۱۳۱۲ و سنہ ۱۳۱۳ ہجری جلد دوم سلسلہ جدید جو تیسری دفعہ جاری ہوا — مجلد عصا۹

(ب) مضامین تہذیب الاخلاق ہفت سالہ

تہذیب الاخلاق - جلد اول یعنی عالیجناب نواب محسن الملک مولوی سید مہدی علی خاں بہادر کے تمام مضامین از ابتداے سنہ ۱۲۸۷ ہجری لغایت سنہ ۱۲۹۳ ہجری بلاجلد عصاہ

تہذیب الاخلاق - جلد دوم یعنی عالیجاہ جناب جوادالدولہ عارف جنگ آنریبل ڈاکٹر سر سید احمد خاں مرحوم و مغفور کے تمام مضامین از ابتداء سنہ ۱۲۸۷ ہجری لغایت سنہ ۱۲۹۳ ہجری مندرجہ تہذیب الاخلاق مع دیباچہ بلا جلد ... سے۸

تہذیب الاخلاق - جلد سوم یعنی نواب اعظم یار جنگ مولوی محمد چراغ علی مرحوم کے تمام مضامین از ابتداء سنہ ۱۲۸۷ ہجری لغایت سنہ ۱۲۹۳ ہجری مندرجہ تہذیب الاخلاق بلا جلد ... مصر

قیمت

تہذیب الاخلاق - جلد چہارم یعنی مجموعہ مضامین جناب نواب انتصار جنگ مولوی مشتاق حسین صاحب و آنریبل سید محمود صاحب بیرسٹر ایٹ لا و مولوی خواجہ الطاف حسین صاحب حالی و خان بہادر مولوی محمد ذکاءالله صاحب شمس العلما و فار قایط صاحب مندرجہ تہذیب الاخلاق از ابتداء سنہ ۱۲۸۷ ھجری لغایت سنہ ۱۲۹۳ ھجری مع دیباچہ بلا جلد ۱۲ر

(ج) دیگر کتب مضامین اخلاق و ادب

کتاب تحریر المراۃ - مصر کے ایک روشن ضمیر اور تعلیم یافتہ مسلمان قاسم امین کی جدید تصنیف کا اُردو ترجمہ - جس میں کہ مسلمان عورات کی تعلیم ، پردہ ، آزادی ، اور حقوق کے متعلق نہایت مدلل اور محققانہ بحث ہی — مترجمہ مولوی رشید احمد صاحب انصاری بلا جلد ... عہ۴

معدن تہذیب - مصنفہ مولوی مرزا حبیب حسین صاحب بی اے ، یہہ کتاب اکیس ابواب پر منقسم ہی اور ہر ایک باب میں متعدد فصلیں ہیں ، جن میں کہ ہر قسم کے اخلاقی نصائح اور جملہ امور متعلقہ تہذیب درج ہیں ، مثلا اطاعت والدین ، چھوٹے بڑوں کا لحاظ عزیزوں کے ساتھہ محبت ، مہمانوں کی خدمت ، اُستادوں کا ادب ، آداب ملاقات ، خط و کتابت ، طریقہ گفتگو ، رسومات شادی ، وغیرہ وغیرہ نہایت شرح و بسط کے ساتھہ لکھے ہیں مجلد ... عہ۸؍

کفایت شعاری - جس کو جناب سید محمد مرتضی صاحب کورٹ انسپکٹر رامپور نے ڈاکٹر اسمائلس کی مشہور کتاب تھرفت کے صرف چار ابواب کا جن میں کہ اخلاقی اور مفید مضامین ہیں ، ترجمہ کیا بلا جلد ... ... ۸؍

حُسن اخلاق - مصنفہ مولوی سید غضنفر علی صاحب .. ۴؍

قیمت

رسائل شبلي شمس العلما مولانا شبلي نعماني کے وہ مضامین جو اُنھوں نے وقتاً فوقتاً کسي علمي تاریخي مسئلے پر لکھے اور جن میں سے اکثر کتاب یا رسالے کي صورت میں چھپکر شائع نہیں ہوئے تھے، یہہ مضامین تعداد میں (۱۱) اور اُن کے صفحات کي مجموعي تعداد (۳۲۰) ھی ... ۸/ مصر

صبح نور - یعني خیالات عالي جناب نواب غلام احمد خاں صاحب احمدي مرحوم رئیس کنج پورہ - و سابق ممبر کونسل ایجنسي ریاست گوالیار - نواب صاحب مرحوم نے جو مضامین و مطالب متعلقہ اصلاح خیالات وقتاً فوقتاً بڑے بڑے جلسوں و بزم احباب میں بیان فرمائے اور اکثر اُن میں سے اخبارات اُردو میں شائع بھي ہوئے ہیں اب وہ کل مضامین جن کي تعداد (۲۰) ھی ایک کتاب کي شکل میں طبع ہوکر ھدیۂ ناظرین ہوتے ہیں ... مصر

جوازلباس و طعام اہل کتاب - ترجمہ از اخبار المنار عربي - مطبوعہ سین ٹیفک سوسائیٹي علیگدہ سنہ ۱۹۰۴ ع بلا جلد ... ۴/

مضمون اشاعت اسلام درچین - مصنفۂ ڈي ڈبلیو آرنلڈ - مترجمہ منشي عنایت اللہ صاحب بي - اے جس میں بیان کیا گیا ھی کہ چین میں مذھب اسلام کس طرح پھیلا اور اُس نے کیونکر رفتہ رفتہ ترقي پائي ... ۴/

مضمون اشاعت اسلام ترکوں کے ذریعے سے - مصنفہ ڈي ڈبلیو - آرنلڈ - مترجمہ منشي عنایت اللہ صاحب بي - اے - اس میں بیان کیا گیا ھی کہ ترکوں نے کیونکر مذھب اسلام قبول کیا اور کس طرح اُس کو دنیا کے ملکوں میں پھیلایا ... ۴/

آخري مضامین سر سید — یعني از ابتداء یکم شوال سنہ ۱۳۱۴ ھجري لغایت ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۵ ھجري کے مختلف مضامین نوشتہ سر سید مرحوم و بلا جلد ... مصر

قیمت

(ن) لکچر اور اسپیچیں

مکمل مجموعہ لکچر و اسپیچز سر سید مرحوم - من ابتدا سنہ ۱۸۶۳ع لغایت سنہ ۱۸۹۸ع بلا جلد ... عہ/

لکچر سر سید مرحوم - انڈین نیشنل کانگریس مدراس پر جوکہ ۲۸ - دسمبر سنہ ۱۸۸۷ ع کو بمقام لکھنؤ دیا گیا ... ۲/

لکچر سر سید مرحوم - مدرسۃالعلوم کے تاریخانہ حالات پر ۴/

لکچر سر سید مرحوم - بابت اجلاس یازدھم کانفرنس میرتھہ ۲/

لکچر سر سید مرحوم - جو دسمبر ۱۸۹۴ ع کو سر سید احمد خاں مرحوم نے مدرسۃالعلوم کے طالب علموں کو دیا تھا ۰/

لکچر سر سید - بابت کانفرنس شاھجہاں پور ... ۲/

مجموعہ لکچرز و اسپیچز عالي جناب نواب محسن الدولہ محسن الملک مولوي سید مهدي علي خاں صاحب بہادر آنریري سکرتري مدرسۃالعلوم مسلمانان علیگدہ - (من ابتداء مئي سنہ ۱۸۷۲ ع لغایت ماہ جنوري سنہ ۱۹۰۴ ع) معہ دیباچہ و تصویر نواب صاحب بہادر قیمت مجلد ... ۸عہ/

ایضا بلا جلد ... عہ

مجموعہ لکچر ھاے - شمس العلماء مولوي نذیر احمد صاحب از نمبر (۱) تا نمبر (۲۲) لغایت سنہ ۱۸۹۲ ع جلد اول مجلد ... مصر

مجموعہ لکچر ھاے - مولوي حافظ نذیر احمد از جون سنہ ۱۸۹۵ع تا جون سنہ ۱۸۹۸ ع جلد دوم بلا جلد ۱۲/ و مجلد مصہ

لکچر — شمس العلماء مولوي نذیر احمد صاحب بابت کانفرنس سنہ ۱۸۹۱ ع بمقام علیگدہ ... ۳/

لکچر - شمس العلماء مولوي نذیر احمد صاحب نمبر ۲۳ و نمبر ۲۴ بابت کانفرنس شاھجہاں پور سنہ ۱۸۹۵ ع ... ۳/

لکچر - نمبر ۳۶ - جو مولانا نذیر احمد صاحب نے اجلاس محمدن ایجوکیشنل کانفرنس سنہ ۱۸۹۸ ع بمقام لاھور دیا تھا ۳/

قیمت

لکچر - مولوی نذیر احمد صاحب نمبر ۲۱ جو اجلاس محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس سنه ۱۹۰۰ ع بمقام رام پور دیا گیا ... ۲/

درباری لکچر — مولانا حافظ نذیر احمد صاحب کا لکچر متعلقه کانفرنس دهلی سنه ۱۹۰۲ ع ... ۳/

لکچر سید محمود اسکوئر بیرسٹر ایٹ لا - مسلمانوں میں انگریزی تعلیم کی اشاعت از سنه ۱۷۹۳ ع تا سنه ۱۸۹۳ ع مع ڈائگراموں اور نقشوں کے جن کو ایک نظر دیکھنے سے مسلمانوں کی تعلیمی حالت بالکل آئینه هوجاتی هی * ... ۸/

رزولیوشن الموسوم به (مسلمانوں کی قسمت کا فیصله) جس میں نواب محسن الملک و سرسید احمد خاں مرحوم اور آور لوگوں کی اسپیچیں شامل هیں * ... ۸/

پهلا لکچر — مولوی سید مهدی علی خاں صاحب مسلمانوں کی ترقی و تنزل پر ... ۴/

دوسرا لکچر نواب محسن الملک بهادر - یونان کی ترقی اور یورپ کا تنزل اور ان کے اسباب ... ۴/

اسپیچ — نواب محسن الملک بهادر درباره قایم کرنے یادگار سر سید مرحوم بمقام لاهور ... ۴/

لکچر - مولوی سید وحیدالدین سلیم مقاصد و فوائد کانفرنس پر متعلق اجلاس یازدهم - ایم - اے - او - ایجوکیشنل کانفرنس بمقام میرٹهه ... ۳/

لکچر - اسلامی اخلاق پر - جو مولوی حبیب الرحمان خاں صاحب رئیس بهیکم پور نے دینیات کے لکچروں کے سلسله میں ۲۷ مئی سنه ۱۹۰۲ ع کو مدرسة العلوم علیگڈه میں طالب علموں کو دیا ... ۴/

طالب علم کی زندگی کا کیا مقصد هونا چاهیئے — یعنی ایک لکچر خواجه غلام الثقلین صاحب بی - اے کا جسمیں انهوں نے بتایا هی که طالب علم کو کس طرح زندگی بسر کرنی چاهیئے اور تعلیم سے اُس کا اصلی مطالب کیا هونا چاهیئے ... ۲/

قیمت

طالب علم کی زندگی کا کیا مقصد ہونا چاہیئے — یعنی خواجہ صاحب کا مضمون بالا پر تین لکچروں کا مجموعہ ... ٨/

ترجمہ اسپیچ مسٹر ماریسن — جو انہوں نے بحیثیت پریسیڈنٹ کے محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس لکھنؤ میں کی تھی - یعنی مسٹر ماریسن کے پریزیڈنشل اڈریس کا اُردو ترجمہ ٣/

(٣) ناول و قصے

(الف) (شمس العلما مولانا حافظ نذیر احمد صاحب کے ناول)

رویائے صادقہ — سب سے اخیر ناول جو مولانا کے قلم سے نکلا ہی اور جس میں انہوں نے مذہب اسلام کے مسائل کو عقلی دلائل کے سانچے میں ڈھالا ہی بلا جلد ... عصہ

ابن الوقت — اس میں ظرافت آمیز طریقے سے اس بات پر بحث کی ہی کہ ظاہری وضع لباس اور طرز معاشرت میں انگریزوں کی تقلید کرنے سے کیا کیا نقصان پیدا ہوتے ہیں بلا جلد ١٢/ و مجلد ... عصہ

محصنات — اِس ناول میں نہایت دلچسپ طریقے سے بیان کیا ہی کہ ایک سے زیادہ بیویاں کرنے سے کیا خرابیاں پیدا ہوتی ہیں — بلا جلد ... ١٠/

مراۃ العروس — اِس ناول میں عورتوں کو خانہ داری کی تعلیم دی گئی ہی - دیسی کاغذ پر ... ٥/

ایضا — ولایتی کاغذ پر - نہایت خوشخط بلا جلد ... ٨/

توبۃ النصوح - اِس میں دکھایا گیا ہی کہ خانہ داری کی زندگی میں عمدہ مذہبی تعلیم کا کیا اثر ہوتا ہی کاغذ ولایتی بلا جلد ... ٧/

ایضا - کاغذ سفید دیسی - خوشخط ... ٥/

قیمت

بنات النعش - اس ناول میں بھي خانہ داري کا سلیقہ سکھایا ھی ' عورتوں کي تعلیم کے لیئے مفید ھی - کاغذ ولایتي بلا جلد ... ۷/

ایضا - کاغذ سفید دیسي - خوشخط ... ۵/

ایامی - جس میں بیوہ عورتوں کے نکاح ثاني کي ضرورت ایک دلچسپ قصے کے پیرایہ میں بیان کي گئي ھی بلاجلد ... ۱۰/

(ب) (مولوي عبدالحلیم شرر کے ناول)

یوسف اور نجمہ - نہایت عجیب ناول ھی جس میں ناول کا ھیرو اپني زندگي کے حالات نہایت دردانگیز پیرایہ میں بیان کرتا ھی - حصہ اول بلا جلد ... ۵/

زیاداور حلاوہ - اس ناول کي زمین ملک اسپین (اندلس) ھی جہاں مسلمانوں نے سات سو برس تک جاہ و جلال کے ساتھہ سلطنت کي بلا جلد ... معمر

بدرالنساء - ایک نو تصنیف ناول ھی جو سراپا درد انگیز اور رقت آمیز ھی پردہ سستم پر ... ۳/

ملک العزیز اور ورجنا - مذھبي جوش کي تصویریں - صلیبي لڑائیوں کا نقشہ - جو دلگداز کے ساتھہ سنہ ۱۸۸۸ع میں شایع ھوا - بلا جلد ... معمر

منصور اور موھنا - سلطان محمود غزنوي اور راجہ اجمیر کي لڑائیاں - ملکي اور مذھبي جوش اور غیرت و بہادري کے سین ' جو دلگداز کے ساتھہ سنہ ۱۸۹۰ع میں شایع ھوا ... معمر

شہیدوفا - اُردو ڈراما - اھل عرب کے زوال کیوقت اندلس کے مسلمانوں کي دردناک حالت رقت آموز اور درد انگیز تاریخي واقعات بلا جلد ... معمر

(ج) (مختلف مصنفوں کے جدید ناول)

ھاجرہ - اپنے طرز کا پہلا اور دلفریب ناول - مصنفہ ایک ترکي خانم - اس میں ترکي لٹریچر ترکي عورتوں کي تعلیم و

قیمت

رسم و رواج پر بحث کي گئي هی ' مترجمه منشي محمد حسن خاں صاحب بلا جلد ... عمار

کنیز فاطمه - مصنفه قاضي عزیزالدین احمد صاحب ڈپٹي کلکٹر - اسکي نسبت صرف اسقدر کہنا کافي هی که بوجه اپني خوبي کے سول سروس کلاس کا اردو کورس مقرر هوا - مطبوعه مفید عام پریس آگره بلا جلد ... عمر

چاک گریبان - انگلستان کے مشهور ناول نگار مسٹر رینالڈ کے ایک دلچسپ ناول کا اُردو ترجمه جس میں ایک شریف لاوارث لڑکي کي مصیبت اور ایک نهایت معزز ڈیوک کے گهر تک اُسکي رسائي ' اور سلسله محبت ' پهر آخر میں ناکامیابي اور تباهي کے حالات نهایت درد انگیز قصے کے پیرایه میں لکهے هیں بلا جلد ... عمر۴ر

ابراهیم و سلیمه — مصنفه سید علي حسن بي - اے - سابق طالب علم مدرسةالعلوم علي گڑه - ایک عمده قصے کے پیرایه میں بغاوت آرمینیه کے دلچسپ حالات بلا جلد ... ۱۲ار

ثالث بالخیر - ایک ترکي ناول ' جس کو مدرسةالعلوم علیگڑه کے ایک لائق طالب علم مولوي سید سجاد حیدر صاحب بي - اے نے ترکي زبان سے اُردو میں ترجمه کیا هی اور ترکي طرز تحریر کا بهتر نمونه اور ترکي طرز معاشرت کا عمده فوٹو هی قیمت علاوه محصول بلا جلد ... ۵ر

زهرا - یهه دوسرا ترکي ناول هی ' جو همارے کالج کے سابق طالب علم سید سجاد حیدر بي - اے نے ترکي زبان سے اُردو میں ترجمه کرکے پبلک کے سامنے پیش کیا هی اور ترکي طرز تحریر و طرز معاشرت کا عمده نمونه دکهایا هی ' چونکه مسلمانوں کو ترکوں کے ساتهه خاص همدردي هی هم کو یقین هی که یهه ناول بهي مترجم کے پهلے ناول ثالث بالخیر کي طرح قبولیت عام حاصل کریگا - اس ناول کي تقطیع ۲۰ × ۲۶ کاغذ سفید ولایتي ضخامت ۹۹ صفحه هي بلا جلد ... ۱۰ر

قیمت

کشمکش - دل خوش کن سیریز کا پہلا ناول - مصنفہ ماسٹر
محمد جلال الدین صاحب مرادآبادی - صفحات ۲۴۲ بلا جلد ۱۲/

ترک تاتار حصہ اول اس پردرد ناول میں دو شاہزادوں
کی سچی محبت کی تصویر تاریخی واقعات کے پیرایہ میں
کھینچی گئی ہی - مصنفہ منشی محمد جان صاحب مریخ
دہلوی ... ۱۰/

ترک تاتار حصہ دوم - دو شاہزادوں کی سچی محبت
کو تاریخی واقعات کے پیرایہ میں مشاہدہ کرایا گیا ہی مصنفہ
منشی محمد جان صاحب ... مصہ

ہیری - یعنی جنرل حیدر پاشا کی محبت کی تصویر -
ترکوں کی بہادری کا خاکہ - معرکہ یونان کا فوٹو - مصنفہ
محمد سلطان حیدر صاحب دہلوی بلا جلد ... مصہ۲/

عذرا - اس میں شہر کور کے عجیب و غریب حالات بے نظیر
و دلچسپ قصے کے پیرایہ میں بیان کیئے گئے ہیں - قطع
نظر اس کے ایک عورت کا ذکر جو آگ کے شعلوں میں نہائی
تھی اور ہزار برس تک زندہ رہی تناسخ کا امکان ثابت کرتا ہی
مترجمہ منشی محمد خلیل الرحمان صاحب بلا جلد ... مصہ

صورت الحال - مصنفہ خان بہادر مولوی سید علی محمد
شاد - اس میں رسم و رواج کی صحیح تصویر کھینچی گئی
ہی قابل دید * ... مصہ

طالب صادق - مصنفہ حاجی محمد خاں صاحب رئیس
خورجہ قیمت * ... ۸/

دلفگار - مصنفہ منشی محمد سجاد مرزا خورسند
دہلوی - یہہ ایک مہذب اور متین ناول ہی طرز تحریر دہلی
کی زبان کا عمدہ نمونہ ہی بلا جلد * ... ۶/

دلفریب - ایک عبرت انگیز ناول جس میں غدر کے
حالات اور ایک شریف خاندان کی تباہی کے واقعات پڑھ کر
دل پر عجیب اثر پڑتا ہی اس ناول کے چار حصے ہیں -
مصنفہ منشی محمد کامل صاحب - قیمت ہر چہار حصے کامل مصہ ۱۲/

قیمت

افسوس — منشی سخاوت حسین صاحب بی اے نے انگریزی سے ترجمہ کیا ہی اس میں غدر کے مصائب کی ہو بہو تصویریں کھینچی ہیں اور اُن سے اعلی درجے کے اخلاقی نتیجے مرتب ہوتے ہیں - ... ۸/۰

(د) (بچوں اور عورتوں کے مذاق کی کتابیں)

بن باسی رستم — یعنی سانپ اور نیولے کی لڑائی — مصنفہ مولوی مرزا محمد اشرف گورگانی انسپکٹر مدارس بہاولپور - نہایت با مذاق اور دلچسپ قصہ ہی اور خصوصا بچوں کے واسطے نہایت خوش کن اور مفید ہی بلا جلد ... ۴/

جنگل کی پہلی کہانی — زلفی — آدمی کا بچہ ' جس نے بھیڑیوں میں پرورش پائی اور اپنی عمر کا زیادہ تر حصہ درندوں کے ساتھہ جنگل میں بسر کیا منشی عنایت اللہ صاحب بی - اے دہلوی نے اُس کی پوری سرگذشت لکھی ہی ' بچوں کے واسطے یہہ قصہ بھی ایک عمدہ مشغلہ ہی - بلا جلد ۳/

جنگل کی دوسری کہانی — زلفی — بندروں کی فوج ' اور اژدھا کا قصہ بلا جلد ... ۴/

امتیاز پچیسی — یعنی ننھے بچوں کے لیئے پچیس باتصویر کہانیاں ' مرتبہ محمدی بیگم صاحبہ اڈیٹر تہذیب نسواں لاہور — بلا جلد ... ۳/

جیسی کرنی ویسی بھرنی — یعنی ناز بیگم کی بدمزاجیوں کا عبرتناک قصہ جسے بیگم صاحبہ نانپارہ نے حسب فرمایش اڈیٹر صاحبہ اخبار تہذیب نسواں مستورات کے فائدے کے لیئے مرتب کیا ۱۰/

صفیہ کی کہانی — لڑکیوں کی دولت کے لالچ یا خاندانی مراسم کی وجہ سے جاہل یا ناقابل لڑکوں کے ساتھہ شادی کردینے کے برے نتایج کے واقعات نہایت افسوس ناک قصے کے پیرایہ میں بیان کیئے گئے ہیں ' مصنفہ محمدی بیگم صاحبہ اڈیٹر تہذیب نسواں بلا جلد ... ۸/

قیمت

اصلاح النساء — تاج النساء فخر نسوان همشیرہ صاحبہ شمس العلما مولوي سید امداد امام صاحب ، و آنریبل مولوي سید فضل امام خاں بہادر ، نے مسلمان مستورات کے فائدے اور واقفیت کے لیئے رسومات خانہ داري وغیرہ کو نہایت عمدہ قصے کے پیرایہ میں بیان فرمایا ھی بلا جلد ... عصہ

نساء المسلمین کامل — یہہ کتاب فاطمہ خانم ایک ترکي خاتون کي تصنیف ھی ، مترجمہ مولوي سعید احمد صاحب - بلا جلد ... ١٢/

(۴) (نظم)

دیوان حالي — مولانا خواجہ الطاف حسین صاحب حالي کا بے نظیر دیوان جس میں جدید طرز کي شاعري ھی اور جس کے ساتھہ ایک بسیط مقدمہ شامل ھی - اسمیں مولانا حالي نے شاعري کي حقیقت پر فلسفیانہ بحث کي ھی جو اُردو زبان میں سب سے پہلي اور سب سے اعلی تصنیف ھی - قیمت کي تفصیل یہہ ھی - کاغذ اعلی لوح مینا کار قسم اول بلا جلد ... عہ

کاغذ اوسط قسم دوم بلا جلد ... عصہ

کاغذ ادنی قسم سوم بلا جلد ... عصہ ٨

مجموعہ نظم حالي — اِس مجموعے میں مولانا خواجہ الطاف حسین صاحب حالي کي چودہ بے نظیر نظمیں شامل ھیں ، جو مختلف اوقات میں لکھي گئي ھیں ... ٨/

مسدس حالي مع ضمیمہ — مولانا خواجہ الطاف حسین صاحب حالي کي نہایت مشہور اور مقبول نظم ، جس میں اُنھوں نے مسلمانوں کي گذشتہ ترقیوں اور موجودہ تنزل کو نہایت فصاحت اور بلاغت سے بیان کیا ھی - طبع جدید مع فرہنگ بلا جلد ... ٨

قیمت

شکوۂ هند — شکوۂ هند مولانا خواجہ الطاف حسین صاحب حالي کا مشهور ترکیب بند هی ... ۲؍

ایک بیوہ کي مناجات — مولانا خواجہ الطاف حسین صاحب حالي کي مشهور مثنوي ، جس میں ایک بیوہ خدا کے سامنے اپني دردناک حالت دردناک الفاظ میں بیان کرتي هی ... ۲؍

نظم حالي و نظم نذیر — دو نظمیں مولانا خواجہ الطاف حسین صاحب حالي اور شمس العلما مولانا حافظ نذیر احمد صاحب کي جو ایم اے - او ایجوکیشنل کانفرنس کے اجلاس هفتم میں پڑهي گئیں ... ۱؍

نظم بینظیر نذیر — شمس العلماء مولانا حافظ نذیر احمد صاحب کي نظم متعلق اجلاس یازدهم ایم - اے او ایجوکیشنل کانفرنس میرٹهہ ... ؍

نوید هند — خان بهادر مولوي سید علي محمد صاحب شاد کي مثنوي تهنیت جوبلي میں ... ۳؍

ثمرۂ زندگي . مثنوي بتقریب مکتب فرزند دلبند ... ۲؍

مسدس لیل و نهار — مصنفہ مولوي احمد علي صاحب شوق طبع جدید ... ۳؍

مثنوي صبح اُمید — شمس العلما مولوي محمد شبلي نعماني کي مشهور مثنوي ... ۳؍

مجموعہ نظم آزاد — شمس العلما مولوي محمد حسین آزاد کي کل نظمیں ... ۸؍

دربار قیصري — یعني ترکیب بند - مصنفہ چودهري خوشي محمد خاں صاحب بي - اے - جو کہ محمدن اینگلو اوریئینٹل ایجوکیشنل کانفرنس کے سولهویں اجلاس میں بمقام دهلي پڑها گیا ... ۲؍

مثنوي عقد گوهر - یا موتیوں کا هار — جسمیں مولانا روم کي، مثنوي شریف کي اخلاقي حکایتوں کے مضمونوں کو عوام الناس اور بچوں کے فائدے کے لیئے سلیس اُردو میں مولوي محمد حسین خاں صاحب عارف نے نظم کیا هی ... ۹؍

قیمت

انمول موتي — ایک نہایت دلچسپ نظم از اڈیٹر صاحبہ اخبار تہذیب نسوان لاہور — لڑکیوں کے لیئے نہایت مفید ہی ... ۱؍۱ر

خواب راحت — یعني دلچسپ لوریوں اور دل بہلانے کے فقروں کا مجموعہ جسے محمدي بیگم صاحبہ اڈیٹر تہذیب نسوان نے بچوں کے سلانے اور بہلانے کے لیئے نظم میں مرتب کیا ' کاغذ ولایتي نہایت خوشخط ... ۲؍

جام الفت - یہہ شکسپیر کے ایک مشہور و معروف ڈراما "مڈسمر نائیٹس ڈریم" کا سلیس اور فصیح اُردو نظم میں ترجمہ ہی مترجمہ محمد اظہر علي صاحب آزاد کاکوروي - کتاب کے اخیر میں مترجم نے اپني تصنیف کي ہوئي فارسي مثنوي "طلسم ہستي" بھي شامل کي ہی ' دونوں کا حجم (۱۲۸) صفحے ہی بلا جلد ... عصہ۴ر

جنگ روس و جاپان - یعني ایک تاریخي ڈراما مصنفہ مولوي ظفر علي خاں صاحب بي- اے- مترجم خیابان فارس سیر ظلمات وغیرہ - ... عصہ۸ر

(۵) تاریخ

دعوت اسلام — یعني ترجمہ "پریچنگ آف اسلام" مصنفہ ٹي ڈبلیو آرنلڈ بي - اے - تمام اُن کتابوں میں جو في زماننا تاریخ اسلام پر انگریزي زبان میں لکھي گئي ہیں یہہ کتاب سب سے زیادہ قابل قدر ہی زیر طبع ... ےء

ترجمہ تاریخ علامہ ابن خلدون مغربي مترجمہ مولوي حکیم احمد حسین صاحب الہ آبادي

جلد اول - اس جلد میں اولاً خود مورخ کتاب ابن خلدون کي سوانح عمري ہی - بعدازاں حضرت نوح ' ہود ' صالح ' شعیب ' ابراہیم ' لوط ' اسمعیل ' اسحاق ' یعقوب ' یوسف '

قیمت

موسی ، ہارون ، یوشع ، داؤد ، سلیمان ، یونس ، اور عیسی
ابن مریم علیہم السلام کے انساب اور ان کے بعد چوتھی صدی عیسوی
تک کے سلاطین کے حالات ، اور تعمیر کعبہ ، واقعہ اصحاب فیل
وغیرہ درج ہیں ... مصر ۸ر

جلد دوم - اس میں ملوک فارس - یونان - روم وغیرہ
اور سلاطین قسطنطنیہ کے حالات تا زمان فتح اسلامی - قبیلہ اوس
و خزرج کے حالات - حکومت قریش اور ان کے شجرۂ انساب
صحیح طور سے مندرج ہیں ... مصر ۸ر

جلد سوم - اس میں حضرت خاتم المرسلین محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ، تربیت ، نبوت ، معراج ، ہجرت ،
غزوات ، حضرت ابوبکر صدیق کی بیعت اور عہد خلافت و
فتوحات کے نہایت صحیح واقعات درج ہیں ... مصر ۸ه

جلد چہارم - اس میں عالمگیر فتوحات عہد خلافت حضرت
فاروق اعظم ، حضرت عثمان بن عفان ، حضرت علی ابن ابی طالب ،
اور امام ہمام حسن بن علی علیہم السلام کے زمانہ خلافت و تفویض
امارت تک کے مفصل حالات تحقیق کے ساتھہ لکھے گئے ہیں مصاه

جلد پنجم - اس میں خلفاء بنو امیہ کے نو تاجداروں ،
امیر معاویہ ، یزید ، معاویہ ، عبدالملک ، ولید ، سلیمان ، عمر و
بن عبدالعزیز ، یزید کے عہد حکومت کے حالات ، معرکہ کربلا ،
اور واقعہ حرہ کے واقعات درج ہیں ... مصاه

جلد ششم - اس جلد میں خلفاء بنو امیہ کے آخری
تاجداروں ولید ، یزید ، ابراہیم ، اور مروان کے حالات دولت
عباسیہ و شیعہ کے قایم ہونے اور اس کے چار حکمرانوں سفاح ،
منصور ، مہدی اور ہادی کے عہد حکومت کے صحیح واقعات لکھے
گئے ہیں ... مصر ۸ه

جلد ہفتم - جلد ہفتم میں نامور حکمرانان اسلام خلفاء بنی
عباسیہ ہارون ، امین ، مامون ، معتصم ، واثق وغیرہ کے زمانہ
حکمرانی کے واقعات تحریر ہیں ... مصاه

قیمت

تمدن عرب — جس کو ڈاکٹر گستاولی بان ایک فرانسیسی محقق کی اصل فرنچ تصنیف سے شمس العلما مولوی سید علی بلگرامی بی - اے - بی - ایل - ایف - جی - یس - نے مع توضیحات و حواشی مفیدہ اُردو میں ترجمہ کیا *
کتاب ہذا میں (۵) رنگین اور (۱۳۷) سادہ تصاویر اور (۳) نقشے اسلامی مکانات و عمارات کے شامل کیئے گئے ہیں — تعداد صفحات (۵۶۰) ہی کاغذ سفید ولایتی اور جلد مطلا قابل دید قیمت (بلا کمیشن) ... عـه

تمدن اسلام - حصہ اول - مصر کے نامور فاضل علامہ جرجی زیدان اڈیٹر رسالہ "الہلال" کی کتاب "تاریخ التمدن الاسلامی" کا اُردو ترجمہ مترجمہ مولوی محمد حلیم صاحب انصاری ردولوی، کاغذ ولایتی، نہایت خوشخط بلا جلد ... مصر۸

کتب خانۂ اسکندریہ اُردو — مصنفہ شمس العلما مولوی محمد شبلی نعمانی - اس کتاب میں یورپ والوں کے اعتراض کو مورخانہ طور سے بے بنیاد ثابت کیا ہی جو کتب خانۂ اسکندریہ کے جلانے کے متعلق حضرت عمر فاروق (رض) خلیفہ دوم پر کیاجاتاہی ۵ر

رسالۂ اسباب بغاوت ہند — جس کو ڈاکٹر سر سید احمد خاں بہادر کے - سی - ایس - آئی - ایل - ڈی - نے سنہ ۱۸۵۷ع کے اسباب بغاوت ہند کے متعلق لکھا تھا اب باردوم مفید عام پریس آگرہ میں ولایتی کاغذ پر نہایت خوشخط طبع ہوا ہی ۴ر

تاریخ اندلس اُردو - یعنی کارنامۂ مور، یا مسلمانوں کی ہزار سالہ حکومت یورپ میں - مترجمہ منشی حامد علی صاحب صدیقی - بلا جلد ... مصر۱

معین الآثار - المعروف بہ تاریخ آگرہ جس میں دنیا کی مشہور و معروف عمارت روضۂ تاج گنج کی مبسوط تاریخ اور ملکہ ممتاز محل ارجمند بانو بیگم کی سوانح عمری ہی مولفہ مولوی محمد معین الدین صاحب اکبرآبادی بلا جلد ... مصر

قیمت

نظم الممالک ترجمہ اقوام المسالک فی معرفت احوال الممالک

اصل کتاب اقوام المسالک فی معرفۃ احوال الممالک امیرالامرا سید خیرالدین و زیر سلطنت تیونس کی تصنیف عربی زبان میں تھی۔ جسمیں مصنف نے ترکی، فرانس، انگلستان آسٹریا، روس، پروشیا، جرمنی، اٹلی، اسپین، سویڈن، ناروے وغیرہ کی تاریخ، طرز حکومت، مالی اور فوجی قوت۔ مدارس اور علمی مجلسوں کی مفصل کیفیت بیان کی ہی، اس کے آخر میں سنین عیسوی و ہجری کی مطابقت کی جدول ہی؛ کل صفحات (۹۳۸) ... مع

تاریخ یونان قدیم - حصہ سوم، ترجمہ رولن صاحب کی قدیم تاریخ یونان کا - باضافہ چند مفید حاشیوں کے - مطبوعہ سینٹیفک سوسائٹی سنہ ۱۸۹۵ ع (آرٹا زرکسیز کی آغاز حکومت سے اُس کی موت تک) ... للعہ

تاریخ مصر قدیم - رولن صاحب کی قدیم تاریخ مصر کا ترجمہ باضافہ چند مفید تاریخی حاشیوں کے مطبوعہ سینٹیفک سوسائٹی سنہ ۱۸۷۰ ع ... مصر

تاریخ ایران - چار جلدوں میں - سر جان میلکم کی تاریخ ایران کا ترجمہ جس میں نہایت قدیم زمانے سے زمانہ حال تک ایران کے باشندوں کے مذہب، اخلاق و عادات رسم و رواج اور طرز حکومت کا مفصل بیان ہی؛ مطبوعہ سینٹیفک سوسائٹی سنہ ۱۸۷۲ ع تا سنہ ۱۸۷۵ ع قیمت چاروں جلدوں کی ... صہ

تاریخ ہندوستان - عہد حکومت اسلامیہ - الفنسٹن صاحب کی تاریخ ہندوستان سے ترجمہ کی گئی اور ہندوستان کا نقشہ اور بہت سے حاشیے اور نتیجے اس کے ساتھہ شامل کیے گئے ہیں - مطبوعہ سینٹیفک سوسائٹی سنہ ۱۸۶۷ ع قیمت تخفیف شدہ ... للعہ

قیمت

تاریخ عہد سلطنت ملکہ معظمہ قیصر ہند – یہہ تاریخ پانچ حصوں میں لکھی گئی ہی ' جس میں حضور علیا کے عہد ہمایوں کا حال اس طرح بیان کیا ہی کہ –

حصہ اول تو بطور تمہید سنہ ۱۸۷۳ ع تک لکھا ہی ' کہ انگلینڈ کو ہندوستان سے کسطرح تعلق پیدا ہوا ' اور انگریزوں نے فرانسیسیوں وغیرہ کو کیونکر نکالا ' اور اپنی فرمانروائی کا سلسلہ کسطرح سے جمایا –

دوسرے حصہ میں سنہ ۱۸۳۷ ع سے سنہ ۱۸۴۸ ع تک کے حالات لکھے ہیں ' جس میں والیان ہند سے جنگ و پیکار میں برٹش گورنمنٹ کے فتح پانے کے حالات ہیں –

تیسرے حصہ میں سنہ ۱۸۴۸ ع سے سنہ ۱۹۰۱ ع تک کے (جس میں حضرت علیا نے وفات پائی) حالات لکھے ہیں ' اور واقعات عظیمہ سنہ ۱۸۵۷ ع کے غدر و بغاوت کو بالتفصیل بیان کیا ہی ' دھلی کا بیان مولف نے اپنی چشم دید لکھا ہی —

حصہ چہارم میں اُن محاربات عظیمہ کا ذکر کیا گیا ہی جو انگلستان کے اور ملکوں سے یورپ ' ایشیا ' افریقہ میں سواے ہندوستان کے ہوئے ہیں – جیسے جنگ کریمیا جنگ ٹرنسوال جنگ سوڈان اور مصر ہیں –

پانچویں حصہ کا نام آئین قیصری ہی ' اس میں مفصلہ ذیل مضامین ہیں — ساری دنیا میں قیصر ہند کی سلطنت کہاں کہاں ہی ' ہند و انگلینڈ میں گورنمنٹ کیونکر منتظم ہوئی ' وقتاً فوقتاً کیا کیا تبدیلیاں ہوئیں ' ہندوستان کے لیئے قوانین کیونکر مدون ہوئے ' عدالتیں کیونکر مقرر ہوئیں ' بحری و بری حدود کس طرح مستحکم ہوئیں ' سپاہ کیونکر مرتب ہوئی ' وغیرہ وغیرہ ' تعداد صفحات (۲۱۳۰) قیمت ہر پانچ حصص بلا جلد

صہ ۴ ...

سیر ظلمات با تصویر — یعنی وسط افریقہ کے ہولناک اور ہوش ربا مناظر اور وہاں کے باشندوں کی اوہام پرستی اور رسومات

قیمت

وعادات کے حیرت انگریز حالات ۔ مترجمہ مولوی ظفر علیخانصاحب بی اے ، صدر مترجم محکمہ معتمدی عدالت و کوتوالی و امور عامہ سرکار نظام ... عصہ

تاریخ جنگ اجنادین و فتح دمشق — مولفہ ماسٹر جلال الدین صاحب - بلا جلد ... ۸ر

مکمل تاریخ جنگ روم و یونان - سنہ ۱۸۹۷ ع معہ نقشہ سلطنت عثمانیہ و ممالک اسلامیہ و حجاز ریلوے مع تصاویر سلطان و کمانڈران افواج وغیرہ طبع جدید بار سوم مجلد ... عصر ۸ر

اقصاے مغرب - یعنی تاریخ افریقہ ، جس میں الجزائر کے آخری تین سو برس کے واقعات اور ترکوں کا بحری اقتدار اور بحیرۂ روم کی سہ صد سالہ حکومت درج ھی ، مولفہ مولوی حامد علیصاحب صدیقی — ... عصر ۸ر

قسطنطنیہ - مولفہ نوازش علی خاں صاحب — اسمیں سلطنت عثمانیہ کے دلچسپ حالات ، دولت عثمانیہ کی مجمل کیفیت - سلطان عبدالحمید خاں کے عہد حکومت کی ترقیاں بیان کی گئی ھیں ... عصر ۸ر

تاریخ پٹیالہ — مصنفہ خلیفہ سید محمد حسن خاں مرحوم وزیر اعظم ریاست پٹیالہ مع ذکر دیگر ریاستہاے پنجاب و ھند - اصلی قیمت للعہ تخفیف شدہ ... عصہ

تاریخ صوبہ بہار — مصنفہ خان بہادر مولوی سید علی محمد شاد ... عصہ

محاربات مصر و سوڈان - جس میں ترکی اور مصر کے ابتدائی تعلقات مصر میں انگریزی مداخلت کے اسباب ، عربی پاشا کی بغاوت ، وغیرہ کے حالات درج ھیں ... عصہ ۴ر

آثارالصنادید - جواد الدولہ عارف جنگ ڈاکٹر سر سید احمد خاں بہادر کی ابتدائی تصنیف جس میں شہر دھلی کی عمارات کے نقشے اور اُن کے حالات درج ھیں - اور جس نے پہلے اور دوسرے اڈیشن کی جدا جدا خوبیوں کو ایک جا جمع

قیمت

گوکے مولوي محمد رحمت الله صاحب رعد نے اپنے نامي پریس کانپور میں نہایت عمدہ و خوش خط معہ ایک دیباچہ و فوٹو سر سید کے طبع کیا - مجلد ... عے ۸/

ترکوں کي معاشرت - ترجمہ " دي ڈائري آف اے ٹرک " مصنفہ خالد خلیل ایم - اے - آر - اے - ایس - مترجمہ منشي محمد حسن خاں صاحب اسسٹنٹ فنانشل ڈپارٹمنٹ گورنمنٹ آف انڈیا - و مترجم ترک عبدالرحماني وغیرہ - معہ متعدد حواشي و ایک دیباچہ کے جس میں تعلیم و آزادي نسواں و اثبات پردہ پر عقلي ونقلي دلائل سے نہایت شرح و بسط کے ساتھہ بحث کي گئي ھی * ... عطاء

تاریخ طرز معاشرت ھند و انگلینڈ — مصنفہ مولوي محمد احسان الله صاحب بلا جلد ... عطاء

(۶) سوانح عمریاں

اورنگ زیب — جس کو مسٹر اسٹینلي لین پول کي انگریزي کتاب " اورنگ زیب " سے مولوي معین الدین صاحب شاھجھانپوري نے سلیس اُردو میں ترجمہ کیا ھی ... عہ ۸/

خیابان عجم — اس میں تمام اُن شعراے عجم کي سوانح عمریاں مفصل طور پر فراھم کي گئي ھیں ' جن کے کلام کا یورپین زبانوں میں ترجمہ کیا گیا ھی - اور ھر شاعر کي سوانح عمري کے آخر میں اُسکا چیدہ کلام اور انگریزي ترجمہ لکھدیا گیا ھی بلا جلد ... ۸

حیات سعدي — مولانا خواجہ الطاف حسین حالي کي بے نظیر کتاب جس میں اُنھوں نے شیخ سعدي شیرازي (رح) کي زندگي کے حالات قلم بند کیئے ھیں ؛ اور شیخ کي تصنیفات نظم و نثر پر نہایت محققانہ ریویو کیا ھی ' یہہ اپني طرز کي سب سے پہلي اور سب سے عمدہ کتاب ھي * ... عہ ۱

قیمت

یادگار غالب — مولانا خواجہ الطاف حسین حالی کی نئی تصنیف جس میں اُنہوں نے حیات سعدی کی طرح اول مرزا غالب مرحوم کے واقعات زندگی تحریر کیئے ہیں پھر مرزا کی اُردو اور فارسی نظم و نثر کا انتخاب شامل کیا ہی ... عصہ

المامون معہ الجزیہ شمس العلماء مولانا شبلی نعمانی کی مشہور تصنیف جس میں اُنہوں نے مامون رشید کی زندگی کے واقعات اور اُس کے زمانے کے طرز سلطنت و معاشرت کے مفصل حالات نہایت دلچسپ پیرایہ میں بیان کیئے ہیں بلا جلد ... عصہ

سیرۃ النعمان — شمس العلماء مولانا شبلی نعمانی کی مشہور تصنیف ہی جس میں اُنہوں نے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حالات اور اخلاق و عادات و مناظرات تحریر کیئے ہیں بلا جلد ... عصہ/۵

آب حیات — شمس العلماء پروفیسر محمد حسین آزاد کی مشہور تصنیف جس میں اُنہوں نے اُردو زبان کے شاعروں کے نہایت مفصل اور دلچسپ حالات بیان کیئے ہیں اور اُن کے کلام کا نمونہ دیا ہی، اور اُردو زبان کی عہد بہ عہد کی تبدیلیوں کی تاریخ لکھی ہی بلا جلد ... عصہ/۴

نیرنگ خیال حصہ اول — نو ترمیم — مولوی محمد حسین آزاد کے بے نظیر مضامین معہ ازدیاد ۔ ضمون نظم اُردو تعداد صفحات ۱۲۴ — بلا جلد ... /۵

دربار اکبری — مصنفہ شمس العلما پروفیسر محمد حسین آزاد، اکبر کے عہد حکومت کے دلچسپ واقعات اور اُس کے ارکان سلطنت کے عجیب حالات بلا جلد ... عے

سیرۃ فریدیہ — حالات زندگی نواب دبیر الدولہ امین الملک خواجہ فریدالدین احمد خاں بہادر مصلح جنگ وزیر اکبر شاہ ثانی مصنفہ سر سید احمد خاں مرحوم — قیمت اصلی عصہ تخفیف شدہ ۹۹۹ /۸

قیمت

تذکرہ ابوریحان بیرونی — محمد عنایت اللہ صاحب بی-اے کی تصنیف جس کو مصنف نے دھلی کے اجلاس ایم - اے او ایجوکیشنل کانفرنس میں پڑھا تھا بلا جلد ... ۲/ ۰

المشاہیر — جس میں مشہور و معروف مشائخ طریقت علماء شریعت، اُمرا، شعرا، حکماء کے حالات زندگی نہایت دلچسپ طریقے سے لکھے گئے ھیں - مولفہ مولوی فیض احمد صاحب مرحوم ساکن مارھرہ ضلع ایٹہ — قیمت علاوہ محصول بلا جلد ۱۲/ ۰

سیرۃ المحمود - مصنفہ نظام الدین حسین صاحب نظامی جس میں ایک مشہور اور تجربہ کار اور لائق ڈپٹی کلکٹر کی زندگی اور سرکاری خدمات کا بیان ھی بلا جلد ... ۵/ ۰

سوانح عمری نور جہاں بیگم — مصنفہ مرزا حیرت دھلوی ۴/ ۰

سوانح عمری سر ھنری لارنس جلد دوم — جسے مولوی محمد حنیف صاحب دھلوی نے انگریزی کتاب (لائف آف سر ھنری لارنس مولفہ میجر جنرل سر ھربرٹ ایڈورڈیس کے - سی - بی - کے - سی - ایس - آئی) سے بامحاورہ سلیس اور فصیح زبان اُردو میں ترجمہ کیا بلا جلد ... ۱۰/ ۰

سوانح عمری حضرت علیا ملکہ معظمہ قیصر ھند وکٹوریا، و عالی جناب پرنس کون سورٹ ایلبرٹ نیک نہاد، مولفہ خان بہادر شمس العلماء مولوی محمد ذکاء اللہ صاحب دھلوی ... ۱۸/ ۰

ذکر ولیعہد - یعنی حضور پرنور شاھزادہ ویلز اور شاھزادی کے حالات از قاضی عزیزالدین احمد صاحب ڈپٹی کلکٹر... ۱۲/ ۰

زرتشت نامہ - شت و خشور زرتشت کے حالات زندگی اور اُن کا مذھب جسے منشی محمد خلیل الرحمان صاحب نے معتبر و مستند کتابوں سے جمع کرکے مرتب کیا ... ۱۰/ ۰

حیات جاوید - یعنی سوانح عمری سر سید مرحوم با تصویر مصنفہ مولانا خواجہ الطاف حسین حالی - یہہ کتاب دو جلدوں میں نو سو صفحات سے زیادہ پر ختم ہوئی ھی پہلی جلد

قیمت

تھوں ولادت سے وفات تک کے واقعات درج ہوئے ہیں اور دوسري جلد میں سر سید کي لائف، اُن کي تصنیفات اور اُن کے کاموں پر ریویو کیا گیا ہی آخر میں ایک ضمیمہ ہی جس میں سر سید کا نسب نامہ اور اُن کي تصنیفات کي فہرست اور اُن کي زندگي کے بعض عظیم الشان منصوبے ہیں، آخر میں رسالہ اسباب بغاوت ہند بھي شامل کردیا گیا ہی قیمت حسب ذیل ہی*

درجہ اول - نہایت اعلی اور نفیس اور چکنے کاغذ پر مع جلد ولایتي، جس کے پشتے پر سونے کے حروف سے کتاب اور مولف کا نام ہی علاوہ محصول ... عـــہ/۸

درجہ دوم - مع ضمیمہ جات و انڈکس کاغذ ولایتي بلا جلد صـــہ/

درجہ سوم — حیات جاوید طبع ثاني بلا ضمیمہ جات و انڈکس - مطبوعہ مفید عام آگرہ بلا جلد ... عـــہ/

بست سالہ عہد حکومت سلطان عبدالحمید خاں - مترجمہ مولوي محمد انشاءاللہ خاں - اعلی حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسلمین سلطان المعظم مولانا السلطان عبدالحمید خاں شہنشاہ ترکي کي بست سالہ عہد حکومت کے حالات - مصنفہ شاہزادي این ڈي لوسگنان کا اُردو ترجمہ ... مصہ/۸

تزک عبدالرحماني - یعني حضرت ضیاءالملۃ و الدین ہز ہائینس امیر عبدالرحمن خان مرحوم جي - سي - بي - جي - سي - ایس - آئي - سابق فرمانرواے دولت خداداد افغانستان کي اپني لکھي ہوئي مشرح سوانح عمري کا اُردو ترجمہ دو جلدوں میں - مرتبہ منشي محمد حسن خاں صاحب ہردو جلد قیمت ... عـــہ/

ارمغان اسرائیل — ابتداء زمانہ بني اسرائیل سے تا حضرت عبداللہ ابن سلام صحابۂ رسول خدا صلعم ہر ایک پیغمبر کا حال معہ وجہ تسمیہ اسرائیل اس طرح پر کہ ہر ایک ذکر کے شروع پر آیات قرآن مجید لکھدي ہیں تا ہر شخص کو معلوم ہوجاے کہ یہہ ذکر فلاں آیت و رکوع و سورہ میں ہی، اور کون

قیمت

پیغمبر کس سے پہلے تھا، اور اُن کے زمانہ میں کون کون نامور بادشاہ گذرے ھیں ... ۶ر

صلاح الدین - یعني ابو المظفر الملک الناصر سلطان صلاح الدین یوسف فاتح بیت المقدس کي سوانح عمري - جسمیں سلطان موصوف کي ولادت، تربیت، عادات، عیسائي دنیا کے مقابلہ میں اُس کے فتوحات، اور فتح بیت المقدس کے تفصیلي حالات مؤرخانہ حیثیت سے لکھے گئے ھیں - مولفہ حکیم احمد حسین صاحب الہ آبادي ... مصہ

حیات نور الدین محمود — یعني الملک العادل سلطان نور الدین محمود زنگي فاتح شام، جزیرہ، و مصر کي مفصل سوانح عمري - مولفہ حکیم مولوي احمد حسین صاحب الہ آبادي مصہ

حیات خسرو — جس میں کہ جامع علوم ظاھري و باطني - صاحب اختراع و ایجاد - افضل الشعرا جناب حضرت امیر خسرو دھلوي رحمۃ اللہ علیہ الملقب بہ "طوطي ھند" کي سوانح عمري — اُن کي تصنیف و تالیف کے علاوہ حضرت سلطان المشایخ نظام الدین بدایوني قدس سرہ کے مختصر حالات بطور ضمیمہ مندرج ھیں مولفہ محمد سعید احمد صاحب مارھروي مصہ

حیات صالح — یعني سوانح عمري صاحب السیف والقلم حضرت نواب سعد اللہ خاں صاحب وزیر اعظم شہنشاہ فلک بارگاہ شاھجہاں بادشاہ - نور اللہ مرقدہ ... ۶ر

کتاب بوذاسف و بلوھر - یعني ھندوستان کے روشن دماغ و پرھیزگار شخص گوتم بدھ کے حالات زندگي، دلکش قصص و حکایات کے پیرایہ میں مترجمہ مولوي سید عبد الغني صاحب معہ

(۷) سفر نامے

سفر نامہ شیخ ابن بطوطہ جلد اول - جس میں علاوہ اُن ھزارھا جزوي دلچسپ واقعات کے جو سلسلہ بیان میں آگئے ھیں - ممالک مراکو، شمالي افریقہ = طرابلس الغرب، مصر،

قیمت

فلسطین ، شام ، عرب ، عراق ، عجم - ایران - ایشیاے کوچک ، سواکن ، بولان ، غزني ، اور کابل کے شہروں کا نہایت مفصل بیان هی - مترجمہ مولوي سید محمد حیات الحسن صاحب عہ ۸/

عجائب الاسفار - شیخ ابن بطوطہ کا سفرنامہ جلد دوم ، جس میں هندوستان مالدیپ ، سیلان — سماترا — چین عرب — ایران شام مصر هسپانیہ مراکو و سوڈان کے سفروں کے دلچسپ حالات درج هیں زیر طبع ... عہ ۳/

سفر نامہ ابن بطوطہ - ابن بطوطہ جو ایک مشہور اسلامي سیاح آٹھویں صدي هجري میں تھا ، اور جس نے اپنا سفر نامہ عربي میں لکھا تھا اُس کا خلاصہ انگریزي میں ترجمہ هوا هی یہہ اُس انگریزي خلاصے سے ماخوذ هی ، جو نوازش علي خاں صاحب لاهوري نے اُردو میں ترجمہ کیا هی ۱ جلد ... عہ/

وقائع سیر و سیاحت ڈاکٹر برنیر

ایک فرانسیسي عالم ڈاکٹر برنیر نے شاهجہاں اور اورنگ زیب کے عہد حکومت میں هندوستان کا سفر کرکے اپنا سفر نامہ فرانسیسي زبان میں لکھا تھا ، اُس کا ترجمہ انگریزي میں هوا انگریزي سے اردو میں خلیفہ سید محمد حسین صاحب سي ، آئي ، اي فارن منسٹر ریاست پٹیالہ نے باضافہ بہت سے مفید حاشیوں کے ترجمہ کیا ، دو جلدوں میں هی ، طبع جدید ، مطبوعہ مفید عام آگرہ ، کاغذ سفید ولایتي — قیمت هر دو جلد ... سے/

مسیر حامدي — یعني روز نامہ سیاحت اعلی حضرت نواب محمد حامد علي خاں صاحب بہادر فرزند دلپذیر دولت انگلشیہ ، فرمانرواے ریاست مصطفی آباد عرف رامپور بابت سفر ممالک ، ایشیا ، امریکہ ، یورپ ، اور مصر وغیرہ ، جلد اول و دوم مجلد دریکجلد ... سعہ/

قیمت

سیاحت قسطنطنیہ — مولفہ مسز جیار جینا مکس ملر، جس میں مولفہ نے سولہ بابوں میں اپنے اور اپنے شوہر مسٹر مکس ملر مشہور فاضل یوروپ کے حالات سیاحت قسطنطنیہ و بروصہ نہایت تحقیق سے لکھے ہیں — مترجمہ خواجہ سید رشیدالدین صاحب مودودی بلا جلد ... ۸ مصر

مرات العرب — یعنی سفر نامہ نادر، جس میں واقعات سفر سنہ ۱۳۲۰ ہجری اور مناسک حج بیت اللہ و آداب زیارت مدینہ طیبہ کے ساتھہ عرب کے طرز تمدن، معاشرت تجارت اور صنعت و حرفت، اور سلطنت ترکی گورنمنٹ برٹش کے محافظانہ و شاہانہ مساعی، اور ڈاک و تار — اور شفا خانہ وغیرہ کے حالات درج ہیں ... ۱۲ مصر

سفر نامہ روم، مصر و شام — شمس العلما مولوی محمد شبلی نعمانی کا سفرنامہ بلا جلد مع نقشہ جات ... ۷ مصر
بلا جلد بلا نقشہ جات ... ۵ مصر

سفر نامہ بلاداسلامیہ — جس میں ملک مصر، روم اور شام کے باشندوں کے حالات، عادات، اطوار — طریق معاشرت طرز تعلیم، اور مقامات قابل سیر کا ذکر ہی مولفہ حافظ عبدالرحمن صاحب — امرتسری، کاغذ ولایتی بلا جلد ... ۹ مصر

سفر نامہ پنجاب سر سید احمد خاں مرحوم و مغفور — سر سید احمد خاں مرحوم نے سنہ ۱۸۸۴ ع کے آغاز میں مدرسۃ العلوم کی امداد کے لیئے پنجاب کا جو سفر کیا تھا اُس کے حالات مولوی سید اقبال علی صاحب نے جمع کیئے ہیں، اصلی قیمت ایکروپیہ ۸ آنہ تخفیف شدہ ... مصر

(۸) انجمن ترقی اُردو کی مجوزہ کتابیں

فلسفہ تعلیم — یعنی حکیم ہربرٹ اسپنسر کی مشہور کتاب "ایجوکیشن" کا اُردو ترجمہ جسکو مولوی خواجہ غلام الحسنین صاحب پانی پتی نے نہایت خوبی کے ساتھہ انگریزی سے ترجمہ

قیمت

کیا هی ' اور انجمن ترقي اُردو کي پسند و منظوري سے مترجم صاحب کو حق ترجمہ ادا کرکے اس بک ڈپونے طبع کرایاهی - کاغذ ولایتي تعداد صفحات (۳۷۲) ... عصه/۱۲

رهنمایان هند - یهہ کتاب ایک انگریزي رسالہ موسومہ پروفٹس آف انڈیا مولفہ بابو منمتھ دت ایم - اے - ایم - آر - اے - ایس - رکٹر کیشب اکیڈمي کلکتہ کا اُردو ترجمہ هی ' جس کو انجمن ترقي اُردو کي پسند اور خواهش کے موافق باخذ حق ترجمہ طبع کیا گیا هی ' ترجمے کي خوبي کي بابت صرف اس قدر کہنا کافي هی ' کہ کسي انگریزي کتاب کا اس سے بہتر اُردو ترجمہ هونا مشکل هی ... عصه/

مصباح القواعد - (اُردو گریمر) جس کو مولوي فتح محمد صاحب نے مرتب کیا - اور انجمن کي پسند اور سفارش پر کالج بک ڈپو نے اپنے صرف سے ولایتي کاغذ پر نہایت خوشخط طبع کرایا هی ... عصه/

(۹) طب اور حفظان صحت

ڈاکٹر سید غلام حسین کي مشہور طبي تصنیفات

رفیق بیماران - جہاں ڈاکٹر یا حکیم نہ ملے ' یا اُن کي فیس سے بچنا چاهیں یا بیماري کي ترقي کو روکنا چاهیں ' وهاں یهہ کتاب کام دے گي - اس میں عام بیماریوں کي پہچان ' دواؤں کے تیار کرنے کي تدبیر ' تیمار داري کے قاعدے درج هیں (۵۶) جزو ... للعه/

رسالہ چاء و کافي وغیرہ - جس میں اُن پودوں کي تاریخ ' اُن کا ایک ملک سے دوسرے ملک میں پہونچنا ' اُن کي زراعت کے طریقے ' اُن کي اچھي اور بري قسموں کي شناخت ' اور چاء کافي وکوکو بنانے کي مختلف ترکیبوں اور اُن کے فائدے و نقصانات کي اصلاحیں درج هیں - قیمت علاوہ محصولڈاک ... ۵/

قیمت

ہدایت الموسم (۱۰ جزو) ہر موسم میں کھانے پینے، پہننے، رہنے، سونے، نہانے، ورزش کرنے کی نسبت ہدایتیں، ہر موسم کی بیماریاں اور اُن کا علاج، ہر موسم کی ترکاریاں اور میوے، اور اُن کے خواص اور فائدے، مٹھائیاں، مربے، اچار، چٹنیاں، حلوے، شربت، اور عرق اور اُن کے تیار کرنے کی ترکیبیں بلا جلد ... ۹/

صحت النساء معہ صحت الاطفال - جس میں کہ عورتوں کا سفر کرنا، طرز معاشرت، کھانے کے قواعد، ماہواری ایام کی علامات، حمل کی علامات، تعداد ایام حمل، ایام حمل کی احتیاط، بچوں کو دودھ پلانا، بچوں کی غذا و پرورش کے حالات درج ہیں بلا جلد ... عصہ

طبیب الغربا (۲۴۴) صفحات - حفظان صحت کے قاعدے اعضا کی تشریح اور افعال، دواوں کی تاثیر اور اُن کا طریق استعمال صحت و مرض کی شناخت عام بیماریاں اور اُن کا آسان علاج، مرکب دواوں کے بنانے کا طریقہ مجلد عصہ/ و بلا جلد ... عصہ

رسالہ بدہضمی (۲۱۶) صفحات، آلات الہضم کی تشریح اور افعال، بدہضمی کی اصلی اقسام، اسباب، علامات، علاج موافق بیدک طب یونانی و ڈاکٹری کے - بلا جلد ... ۱۳/

رسالہ غذا - (۱۳۲) صفحات، غذا کی ضرورت، ہر روز کتنی غذا اور کس قسم کی کھانی ضرور ہے، خاص کھانوں کا حال مجلد عصہ اور بلا جلد ... ۱۲/

رسالہ علاج آواز - آواز کے آلوں کی تشریح، آواز کے پیدا ہونے اور گانے کی حقیقت — اس کتاب میں ۹ باب ہیں اور ہر ایک باب میں آواز کے متعلق بحث ہے، ... ۳/

مردوں کو ایک سے زیادہ شادی کرنا — اس مضمون پر مسلمان، ہندوؤں عیسائیوں کے مذہبی مسائل اور عقلی اور طبی دلائل کی رو سے بحث کی گئی ہے بلا جلد ... ۲/

قیمت

رسالہ انفلوانزا — مرض انفلوانزا کا تاریخی حال - اُس کے اسباب ، علامات ، علاج ، مجرب نسخے بلا جلد ... ۴ر

طبیب حافظہ - جس میں قوت حافظہ پر محققانہ بحث کے بعد کمزور اور سست حافظے کے قوي اور مضبوط بنانے کے عمدہ عمدہ اُصول اور قواعد بیان کیئے گئے ہیں خصوصا طلبا کو امتحان پاس کرنے کے لیئے ایک سہل تدبیر ہی ، مولفہ عبدالعلي صاحب بلا جلد ... ۱۲ر

البشر - کتاب ہذا میں اول خاص خصوصیات وافعال اعضائے انساني کو بیان کیا ہی - اس کے بعد تشریح اعضاء تناسل بقاء نسل حیوانات ، انتظام قیام صحت ، قوت جسماني کي حفاظت ، ورزش کے فوائد ، وغیرہ وغیرہ کا بیان ہی مولفہ سید اصغر علي صاحب مجلد ... عہ

اکسیر طاعون - مصنفہ ڈاکٹر ویسراج رنجیت سنگھہ - ایل ایم ایس - اس رسالہ میں مرض طاعون کے تاریخانہ حالات - اسباب اور علامات درج ہیں - اور اس سے محفوظ رہنے و حفظ ماتقدم کے لیئے مفید و مجرب ہدایات لکھي گئیں ہیں ... ۴ر

(۱۰) قانون

شرح قانون شہادت — مصنفہ سید محمود اسکوئر بیرسٹر ایٹ لا - اِس سے بہتر شرح قانون شہادت کي آج تک نہیں ہوئي طبع جدید دفعہ چہارم - مجلد ... ے ر

مفید الحکام — مرتبہ قاضي عزیزالدین احمد صاحب ڈپٹي کلکٹر - بلا جلد ... ۸ر

(۱۱) جغرافیہ

رسالہ علم جغرافیہ — چار حصوں میں - مولفہ ریورنڈ ولیم وِلکنس - مطبوعہ سینٹیفک سوسائٹي علیگڈہ - سنہ ۱۸۹۶ع اس سے زیادہ مفصل اور عمدہ جغرافیہ اُردو میں نہیں ہی - قیمت چار حصوں کي ... ۱۳عہ

قیمت

(۱۲) پرایتکل اکانومي (سیاست مدن)

أصول سیاست مدن - مقاله اول ' جس کو راے بهادر پنڈت دهرم نراین نے جان استوارت مل اور دیگر انگریز علماء سیاست مدن کي کتابوں سے اخذ کرکے تالیف کیا ... عصر ۲/

(۱۳) علم برق

رساله علم برقي — مولفه سر ولیم اسنوڈیرس — ایف آر - ایس - جس کو سین ٹیفک سوسائیٹي نے ترجمه کرکے باضافه مفید حاشیوں کے سنه ۱۸۶۹ ع میں چهاپا ... مصاہ

رساله ملمع برقي — جس کو مولوي سید محمد أحمد صاحب نے الکذنڈرروات کي انگریزي کتاب سے ترجمه کیا ... ۲/

(۱۴) کتب صنعت و فنون

عقل کل - یا أردو انسائیکلوپیڈیا- مصنفه ماسٹر جلال الدین صاحب مراد آبادي — جسمیں صنعت و حرفت وغیره کے مختلف مضامین علحده علحده جلدوں میں معه تصاویر و نقشه جات کے درج هیں - قیمت هر جلد حسب تفصیل ذیل هے

جلد ۱ شگوفه صنعت - ۴۵۶ صنعتیں متعلق معدنیات - ملمع کاري - رنگسازي - روشنائي - صابن — دیا سلائي - فن آتشبازي - خضاب و تماکو وغیره ... ۹/

جلد ۲ — غنچه حرفت ۱۶۲ صنعتیں - فن گهڑي - سازي - شیشه سازي - عینک سازي سنگ تراشي — فن نقاشي وغیره ... ۹/

جلد ۳ - گلدسته حرفت - ۱۷۲ صنعتیں متعلق سمور - أون ریشم - موم - تیل - هڈي - ربڑکي مهر وغیره ... ۹/

جلد ۴ - گلزار صنعت - ۲۰۰ صنعتیں - طریق کاشت اجناس - و مصالحه جات مع آلات وغیره ... ۹/

جلد ۵ - بستان حرفت - ۱۵۰ صنعتیں - کار خانه شکر سازي فوٹو گرافي - مینا کاري وغیره ... ۹/

قیمت

جلد ۶ گلستان صنعت — ۲۱۱ صنعتیں - چاء قہوہ - گوکو ہاتھي دانت کا کام ، اشیاء دافع عفونت وغیرہ تیار کرنے کي ترکیبیں- ... ۶ر

جلد ۷ - گلشن صنعت - ۲۰۰ صنعتیں - کاشت انگور و آبنہ الیومنیم جست کي قلعي - واٹر پمپ — واٹر پروف وغیرہ کي ترکیب - ... ۶ر

جلد ۸ - حدیقہ صنعت - ۲۰۰ صنعتیں - علم نباتات ... علم الاشیاء - ریشم کے کیڑے پالنا - فن دباغت - رنگھاے نقشہ نویسي وغیرہ کے بیان میں - ... ۶ر

جلد ۸ - سیر افلاک - عجائبات علم ہیئت - سیر سیارات دمدار ستاروں اور ثوابت کا نظارہ ... ۶

جلد ۱۰ زندہ جادو - شعبدوں اور طلسمات کا مجموعہ ۶ر

جلد ۱۱ — زندہ طلسمات - کھیل میں سائنس کي تعلیم - علم مسمریزم کا بیان - ... ۶ر

جلد ۱۲ - جامع المعلومات - آداب ملاقات ۔ انگریزي طرز معاشرت معاملات ملکي ، قومي ، اخلاقي و فلسفي وغیرہ ... ۶ر

جلد ۱۳ - ذخیرہ معلومات ۔ تاریخ قدیم - مقبوضات سرکار افواج بحر و بر شاہان یورپ - طاقت ایران ۔ سلطنت ترکي وغیرہ کے حالات - ... ۶ر

جلد ۱۴ - گنجینہ معلومات - مقبوضات سرکار کا جغرافیہ - عجائبات قطب شمالي — حکمرانان عالم بعہد ابن بطوطہ = سلطنت ہارون رشید - ممالک اسلامیہ مع ریاستہاے ہند ... ۶ر

استیم انجن - زمانہ موجودہ کي حیرت انگیز ایجادات میں سے سب سے زیادہ عجیب اور مفید ایجاد کا بیان ، یعني دخاني انجن اور ریل کے انجن اور ریل گاڑي اور دخاني جہاز راني کے حالات اور اُس کے موجدوں کي تاریخ - مولفہ

قیمت

محمد مصباح الدین احمد صاحب اڈیٹر اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ لودھیانہ - ... ۸/

(۱۵) نئی نئی کتابیں ' نئے نئے مضامین

(مصنفہ خان بہادر شمس العلماء مولوی محمد ذکاءاللہ صاحب)

اکسیر دولت - قوموں کی دولت کے گھٹنے بڑھنے کے اُصول - ۸/

کیمیائے دولت - قوموں کی دولت کے گھٹنے بڑھنے کے اُصول - ۸/

فلسفہ سیاسیہ و مالیہ - دولت و سلطنت کے متعلقات کا بیان - بلا جلد ... ۹/

شرقی طبعیات کی ابجد — فن جسمیات کا بیان علوم طبعیہ شرقیہ میں سے - بلا جلد ... ۴/

غربی طبعیات کی ابجد — علوم طبعیہ غربی کے مبادی کا بیان — بلا جلد ... ۴/

شرقی غربی طبعیات پر محاکمات - دونوں غربی و شرقی طبعیات پر محاکمات ... ۲/

اہل یونان کی طبعیات کی تاریخ - یعنی مفصل حال طبعیات یونانی بلا جلد ... ۴/

اہل اسلام نے علوم طبعیہ کی تاریخ - یعنی اہل اسلام کے علوم طبعیہ کا بیان بلا جلد ... ۴/

سائنس و مذہب کی رزم بزم - مذہب اور سائنس کی مخالفت و موافقت کا بیان- بلا جلد ... عصہ

فرہنگ فرنگ کی تاریخ — جس میں بیان کیا گیا ہے کہ یورپ نے کس طرح ترقی کی ہے - بلا جلد ... ۱۰/

فلسفہ امثال و منتخب الامثال - فلسفہ امثال میں اول دیباچے میں ضرب المثلوں کی فلسفیت کا بیان بہ تفصیل لکھا ہے ' پھر اُس میں ایک سو اکتیس مضامین بہ ترتیب حروف تہجی صرف ضرب المثلوں میں ' جن کی تعداد تین ہزار پانچسو ستر ہے تحریر ہیں - صفحات ۳۰۴ ... ۱/۸

قیمت

(۱۶) کتب برائے درس و تدریس مستورات

آداب ملاقات — یعنی زنانہ میل جول کے مہذب طریق ؛ جسمیں کہ مہمانداری ؛ ملاقات ؛ میزبان کے ہاں جانا ؛ طریق گفتگو ؛ جسمانی صفائی ؛ لباس و آرایش ؛ شادی و غمی کا لباس ؛ بچوں کا لباس ؛ ملازمہ کا لباس ؛ یوروپین بہنوں سے ملاقات کے طریقے بیان کئے گئے ہیں ؛ مرتبہ محمدی بیگم صاحبہ اڈیٹر تہذیب نسوان لاہور — ... ۶؍

رفیق عروس — نئی دلہن کے لیئے خانہ داری کی ہدایتیں جسمیں کہ خاوند کی مزاج شناسی ؛ اطاعت ؛ اور اُس کی خوشنودی ؛ سسرال والوں سے برتاؤ ؛ میاں بیوی کی شکر رنجی میاں بیوی کی یکدلی ؛ تیمار داری ؛ وغیرہ وغیرہ کے متعلق مفید ہدایتیں اور نصیحتیں درج ہیں - مرتبہ محمدی بیگم صاحبہ اڈیٹر تہذیب نسوان بلا جلد ... ۸؍

تہذیب النسوان و تربیت الانسان - اس کتاب میں ایک دیباچہ اور بیس باب ہیں ؛ دیباچے میں اس بات کو ثابت کیا ہے کہ مستورات کے واسطے تعلیم نہایت ضروری ہے ؛ اور بغیر تعلیم کے اکثر عورات بڑے بڑے امراض و مصائب میں مبتلا ہوجاتی ہیں ؛ جو آخر میں سبب ہلاکت ہوجاتے ہیں -
بیس ابواب میں عورتوں کے امراض اور معالجات - زچا کی احتیاط - بچوں کی غذا - گھر کی آرایش - بدن کی صفائی - لباس کی پاکیزگی - بچوں کی تعلیم - اور ورزش وغیرہ کے متعلق ہدایات اور طریقے درج ہیں - قیمت کاغذ ولایتی ... عہ ۸؍
کاغذ دیسی " ... عہ ۶؍

سگھڑ بیٹی — یعنی کنواری بچیوں کی سہیلی - محمدی بیگم صاحبہ اڈیٹر اخبار تہذیب نسوان لاہور ؛ و مصنفہ رفیق عروس آداب ملاقات وغیرہ کی جدید تصنیف — لڑکیوں کے واسطے نہایت مفید ہے - ... عہ

قیمت

حقوق نسوان - اس مضمون پر یہہ پہلي اور نہایت جامع کتاب هی ' عورتوں کے حقوق کي حمایت نہایت محققانہ انداز سے کي گئي هی ' مصنفہ مولوي سید ممتاز علي صاحب مالک رفاہ عام پریس لاہور کاغذ عمدہ صفحات ۱۹۲ مجلد عصہ اور بلا جلد ... ۱۲ ؍

لاثاني أستاني - مسلمان مستورات اور لڑکیوں کے واسطے تاریخ ' جغرافیہ طبعي ' هیئت ' اخلاق و حفظان صحت وغیرہ کا نصاب تعلیم — مولفہ چودھري خوشي محمد خاں بي - اے - سابق طالب علم مدرسة العلوم علیگڈہ ... عصہ

هادي النساء یعني خط و کتابت مستورات از منشي سید احمد صاحب دهلوي (۱۵۳) خطوط کا مجموعہ - یہہ کتاب بهي مستورات کے لیئے نہایت مفید هی بلا جلد ... ۸ ؍

حیات اشرف - یعني بي بي اشرف النساء بیگم صاحبہ معلمہ اول وکٹوریہ گرل اسکول لاہور کي زندگي کے حالات جسے اڈیٹر صاحبہ تہذیب نسواں نے لڑکیوں کے فائدہ کے لیئے مرتب کیا بلا جلد ... ۶ ؍

(۱۷) متفرق کتابیں

سجل جمعیة أم القری - یعني روداد انجمن مکہ معظمہ حصہ اول ' جس میں سید عبدالرحمن کواکبي حلبي نزیل مصر نے مسلمانوں کے موجودہ تنزل و انحطاط کے اسباب کي نسبت مختلف اسلامي ممالک کے علما و فضلا کي رائیں فرضي مباحثات کي صورت میں ظاهر کي هیں ' جسکو مولوي رشید احمد صاحب انصاري نے اُردو میں ترجمہ کیا ... ۸ ؍

حدیقہ معاشرت - مرتبہ ابو محمد سید ضیاء الحسن صاحب بي - اے - رئیس مرادآباد - اس کتاب میں چهہ باب اور ایک ضمیمہ هی — جن میں حسب تفصیل ذیل مضامین هیں -

قیمت

باب اول - مختلف امراض کے مجرب نسخے اور صحت کے متعلق کار آمد باتیں -

باب دوم — انگریزی اور هندوستانی الهیز کهانوں کے نام -

باب سوم — اسباب خانه داری وغیره کی صفائی کے متعلق عمده عمده ترکیبیں -

باب چهارم — مختلف اشیاء کی حفاظت درستی اور آراستگی وغیره —

باب پنجم — متفرق کار آمد معلومات —

باب ششم - بائیسکل - اُسکی سواری اور نگهداشت —

ضمیمه — انگریزی اوزان کا هندوستانی اوزان سے مقابله — ۱۰ر

انسانی اوهام - جس میں نجوم ' جفر ' رمل ' کیمیا ' اکسیر ' دست غیب — ٹوٹکے تعویذ گنڈوں ' جهاڑ پهونک ' علاج آسیب ' اعمال علوی و سفلی کی حقیقت بیان کی گئی هی ' مرتبه مولوی نظام الدین حسین صاحب نظامی بدایونی بلا جلد ۸ر

آئینه فراست — مصنفه میر محمد حسین مرحوم - ایم آر - اے - سی - فیلو آف - دی — الهآباد یونیورسٹی . بلا جلد ۲ر

تحصیل علم و تکمیل اخلاق - یعنی مکتوبات نصیحت آیات جناب مولوی محمد کریم بخش صاحب مرحوم - یهه وه نصیحت آموز اور مفید خطوط هیں جو که مولوی صاحب مرحوم نے اپنے بیٹے مولوی محمد احمد صاحب ایم - اے . ایل - ایل - ایم بیرسٹر ایٹ لا سابق اسسٹنٹ مهتمم بندوبست علیگڈه کو اُن کی طالب علمی کے زمانے میں لکهے تهے ' ... ۵ر

موعظه حسنه - مولوی حافظ نذیر احمد صاحب دهلوی کے نصیحت آموز خطوط کا مجموعه بلا جلد ... ۱۰ر

اُردوی معلی - یعنی کارنامه فصاحت و سرمایه بلاغت رقعات اُردو - نجم الدوله دبیرالملک مرزا نوشه اسدالله خاں بهادر نظام جنگ المتخلص به غالب حصه اول ... ۲؍

قیمت

اُردو اور اُس کا آخری اپیل وطن و اہل وطن سے — از منشی رضا حسین صاحب - اس کتاب میں اول لفظ اُردو کی ماہیت اور وجہ تسمیہ بیان کی گئی ہی ، اُس کے بعد اُردو زبان کی ابتدا ، ترقی اور عروج ، اور زمانہ حال میں اُس کا تنزل اور کمزوری وغیرہ وغیرہ کے حالات لکھے گئے ہیں - بلا جلد ... ۴ر

عدد التاریخ — معروف بہ زنبیل تاریخی ، جس میں ۳ عدد سے لیکر ۲۰۲۰ عدد تک کے تاریخی الفاظ ، فقرات ، محاورات ، ضرب الامثال ، آیات ، احادیث ، اور ناموں کے کئی لاکھ موزوں اور موضوع ہر قسم کے تاریخی مادے درج ہیں ، مصنفہ منشی انوار حسین صاحب تسلیم سہسوانی ... عہ۸

گنج شائیگاں - معروف بہ ٹکسال — جس میں کہ قدیم شاہان ایران سے لیکر آج تک کے دنیا بھر کے بادشاہوں ، ریاستوں وغیرہ کے سونے ، چاندی اور تانبے کے سکوں کی دو رخی اصلی تصاویر ، وزن ، اور مالیت وغیرہ درج ہیں — مولفہ سید محمد رفیع صاحب رضوی عالی ... عہ

تاج و نشان - اس کتاب میں قدیم شاہان ایران سے لیکر آج تک کے تمام بادشاہوں اور ریاستوں کے تاج و نشان وغیرہ کی تصویریں درج کی گئی ہیں - مرتبہ سید محمد رفیع صاحب رضوی - بلا جلد ... ۸ر

الکہل — مولفہ حکیم فضل حسین صاحب - اس کتاب میں اول تمام اقسام کی شرابوں و مسکر عرقیات و اشربہ کی قسموں اور نام بیان کیئے گئے ہیں پھر اُن کی اصلیت پیداوار ، اور طریق استعمال پر نہایت طول و طویل بحث ہی ، اور آخر میں ڈاکٹری ، و یونانی کتابوں اور بڑے بڑے حکما و ڈاکٹروں کے اقوال و آراے سے اُن کی مضرتیں و نقصانات ثابت کیئے ہیں - مع دیباچہ کپتان جے ، سی ، وون صاحب سول سرجن مظفر پور ... ۱۲ر

روح ترقی - جس میں اس سوال کا جواب دیا گیا ہی کہ حیدرآباد دکن کیوں ترقی نہیں کرتا - اسباب مانع ترقی -

قیمت

نقص تعلیم ، بے ترتیبی نصاب تعلیم - و کمی تعلیم صنعتی بیان کیئے گئے - ہیں مولفہ محمد مرتضی صاحب مولوی فاضل بلا جلد ۴/

المسلمین حصہ اول — اس کتاب میں تعلیم یورپ و تعلیم نسوان کے متعلق مفید مضامین لکھے گئے ہیں ، اور مدرستہ العلوم علیگڈہ کے حالات اور آخر میں مرثیہ سرسید مرحوم درج ہی بلا جلد ... ۶/

تاریخ مدرستہ العلوم علیگڈہ — مرتبہ سید افتخار عالم سابق طالب علم - اس میں ابتداے ۲۴ مئی سنہ ۱۸۷۵ع سے دسمبر سنہ ۱۹۰۰ع تک کے مفصل اور مشرح حالات قلمبند کئے گئے ہیں ، اور تقریبا کالج کی ہر ایک عمارات کے نقشوں کے علاوہ ایک بہت بڑا کالج کی اراضی کا نقشہ بھی دیا ہی ... عہ۱۲/

محمڈن کالج ڈائرکٹری - اس ڈائرکٹری میں مدرستہ العلوم علیگڈہ کے تاریخی حالات ، تعلیم و تربیت ، اور اخراجات کی مفصل کیفیت اور پرانے طلباء کی فہرست مع شغل و قیام بہ ترتیب حروف تہجی دی گئی ہی ... ۸/

چٹھی سر اکلنڈ کالون — لفٹننٹ گورنر اضلاع شمال ومغرب و اودہ بنام مسٹر ہوم نسبت نیشنل کانگریس ... ۳/

(۱۸) تعلیمی اور درسی کتابیں

چند پند - مصنفہ مولانا حافظ نذیر احمد صاحب دہلوی مسلمان بچوں کے لیئے چند مفید اخلاقی و مذہبی مضامین ... ۴/

منتخب الحکایات - مصنفہ مولانا ممدوح (۷۷) حکایتیں با محاورہ اُردو زبان میں مع اخلاقی نتیجوں کے بچوں کی تعلیم کے لیئے مفید ہی — بلا جلد ... ۴/

مبادی الحکمت - مصنفہ مولوی حافظ نذیر احمد صاحب دہلوی - اس کتاب میں انگریزی و عربی منطق کے ضروری

قیمت

مسائل جمع کیئے گئے ھیں — طالب علموں کے لیئے نہایت مفید اور مسائل منطقیہ میں مدد دینے والي ھی - بلا جلد ۶؍

عربي بول چال حصہ اول - جو عربي زبان کا روز مرہ سیکھنے اور عربي میں خط و کتابت کرنے کے واسطے فائدہ مند ھی، مع ایک مفصل فرھنگ کے، جس میں بارہ سو الفاظ کا ترجمہ اُردو، انگریزي درج ھی - مولفہ حافظ عبدالرحمن صاحب امرتسري بلا جلد ... ۸؍

عربي بول چال حصہ دوم — جو عربي زبان کے سیکھنے اور عربي اخبارات کے پڑھنے میں فائدہ مند ھی، مع مفصل فرھنگ ایک ھزار الفاظ جدیدہ کے جو آج کل ملک مصر اور شام میں مستعمل ھیں، مولفہ حافظ عبدالرحمن صاحب امرتسري — بلا جلد ... ۸؍

کتاب الصرف — یعني عربي زبان کے علم صرف پر ایک نئي طرز کا رسالہ مع کثیرالتعداد امثلہ مشقي اور سوالات امتحاني کے - مولفہ حافظ عبدالرحمن صاحب امرتسري بلا جلد ۷؍

کتاب النحو — یعني عربي زبان کے علم نحو پر ایک نئي طرز کا رسالہ مع کثیرالتعداد امثلہ مشقي و سوالات امتحاني و ترکیب جملات مولفہ حافظ عبدالرحمن صاحب امرتسري بلا جلد ۵؍

صرف میر مع تبصرہ و تکملہ - علم صرف کي مشہور و معروف کتاب بلا جلد ... ۲؍۰

نحو میر — علم نحو کي مشہور و جامع کتاب بلا جلد ... ۲؍

انتخاب حبیب معروف بہ معلم التہذیب - تین حصوں میں - ادب اُردو کے قدیم و حال نامي شاعروں و نثاروں کے اخلاق آموز اور پر مذاق کلام کا مجموعہ ھندوستان کے اسکولوں اور مکتبوں کے اُردو خواں طالب علموں کے لیئے سچي تہذیب اور اعلی درجے کي زبان سکھانے والي کتابیں، از مولوي محمد حبیب اللہ صاحب ایم - اے - حصہ اول بلا جلد ... ۴؍

قیمت

حصہ دوم — بلا جلد ... ۱؍۶؍

حصہ سوم — بلا جلد ... ؍۷

علم الحساب بابو چکرورتي - پروفیسر ریاضي مدرسۃالعلوم علیگڈہ کي مشہور انگریزي کتاب ارتھمیٹک کا اُردو ترجمہ ' جو ورنیکولر اسکولوں میں جاري ہی حصہ اول جوکہ بابو صاحب نے خود طبع کرایا قیمت ... ؍۰۲

حصہ دوم - مترجمہ میر ولایت حسین صاحب بي- اے- سیکنڈ ماسٹر مدرسۃالعلوم علیگڈہ ... ؍۱۴

حصہ سوم ترجمہ جناب میر ولایت حسین صاحب بي اے ... ۱؍۴؍

شرح علم الحساب کي تو چکرورتي ارتھمیٹک جو انگریزي اصل کتاب کي شرح مصنف نے تیار کي ہی ' اُس کا ترجمہ " شرح علم الحساب " کے نام سے میر ولایت حسین صاحب بي- اے - سیکنڈ ماسٹر مدرسۃالعلوم علیگڈہ نے کیا ہی ' جو علم الحساب کي تمام مشکلات کو حل کرتا ہی- قیمت بلا جلد ... ؍عصہ

رسالہ مثلث کروي - جس کو شمس العلما مولانا ذکاء اللہ صاحب نے ٹاڈ ہنٹر کي انگریزي کتاب سے ترجمہ کیا ... ؍۱۲

دستور المعلمین حصہ اول — اُصول تربیت - اس میں تربیت جسماني - تربیت عقلي ' تربیت اخلاقي کے اُصول درج ہیں- مولفہ مولوي خواجہ غلام الحسنین صاحب ایم - ایف - ایچ - پي - یو ... ؍۷

اُصول فلسفہ سیاست مدن- المعروف بہ " قوانین دولت " اُردو داں طالبہ کے لیئے مولوي خواجہ غلام الحسنین صاحب نے انگریزي سے اُردو میں ترجمہ کیا ... ؍۴

دستور المعلمین - حصہ سوم - فن تعلیم بنابر افادہ معلمان و اُمیدواران امتحان نارمل اسکول و ٹریننگ کالج و دیگر شایقین مولفہ مولوي خواجہ غلام الحسنین صاحب ایم - ایف- ایچ- پي - یو ... ؍۶

قیمت

عزیزالمبتدي — یعني أردو ترجمه میزان الصرف و منشعب مترجمه خواجه مولوي عزیزالله صاحب وکیل اورئي ... ۳/

عزیزالطالبین — أردو ترجمه پنج گنج مع زبده قواعد تعلیلات مترجمه خواجه صاحب ممدوح ... ۹/

عزیزالمتعلمین — أردو ترجمه نحومیر — هر سه کتب مذکوره بچوں کے لیئے نہایت مفید هیں " " ... ۲/

انگریزي خالق باري — مصنفه ماسٹر جلال الدین صاحب مرادآبادي — اس میں انگریزي روز مره کے الفاظ ۳۴٦ اشعار میں نظم کیئے هیں ... ۴/

خود معلم انگریزي پرائمر — انگریزي أردو میں حروف سے لیکر کار آمد فقروں تک ... ۵/

الف باے حبیب - معروف به " تعلیم عجیب " — حصه اول و دوم ، یعني أردو پرائمر نہایت خوش خط اور هر بیان کے ساتھه حسب موقعه نہایت خوبصورت تصاویر شامل هیں مبتدي کے لیئے نہایت مفید هي ... ۲/

(۱۹) فارسي کتابیں

کلیات صہبائی — حصه سوم - مجلد ... ۱۲/

دیوان حافظ (رح) — خواجه شمس الملت والدین الملقب به حافظ شیراز رحمة الله علیه کا مشہور دیوان - جسے دل میں مولوي رحمت الله صاحب رعد نے معه ایک أردو دیباچه کے اپنے مطبع نامي واقع کانپور میں طبع کرایا هی — اور حافظ شیرازي (رح) کي تصویر بهي شامل کي گئي هی — معه جلد ولایتي جس پر سونے کے حروف میں کتاب اور مطبع کا نام (انگریزي و أردو میں) لکھا هوا هی قیمت ... ٨/

بدرالشروح — شرح دیوان حافظ (رح) از زبدهٔ اهل کمال مولانا حافظ بدرالدین صاحب مخدوم زاده اکبرآباد نور الله مرقده —

قیمت

یہہ بینظیر و دلچسپ تصوف آمیز مضامین کی شرح ، شائع ہوگئی ہی ' اس میں تمام نکات و اصطلاحات صوفیہ کرام کو قرآن مجید و احادیث و اقوال مشائخ سے پورے طور پر حل کردیا ہی ؛ اور بتوسط جناب حاجی الحرمین مولوی محمد اشرف علی صاحب حامل متن اور نظر ثانی کراکر طبع کرائی گئی ہی ... عہ

جوہر فریدیہہ = فن اصطرلاب پر ؛ جو علم ہیئت کے لیئے ضروری ہی ' نواب دبیرالدولہ امین الملک خواجہ فریدالدین احمد خاں بہادر مصلح جنگ وزیر اکبر شاہ ثانی کی تصنیف ۲؍

مرثیہ سر سید بزبان فارسی مصنفہ خواجہ الطاف حسین صاحب حالی بلا جلد ... ۱؍

فضائل الامام من رسائل حجۃالاسلام - امام ابوحامد غزالی کے خطوط کا نایاب مجموعہ جنکو امام صاحب کے بھائی امام احمد غزالی نے جمع کیا تھا ؛ اور سر سید مرحوم نے اُن کو تصحیح کرکے چھپوایا ... ۸؍

قصیدہ آغا کمال الدین سنجر = دو قصیدے جو سید مسعود سلمہ ؛ فرزند دلبند سید محمود صاحب کی ولادت کی تہنیت میں لکھے گئے تھے ... ؍

تذکرۃ الاسلاف و تبصرۃ الاخلاف = مصنفہ مولوی سید علی محمد شاد = مصنف کے خاندان کا تذکرہ ... عہ

ترجمہ فارسی پارہ طبقات محمد بن سعد کاتب و اقدی = رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بادشاہوں اور عرب کے قبیلوں کو جو قاصد بھیجے اور عرب کے قبائل کی طرف سے جو قاصد آنحضرت صلعم کی خدمت میں آئے ؛ اُن کے حالات ... ۶؍

تاریخ چین — مصنفہ ریورنڈ ایکسومین ؛ جس کو محمود زبان خاں صاحب نے فارسی میں ترجمہ کیا ... ۱۲؍

ترجمہ فارسی تاریخ بدءالاسلام — یہہ رسالہ شمس العلما مولانا شبلی نعمانی نے عربی زبان میں رسول خدا صلی اللہ علیہ

قیمت

وآله و اصحابه وسلم کي زندگي کے حالات اور آپ کے اخلاقي نصائح میں لکھا تھا، مولوي حمیدالدین صاحب بي - اے- نے فارسي میں ترجمه کیا، مسلمان بچوں کي تعلیم کے لیئے بیحد مفید هی ... ۴ہ

ترجمه فارسي رساله العقیدةالحسنه شاه ولي الله صاحب محدث دهلوي کے رسالے کا ترجمه عقائد میں مسلمان بچوں کي تعلیم کے لیئے مفید هی ... ا/

ترجمه فارسي لمعات النجات من انوارالمشکوة - مشکوة کي متعدد اخلاقي احادیث کا ترجمه مسلمان بچوں کي تعلیم کے لیئے مفید هی ... ا۰ہ

ترجمه فارسي ابواب جامع صغیر - امام محمد بن حسن شیباني کي کتاب جامع صغیر کے چند ابواب کا ترجمه، جس میں طهارت، نماز، نکاح طلاق، اور وصیت کے مسائل هیں - مسلمان بچوں کي تعلیم کے لیئے مفید هی ... ۲ہ

ترجمه فارسي کتاب الحقوق - امام غزالي کي کتاب احیاء العلوم کے ایک باب کا ترجمه جسمیں باهم مسلمانوں، همسایوں، رشته داروں، باپ بیٹوں اور عام آدمیوں کے حقوق کا بیان هی مسلمان بچوں کي تعلیم کے لیئے مفید هی ... ا/

ترجمه فارسي کتاب الصدق- امام غزالي کي کتاب احیاءالعلوم کے ایک باب کا ترجمه جس میں زبان، دل، اراده، اعمال اور دین کي سچائي کي تعلیم دي گئي هی- مسلمان بچوں کي تعلیم کے لیئے مفید هی ... ۸ر

ترجمه فارسي ابواب قدوري - امام ابوالحسن بغدادي کي کتاب قدوري کے چند ابواب کا ترجمه - جس میں طهارت، تیمم، مسح، نجاست، نماز، اذان، جماعت، نماز قضا، سنت و نفل، سجدهٔ سهو، نماز مریض — سجدهٔ تلاوت، نماز سفر، نماز جمعه، نماز عیدین، تراویح رمضان، نماز جنازه،

قیمت

نماز کعبہ، زکوۃ، صدقۂ فطر، روزہ اور حج کے ضروري مسائل هیں، مسلمان بچوں کي تعلیم کے لیئے مفید هی ... ۳/

ترجمہ فارسي ابواب هدایہ — فقہ حنفي کي مشہور اور معتبر کتاب هدایہ کے چند ابواب کا ترجمہ، جس میں نکاح، اور هبہ کے مسائل هیں مسلمان بچوں کي تعلیم کے لیئے مفید هی ... ۴/

انتخابات فارسي - اخلاق محسني، رقعات عالمگیري اور انوار سہیلي کا انتخاب فارسي کي ابتدائي تعلیم کے لیئے مفید هی ... ۴/

سخندان پارس یعني فارسي زبان کي فیلالوجي من تصنیف شمس العلما مولوي محمد حسین صاحب آزاد سابق پروفیسر گورنمنٹ کالج لاهور - بلا جلد ... ۱۰/

کارستان اتفاق - مسلمانوں میں باهمي اتفاق پر ایک مفید و پر جوش مضمون مصنفہ آغا کمال الدین منجر ایراني بلا جلد ۱۰/

دروس الموازین- یہہ کتاب واسطے سہولت تعلیم علم عربي کے لکھي گئي هی جو تمام کتب صرف کا لب لباب هی - اگر اس کتاب کو مبتدي پڑھ لے تو بآساني عبارت پڑھ سکتا هی اور بخوبي لکھہ سکتا هی مصنفہ مولوي سید عباس حسین صاحب پروفیسر مدرسۃ العلوم مسلمانان علیگڈھ ... ۸/

الحرف مابین النحو والصرف - اس میں فقط حروف کا بیان هی، جو تمام کتب مطولہ نحو و صرف سے زیادہ طلباے عربي کو مفید هی، بالخصوص طلبۂ انگریزي کو جن کي دوسري زبان عربي هو، مصنفہ مولوي سید عباس حسین صاحب پروفیسر مدرسۃ العلوم علیگڈھ ... ۸/

قیمت

(۲۰) عربي کتابیں

قطعه من طبقات محمد بن سعد کاتب الواقدي = طبقات ابن سعد کا ایک باب جس میں بیان ہوا ہی که آنحضرت صلعم نے سلاطین اور قبائل عرب کو قاصد روانه کیئے اور قبایل عرب نے اپنے قاصد آنحضرت صلعم کي خدمت میں بھیجے ' مسلمان بچوں کي عربي تعلیم کے واسطے مفید ہی ... ۶/

تاریخ بدء الاسلام - مصنفهٔ شمس العلماء مولانا محمد شبلي نعماني - جس میں آنحضرت کے حالات زندگي اور آپ کے نصائح اخلاقي درج ہیں' مسلمان بچوں کي عربي تعلیم کے لیئے مفید ہی ... ۴/

لمعات النجات من انوار المشکواة - مشکواة کي اخلاقي حدیثوں کا انتخاب مسلمان بچوں کي عربي تعلیم کے واسطے مفید ہی ... ۱۰/

کتاب الحقوق - امام غزالي کي کتاب احیاء العلوم کا ایک باب مسلمان بچوں کي عربي اور اخلاقي تعلیم کے لیئے مفید ہی ... ۱/

کتاب الصدق — امام غزالي (رح) کي کتاب احیاء العلوم کا ایک باب مسلمان بچوں کي عربي زبان اور راستبازي کي تعلیم دینے کے لیئے مفید ہی ... ۲/

العقیدة الحسنه — شاہ ولي اللہ محدث دہلوي کا رسالہ عقائد میں — مسلمان بچوں کو عربي اور عقاید کي تعلیم دینے کے لیئے مفید ہی ... ۱/

ابواب قدوري — قدوري کے چند باب جس میں فقه کے ضروري مسائل ہیں' مسلمان بچوں کي عربي اور دیني تعلیم کے لیئے مفید ہی ... ۳/

ابواب جامع صغیر - جامع صغیر کے چند باب متعلق عبادات کے مسلمان بچوں کي عربي اور مذہبي تعلیم کے لیئے مفید ہی ۲/

قیمت

زاد قلیل - مصنفہ مولانا سید علی محمد صاحب جو شیعوں کے عقاید اور علم کلام کے مسائل پر لکھی گئی ہے ... ۲ر

الجواہرالصمدیہ فی الاحکام القرآنیہ -- مولفہ مولوی محمد عبدالصمد صاحب قرآن مجید کی آیتوں کو مختلف عنوان میں جمع کیا ہے ، آیتوں کے ساتھہ اُن کا ترجمہ بھی ہے ، ... عہ/

صراط التکمیل مصنفہ مولوی محمد کامل صاحب - تصوف میں ، مع ترجمہ اُردو ... ۸ر

عجب العجاب - عربی کی مشہور انشاء عربی کی ابتدائی تعلیم کے لیئے مفید ہے اصلی قیمت ۱۲ ار، تخفیف شدہ ... ۶ر

المقدمہ - مصنفہ مولوی سید کرامت حسین صاحب بیرسٹر ایٹ لا - اِس کتاب میں بیان کیا گیا ہے کہ عربی زبان کے مادے حکایت صوت سے پیدا ہوئے ہیں ، اس کے ضمن میں فلسفہ جدید کے بہت سے مسائل شرح و بسط کے ساتھہ مذکور ہوئے ہیں ، اِس مضمون کی کوئی کتاب عربی زبان میں ابتک نہیں لکھی گئی تھی مجلد ... عہر

مفیدالطالبین - چھوٹی چھوٹی حکایتیں بچوں کی تعلیم کے لیئے نہایت مفید ہے ، ... ۳ر

الجزیہ - مصنفہ مولانا محمد شبلی نعمانی - بزبان عربی ۴ر

باب ذکرالمعتزلہ - من کتاب المنیۃ والامل - فی شرح کتاب الملل والنحل ، از محمد بن یحیی ، بتصحیح مسٹر توما آرنلڈ اسکوئر ، سابق پروفیسر مدرسۃ العلوم علیگڈہ بلا جلد ... ۱۲ر

(۲۱) انگریزی کتابیں

امپیریل رول ان انڈیا - مسٹر تھیوڈور ماریسن سابق پرنسپل مدرسۃ العلوم علیگڈہ کی تصنیف ، مجلد جلد ولایتی عہ ۸ر

قیمت

ایسوزآن دي لائف آف محمد ـ (انگریزي ترجمه خطبات احمدیه) مطبوعه لندن سنه ۱۸۷۰ ع مجلد، جس کے ساتھه عرب عاربه عرب مستعربه، عرب مائده کے قبائل کے شجرے اور شجرهٔ نسب رسول خدا محمد مصطفی صلی الله علیه و آله وسلم مع شجرهٔ نسب مصنف اور خانه کعبه کا عکسي فوٹو شامل هی، مصنفه سر سید احمد خاں تخفیف شده قیمت ... صہ

کاز زآف دي انڈین ریولٹ (اسباب بغاوت هند مصنفه سر سید مرحوم کا انگریزي ترجمه) مجلد ... عصہ

ریویو آن ڈاکٹر هنٹرز انڈین مسلمانز (ڈاکٹر هنٹر کي کتاب انڈین مسلمانز کا ریویو مصنفه سر سید مرحوم مجلد ... مصہ

کازز آف دي ڈکلاین آف دي محمدن نیشن ـ نواب محسن الملک مولوي سید مهدي علي خاں کے لکچر کا انگریزي ترجمه جو اُنهوں نے مسلمانوں کے اسباب زوال پر تحریر کیا تھا ... ۷ہ

ترجمه انگریزي الجزیه ـ مصنفه مولانا شبلي نعماني المخاطب به شمس العلما ... ۴ہ

کي ٹو پروفیسر بو فلورز الیمنٹري اسٹیٹکس ـ مصنفه حکم علي صاحب ... مصہ۸

ترجمه انگریزي کتب خانه اسکندریه ـ مصنفه مولانا شبلي نعماني ـ المخاطب به شمس العلماء ... ۸ہ

اڈریس آف مسٹر ماریسن ـ مسٹر ماریسن کي اصلي اسپیچ جو صاحب موصوف نے محمدن ایجوکیشنل کانفرنس لکھنؤ کے سالانه اجلاس میں بحیثیت پریسیڈنٹ کے دي تھي اُس کا اُردو ترجمه علم ادب کي کتابوں میں (لکچروں کے سیکشن میں) درج هی ... * ۴ہ

دي پرو پوزڈ محمدن یونیورسٹي ـ تجاویز محمدن یونیورسٹي پر مسٹر محمد علي بي اے (محمدن کالج واکسفورڈ) کانهایت قابلانه اور عالمانه مضمون ... * ۸ہ

قیمت

ریویو آن دی لائف آف سر سید بائی گریہم — سر سید کی سوانح عمری کرنل گریہم نے لکھی ہی ' اُسپر مختلف اخباروں میں تقریظین لکھی گئی تھیں وہ سب تقریظین ایک کتاب کی شکل میں طبع ہوئی ہیں ... ۴ر

اڈریس و اسپیچیں - یہہ وہ اڈریس ہیں ' جو مدرسۃالعلوم علیگدھ کے ابتداء قیام سے اس وقت تک مختلف وائسراؤں اور لفٹنٹ گورنروں کو دیئے گئے اور ان اڈریسوں کے جواب میں جو اسپیچیں کہ اُن حکام جلیل القدر نے وقتاً فوقتاً کیں اور اپنے خیالات مدرسۃالعلوم کی نسبت ظاہر فرمائے مع ترجمہٴ اُردو ... عطام

ایسوز فن دی سائیکل — یہہ ملکی انتظام اور آیندہ کی توقعات کے متعلق ایک لیڈی کے خیالات کا مجموعہ ہی ... ۱۲ر

ایسیز ان انڈین ٹاپک - یعنی مضامین مسٹر بک سابق پرنسپل مدرسۃالعلوم علیگڈھ متعلقہ انڈین نیشنل کانگریس وغیرہ ... ۸ر

این اپالوجی فار دی نیولائٹ آف دی انڈین محمدن سوسائیٹی بائی مطصفے خاں صاحب ... ۶ر

فلاسفی آف اسلام — مصنفہ جناب خواجہ خانصاحب بی - اے - اس کتاب میں مذہب اسلام کو فلسفہ کے مطابق دکھایا ہی اور بڑی بڑی مدلل اور مستند کتابوں کے حوالے دیئے گئے ہیں ... عصہ

گاسپل آف محمد — مصنفہ حامد اسنو — یہہ کتاب ایک نو مسلم انگریز حامد اسنو کی تصنیف ہی ' اسلام کے اُصول اور عمدہ تلقین کو بیان کیا ہی ... عصہ

دی مسلم گائیڈ - بائی حاجی ریاض الدین احمد صاحب - اس کتاب میں کلمہ طیبہ ' درود شریف ' التحیات ' دعاء قنوت ' ارکان نماز ' رکوع سجود وغیرہ انگریزی زبان میں نہایت وضاحت کے ساتھہ لکھے ہیں — اور ہر ایک موقع پر اصل عربی زبان میں بھی تمام دعائیں لکھی گئی ہیں ... ۴ر

قیمت

اسلام بائی قاری — مصنفہ قاری محمد سرفراز حسین صاحب عزمی دہلوی مجلد ... ۲ر

لکچر مسٹر ماریسن — یہہ لکچر مسٹر ماریسن پرنسپل مدرسۃ العلوم نے طلباے مدرسۃ العلوم کو اخلاقی ہدایات و نصائح کے متعلق دیا تھا ... ۳ر
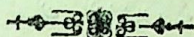
اِس کے علاوہ ایک مطول و کلاں فہرست کتب بھی علحدہ طبع ہو کر شایع ہوتی ہی — جو بذریعہ ایک پوسٹ کارڈ کے طلب کرنے پر مفت روانہ کی جاتی ہی *

المشتہر

سید ولایت حسین بی اے آنریری منیجر

بک ڈپو مدرسۃ العلوم علیگڈہ

یکم جون سنہ ۱۹۰۶ ع

علیگڈھ منتھلی

کالج سے ایک ماھواری رسالہ بنام علیگڈھ منتھلی ھر مھینہ میں شایع ھوتا ھی ' اس رسالہ میں عموما چالیس صفحے اُردو اور کم و بیش چوبیس صفحے انگریزی مضامین کے ھوتے ھیں ' اور قیمت چار روپیہ سال ھی ' جو پیشگی وصول کی جاتی ھی ' بلحاظ اُردو و انگریزی مضامین کے یہہ رسالہ ملک کے بہترین رسائل سے ھمسری کا دعوے رکھتا ھی ' اور ۲۰ × ۲۶ تقطیع کے عمدہ سفید ولایتی کاغذ پر نہایت خوشخط چھپتا ھی - اس رسالہ کے مضمون نگاروں کو اکثر انعام بھی دیا جاتا ھی ' اور ملک کے بہترین مضمون نگار عموماً اِس میں مضامین لکھتے ھیں - اِس رسالہ کے اکثر کام کرنے والے آنریری عہدہ دار ھیں ' اور اس کی آمدنی کالج کی ملک ھی - اس وجہ سے بھی اھل ملک کی سرپرستی کا مستحق ھی — علاوہ اعلی قسم کے علمی مضامین کے جو اس میں چھپتے ھیں مدرسۃالعلوم علیگڈھ کے متعلق خبریں معلوم کرنے کا یہہ نہایت ھی اچھا ذریعہ ھی *

ولایت حسین آنریری منیجر

1152
उर्दू संग्रह
पुस्तक का नाम मुरातुल रस्म
लेखक मुन्शी राम प्रसाद साहब
प्रकाशन वर्ष 1837
आगत संख्या 1152
1152;U

بنام آنکہ نامش اوم کار است
انادی و اننت و نرنکار است
اوم

ہدایت ہوئی اونکو پہر یہ بنا
تیری بندگی سب کے ہوتے ادا
کہ ہے تو ہی پروردگارِ جہان
اجر ہے امر ہے اجی ہے تو ہی
نرنکار ہے ذات تیری مدام
تو موجود ہر جا و سب سے نہان
پوتر اور نراکار ہے تیری ذات
تیری حمد کس سے بہلا ہاتہہ ہے
سرشٹی کو اوپت تو نے کیا
تمنا ہے یہہ شاد کی اے خدا
بر آئین مرادِ دلی سب مری
رہین خوش میرے خویش اور اقربا
رہین دوست بہی دائما میرے شاد

کہان تیری مدحت کہان یہہ زبان
کہ ہے سر جہکانا تجہے کو روا
تجہے سے ہے قایم زمین و زمان
نہین تیرا ساتہی سنگہاتی کوئی
انوپم ہے اسمین نہین کچہہ کلام
تو کل جزو کل مین ہے پیدا عیان
نہین دیدنی تو بجز از صفات
کہ چہوٹا سا مونہہ اور بڑی بات ہے
کہین سر و نیتا تجہے ہی خدا
رہے فضل تیرا ہے مجہہ پر سدا
نہ تکلیف ہووے کسی طرح کی
نہووے کبہی فکر اونکو ذرا
سبہی اونکے دل کی برآوین مراد

دیباچہ

لکھوں کچھ سبب اوسکی تالیف کا — کہ تہا مدتوں سے ارادہ میرا
کروں نظم اک ایسے مضمون کو — رسومات قومی بیان جسمین ہو
جسے دیکھکر قوم کے سب عزیز — کرین نیک اور بد مین کچھ تو تمیز
یہہ رسمین جو جاری ہین اب دہر مین — پڑے لوگ جن سے بڑے قہر مین
نہین دیکھتے کچھ بہلا اور برا — وہ رسمین ہین گویا کہ حکم خدا
کبہی کہتے ہین یہہ بڑونکی ہے چال — ہوا چاہیئے جی جنکا جنجال
کبہی کہتے ہین چہوڑ دین گر اسے — تو پہر ناک پگڑی کہان لیسے رہے
نہین ہے فضول و کفایت مین فرق — جہالت مین ہین سر بسر اپنے غرق
اوسے پڑھکے کچھ تو کرین دلمین غور — وہ سمجہین کہ کیا ہے زمانہ کا طور
اگرچہ یہہ تہی بات آسان تر — کہ اپنی طرف سے مین لکہتا مگر
رہا مجکو مدنظر یہہ خیال — ہے لازم کسی ایک رہبر کی چال
کہ تا بات کی میری ہووی سند — ہو دست سخن چین کی ہو بات رد
گذرتے رہی راتدن یونہی شاق — ہوا آخر الامر یہہ اتفاق
کہ ایک میرے ہم عصر نیکو مزاج — ہین از زمرۂ ممبران سماج
انکو نام خوش خلق شیرین زبان — سخن آفرین خوش بیان نکتہ دان
ہے سرکار سے اونکو عہدہ ملا — جسے قانونگو کہتے ہین بر ملا
جسے نام کے اونکے تفتیش ہو — ملا لیوے درگا سے پرشاد کو
ارادہ کو معلوم کرکے میرے — نہایت خوشی سے یہہ کہنے لگے
کہ ہو اردو مین جو ہے اک کتاب — کرو نظم اوسکو کہ ہے لاجواب

ہوئی مجھکو اوسکی جسدم کمال — یہہ تھی محض تائید رب تعال

اوسے نظم کرنیکو مینے بغور — کیا عزم بالجزم با فکر و غور

مصنف ہین اوسکے بڑی ذی شعور — گیا نام نیک اونکا نزدیک دور

خطاب اونکا ہے چودہری اور نام — نول سنگہ کہتے ہین سب خاص عام

مظفر جو بستی ہے پر ابتہاج — مقرر ہے وہان آریون کی سماج

وہان کی سبہا کے وہ پردہان ہین — بہت وضع مین اپنی ذیشان ہین

اوائل مین وہ بت پرستو نمین تھے — بہت جنکے کارن تھے صدمے سہے

ہدایت ہوئی اونکو پہر یک بیک — ہوا دور دلسے سبہی ریب و شک

کیا آریا دہرم کو اختیار — ہوا پہر بہت اونکا عز و وقار

اوسے جہل کے وقت مین ایکبار — ہوا اونپہ گردش کا اک سخت وار

کیا ہی قلمبند اونہون نے وہ حال — غرض ہے نصیحت سے اور وہ مثال

اوسے نظم کرتا ہون اے دوستو — ذرا گوش رغبت سے اسکو سنو

بہت خوب ہے پند طرفہ مثال — کہ سننے سے جسکے ہو عبرت کمال

یقین ہے کہ جو منصف ذی شعور — تعصب کو کرکے ذرا دلسے دور

کرین غور اسپر تو پہر بیدرنگ — نہ ہرگز کرین راستبازی سے ننگ

دعا ہے کہ یہہ قوم ساری شتاب — مہر بجان فشانی سے ہو کامیاب

یہہ منظوم کی ہے جسدم تمام — لکہا مراۃ رستم اسکا نام

آغاز داستان

سنو بھائیو اب مری داستان — مین کرتا ہون تمہید انکو عیان

ہمارے عقائد ہین از ابتدا — کہا وید کو ہے کلام خدا

مگر اس زمانہ مین اکثر فریق — برتنے لگے یا انہونکا طریق

جنہوں نے چھپایا ہے اوس وید کو — کہ تا راز سے کوئی واقف نہ ہو
کمانے کا اپنے نکالا ہے ڈھنگ — سنانے میں ہے وید کے عار و ننگ
بنائی ہے اک شاستر اسلئے — ہر ایک ہو رہے اونکا جب تک جئے
راہ راست کو یوں چھپایا دریغ — چھپاتا ہے خورشید کو جیسے میغ
جو چلتے ہیں رستے پر اونکی ہمیش — اوٹھاتے ہیں دنیا میں وہ رنج و طیش
اور آخر میں بھی یہہ یقین ہے وہ لوگ — نہ پائینگے مکتی کا ایک ذرہ بھوگ
رہا میں بھی جب تک کہ اس پنتھ پر — اوٹھاتا رہا رنج شام و سحر
یکایک ہوئی مجھکو حق کی تلاش — کیا آریامت نے یہہ راز فاش
کہ دہوکہ میں ہیں سارے ہندو — نہیں وید کو جانتے الاماں
پڑہایا ہے پنڈتوں نے ایسا سبق — نہ مانیں جو ملجائیں ساتوں طبق
ہوئی مجکو حیرت سے خفت کمال — گئے دور میرے وہ سارے خیال
جو برتا تو سکھہ میں پایا بہت — ہر اک دوست کو پھر سمجھایا بہت
یہاں تک کہ جن جنّے مانا اسے — دل و جان سے راست جانا اسے
لگے ہوگئے سکھہ کو وہ ہر گھڑی — ہوئے دور بپتا جو اونپر پڑی
وہ یہہ ہے کہ آپسمیں سب بھائی — کمیٹی کریں یا ہر جگہہ منفصل
فضولی کو دیں وسلے اپنے نشا — کرتا ہوے اون سب کی حاجت روا
دعا ہے کہ سب بھائی مانیں اسے — فقط ہندی اپنی جانیں اسے

طریق پنچایت

کمیٹی کے معنے ہیں یہہ اے اخی — کوئی کام ملکر کریں باہمی
کوئی کام دنیا کا یا دین کا — مطالب کسیکا کوئی مدعا

جو دیکھیں کسیکا میں ابتری
طبعت میں پیچوں کے ہووے نہ شر
نہوں خود غرض اور خود کام وے
نہ اس قسم کے لوگ ہوں صاحبا
گئے وہ عصر کسیکی کمیٹی میں جب
کہ اس بزم میں ایک سرپنچ تھا
وہاں ناک جو ہات سے پاک کی
بچاکر نگاہوں کو سرپنچ نے
کہا چودہری جی سنے اور سچ کہا
کمیٹی کی کیا رسم درہ اب رہی
بڑھا سب سے زیادہ دلوں میں نفاق
خصوصاً جو اعلے ہیں وہ خاندان
کمیٹی کی تعریف سب اوٹھ گئی
نہیں ہے کمیٹی میں لیکن بھہ ہی
کسی شخص کے پیش در بیٹھکر
کسیکا دیا حقہ پانی چھوڑا
تعلی کی شیخی کی باتیں بہم
غرض اوسکا گھر ہر طرح لوٹ لاٹ
چلے جائیں کہاں اپنے گھر کو چلے
نہیں ہوتی پنچایت اب کسی کو خمی

کریں اوسکی تدبیر سے بہتری
دلوں میں ہو انصاف اونکے اگر
سمجھتے ہوں آغاز و انجام وے
کہا ہے چودہری جی نے جیسا کہا
تو اوسجا پہ دیکھا تماشا عجب
وہ دعوائے تہذیب میں تھا بہرا
ہوا ہات اوسکا جو آلا پشی
دیا پونچھ دامن سے ایک شخص کے
کرینگا یہہ کیا عدل و احسن تا
ہمارے ہوئی ملک میں ابتری
نہیں ہے کسی قوم میں اتفاق
نفاق اوسمیں خارج زحد بیان
فقط نام اور نقل باقی رہی
تف و طعن اور بہت نیری وہت تیری
گئیں اور ذلتیں ادہر کی اودہر
کوئی رشتہ ناتا دیا یا توڑا
رہے یا کہ بگڑے کوئی کیا ہے غم
نہ دیکھیں ادہر یہہ ہوں ایسے اوچاٹ
کو ہم پاس اپنے کا بہر نہ لے
کہ جس سے ہو کچھہ قوم کی بہتری

کچھہ اولاد کو اپنے آرام ہو
قدم پیچھے دنیا کا یہانسے اوٹھا
اسے آریا ورت مین کیا نہ تھا
جہالت نے شیخی نے ای دوستان
دکھڑا ہے جسکا بہت ہی محال
اوٹھائی ہے اس قوم نے کیا حیا
جہالت کی ہاتھو لٹے پٹ پٹ کی پار
فقط بال چوٹی کے باقی ہین اب
نہین میرا انجی کا ہے گر یہان مکان
تصور کرو دلین اپنے ذرا
یہانتک ہوئے اوس سے تم خوار و زار
ہوئے اپنے ہاتھون ہی سے تم ذلیل
اور اسپر بھی دیگر یہہ طرہ سنو
خدارا کرو ترک اوس بھیک کو
حکایت نہین کیا یہہ تمنے سنی
کسی کام مین جو کوئی جانور
تو چلتا نہین پھر وہ اوس راہ کو
کسی دشت مین کچھہ اگر شیر کا
وہان جانے مین وہ کریگا کبھی
گروہ سوران مین آتا ہی شیر

کوئی دین دنیا کا یا کام ہو
نشان علم کا کچھہ نہ باقی رہا
ترقی کے پیچھے تنزل ہوا
قدم کو جمایا ہے ایسا یہان
کیا قوم کو بے طرح پائمال
جہالت سے پائی ہے کیا ہی سزا
ہوا سر سے گنجا ہوا سخت خوار
کچھہ آثار بچنے کے ہین انکے کب
تو بکر دنکی ہے خیر کب تک میان
کہ جو کار رہو ار تمنے کیا
نہین تمکو ملتا ہے حب اودہار
نہین ہے ترقی کی کوئی سبیل
اوسی کام کو ہائے پھر تم کرو
لیا دیکھہ جسکے بد و نیک کو
نہ آنکھو سے تمنے دیکھا ہے شاید کبھی
اوٹھاتا ہے تکلیف اور کچھہ ضرر
سمجھتا ہے وہ راہ و بدراہ کو
کسی بیل یا گائے کو ڈر ہوا
نہ جائے وہ تنہا اکیلا کبھی
اچانک اوہ نہین آکے لیتا ہے گھیر

تو سب انکا دہن ہو گئے جمع ہان
بڑا غول یا وہ پڑا باندہ کر
جہالت کے اور بیہودگی کے کام
بہت کار بیہودہ ایسے ہین یہان
سمجھہ سکے نہین گر تو پہچان لو
روپہ چلین رسم و راہ روش
کہو غور کر کے کہ ہے یا نہین
یہہ ہی عرض کرتا ہون مجبور ہو
یہہ ہی تمکو اب چاہیئے لاجرم
کہ بندوق ایک عقل کی تم بنا
یہہ ہین رسم بد جو کہ شیر و پلنگ
ہلا کرتے ہین تمسے اور سوال
یہہ اولاد کی ہین جو بربادیان
یہہ ہے کون سے شاشتر مین لکہا
کہ شہدونکی باتونپہ ہو تم مرے
کلہاڑے جہالت سی لیکر تبہی
جو ہے شاشتر وید سبہا کلام
کرو کام اوسکی مطابق اگر
یہہ ہی شاشتر کا متہن اور یہی مول

حفاظت وہ کرتے ہین ای مہربان
نگہبان رہتے ہین سب رات بہر
کہ دانا جنہین شیر کہتے ہین عام
مثال اونکی ہے ٹہیک شیر زیان
نہین جانتے تہے تو اب جان لو
جہالت کے ہر ایک ہین ہے خلش
رہائی خدا تمکو دیوے کہین
اگر رائے کچھہ میری منظور ہو
کرو متفق ہو کے اسکو بہم
نشانہ پہ ہر بات اپنا جماد
نشانہ کرو اونکو پہر بے درنگ
تمہین کچھہ بہی اولاد کا ہے خیال
انہین کار بیہودہ سے ہے میان
خدارا بتاد ہمین بہی ذرا
تمہارے جو ہین کان اونہونے پہر
لگے کاٹنے اپنی جڑ کو تبہی
ہر ایک جزو نافع ہے اوسکا مدام
نہووے کبہی کچھہ تمہارا ضرر
کہ ہے اوسکا سلسلہ ایک ہی اصول

باقی

کرو دہرم انوسار سب کاروبار
یہی مغفرت ہے یہی ہے نجات
جو کل کرنی ہے آج کیجئے وہ بات
کرو کار بہوار اگر اسطرح
نہ تم خود کہی اس سے آنند ہو
جو شادی کی رسمو نمین ہے اتری
جیسی قوم ساری ہر ایک دام قرض
ادہاری مین فقرہ مین شہد ونکی آہ
چلے جاتے ہین وہ ہی پیٹے لکیر
بہت خلق مین ایسے ہین آدمی
لگے کرنے خلقت مین اب وہ ٹہگی
کہا ہر جگہہ وہ لگے پانچ نے
شب و روز یہہ ہی وتیرہ ہوا
نہ اوپدیش اوپدیس جسکو کہین
اگر پیشتر از جلائے وطن
نو ہون مستحق مال کے برملا
ہمارے تمہارے سبکے جو گہر
تو یہہ ٹہگ کہ مذکور جن کا ہوا
دکہاتے ہین اوسوقت کیا کیا نہ کام

نہ باقی رہے پہر ہونگے پینہار
اجل نے لگا رکہی ہے تمیہ گہات
گیا وقت ہرگز نہ پہر آئی ہات
کہ کرتے رہے آجتک جسطرح
خدا بہی نہ اس سے رضامند ہو
نہین جن سے ادنی و اعلی بری
ادا کرنے مین اوسکے سمجہی ہے فرض
کرین ہین اوسیکام کے وہ بنا
رہین عمر بہر پہر اوسپہ فقیر
پڑھے ہین نا گری کی حرف دو چار ابہی
غرض جبو کا پہر کمر باندہ لی
لگے بخت ہر شخص کا جانچنے
کہ اوپدیس کرنے لگے جابجا
بغل مین لئے پوتہی ہر جا پہرین
مرے چہوڑ کر کوئی کچہہ مال دہن
بروے دہرم شاستر یہہ گدا
کسی بہائی کے ہو تو لد پسر
جتا یا ابہی تمکو جن کا پتا
اور اسطرح کرتے ہین اوسکو تمام

تمثیل

ہوا چودہری کے جو پیدا پسر
مبارک سلامت کہی ان کر
کوئی بول اوٹہا کہ یہہ باتمیز
جبین سے نمایان ہین ہی اسکی دہاک
کسی نے کہا ہے خوشی اسقدر
غرض سب نے کی ملکے باہم خوشی
تو اتنے مین پنڈت جی آے وہان
اونہون نے کہا باحمد اسے بلند
سنین آپ اسکو بہت دل لگا
کہا چودہری نے کہ پاون پڑون
یہہ سنکر گئے بیٹہہ بالین پہ وے
لیے سانس اوپر کو دو تین بار
پہر انہین کچہہ انگلیون پر گنا
منجم بنے اور بنے جوتشی
بنے اسند کر آنکہہ کو غیب دان
بنے تین لوگونکے ماکہ جہی
پسر یہہ تمہارے جو پیدا ہوا
ملیگا اوسے ملک اور تخت تاج
مگر ایک گرہ یہہ سخت ہے پڑ گیا
اوپا اوسکا کچہہ تو کیا چاہیئے

کہ چار شہیدون نے اوسکا گذر
رکہے خوش خدا اسکو اور بہرور
رہے شاد خرم ہمیشہ عزیز
یہہ دنیا مین ہوگا بہت مالدار
نہ پہولے سماتے ہین ہمتو مگر
یہہ صحبت بہت دیر تک وہان رہی
کہ چرچے بہم ہو رہے تہے جہان
کہ ایک عرض کرتا ہے یہہ مستمند
ہے کچہہ ذکر فرزند کے بخت کا
جو ارشاد ہووے تمہارا اگر دن
سفر دو ہا لگے ساد ہنے ناک سے
کہ دریافت ہوجاوے دم کی شمار
ستارونکو معلوم گویا کیا
جفر دان ہے اور رمہ دان دلی
کوئی جیسے ہوتا ہے انتر دہیان
کہا سر جہکا کر کہ اے چودہری
بڑے نیک چہن مین ہو پیدا ہوا
یہہ دنیا سے حاصل کریگا خراج
اگر جان بچ جائے تب ہی بہلا
کرو دان یا جپ بڑہا چاہیئے

نحوست ستارہ کی جائے ابہی
پریشان ہو چودہرے نے کہا
کہا یہہ برہمن نے اے چودہری
کہ سانگری سب لاکے جمع کردن
جہبی چودہری نے مبالغ دی
پروہت نے قبضہ مین یہہ پانچکر
جنم پتر کے پیشگی بہی ابہی
دئی اور کہی پانچ مبلغ ادہٹا
خوشی ہوکے یہہ دلمین اپنے کہا
ابہی اور دچہنا یہ نیوتیگے آ
ہوئے وہ نو رخصت ادہر یار باش
لگے کہنے اے چودہری باوقار
کری رب نے حاصل تیری اب مراد
رہے تیرا فرزند خوش دائما
غرض کرکے جلسہ یہہ اتنا تمام
بہت جلد کہدے یہہ سب نے کہا
نشید و طرب ہو رہی رقص بہی
کہا چودہری نے کہ ہان کیون نہین
کہا پہلے شہدی نے ہم تو ابہی
اتارینگے کپڑے نہ سر دینگے ہم

نہ آزار لڑکے کو ہوئے کبہی
پروہت جی تدبیر کیا ہے بہلا
کرو پانچ مبلغ عنایت ابہی
جمعت سے پہر ہٹکر جب برہمن
برہمن کے جلدی حوالہ کئے
کہا چودہریسے کہ اے با ہنر
لگے ہاتہہ تو یہ بجیگا ذری
بنا کام اپنا پروہت چلا
کہ اسدم تو دس بات اتنی بہلا
یہہ فرزند جتنا رہے دائما
وہی چارون لنگاڑی اور بدمعاش
خدا نے بڑہایا تیرا افتخار
ہے دین و دنیا مین تو شاد شاد
اور ہے شاد و خرم ہے رکہے خدا
گیا اصل مطلب مین پہر یہہ کلام
اوڑے رنگ ہوئے دشمنون ہمارا
ہماری اوڑین دعوتین با خوشی
بہلا بیٹتے ہین ہر دو میدان کہین
اڑاینگے لڈو جلیبی ابہی
نہ چوکے مین بیٹہینگے اوسکی قسم

کہا دوسرے نے شلجم کا گدھا
سنی اس سے بتا اور کیا
کہا وہ پئیں گے شلجم بھر کر ہمتو شراب
کہا چودھری نے کہ مست تم لڑو
کسی بات کی ضد نہ باہم کرو
کہا مینے سب کے لئے انتظام
جو شایق مٹھائیکے ہیں صاحبان
جو شایق ہیں مے کے پلائیں شراب
جداگانہ سبکا رہے جھمگھٹا
کہا چودھر لیپے یہ دونوں نے سب
لکار اوٹھا شہدا وہاں تیسرا
شلجم کو تو بھر لیتے ہیں ڈھو رہے
سبھوں نے کہا آپ فرمائیے
وسیدھم کہا تیسرے نے اجی
برابر ہی چار دن تک مزا
لگے جوڑ آئیں طوائف کے یہاں
ہو دوستو سنتی تمہارا ابھی نام
دن رات آتی کسیکو نظر
یہ سنکر کہا پہلے شہدے نے یوں
کہ یہ بات واللہ تمنے سکہی

یہہ کہنا ہے کچھ جو مقرر کیا
تو اوسدم ہی دوسرے نے کہا
کریں نوش ہمراہ اوسکی کباب
مری بات تم دل لگا کر سنو
ذرا میری تدبیر پر دل دھرو
کرینگے پسند اسکو ہر خاص و عام
کھلائینگے اونکو مٹھائی منگا
ملے گو بہشت خوار دن کو نمکین کباب
پئیں اور کھائیں اڑائیں مزا
کہ ہوگا تمہارا بہت اچھا جشن
مری بات تو تم سنو سب ذرا
کوئی اور بھی ہو نئی دل لگی
لگے دل دہے بات بتلائی
کہ طبلہ کھڑکوانے چودھری
نظر آئی عالم کو یہہ جھمگھٹا
نشید و طرب بادہ باندہیں سماں
ہمارا بھی مقصد دلی ہو تمام
پئیں مے جہاں ہیں ہو تم ناموس
اجی واہ جی واہ کیا ہیں کہوں
ہمارے تو دلکو بہت سی لگی

نہ گر ناچ قایم یہان پر ہوا
نہ بے ناچ تسکے لطف کہانہ ہا ہی
کہا سنتے ہی یہہ چودہری سی کہو
کہا چودہری سی کہ کیا رائے ہے
کہا چودہری نے کہ مختار ہو
وہ ہو زہرہ اور مشتری کی مثال
اوسی سامنی تم جا کے دیو آ ہو
نچا دو اوسے رات بہر دل لگا
جہی ایک شہد اوہانسے چلا
طوائف نے سنتے ہی اس بات کو
ہوا رہلین چہرہ کر بصد انفراغ
دستونکی بہی چارون پیشتر
گیا آکے چوپال مین جو قیام
سنا جبکہ رنڈیکے آنے کا حال
ہوا ہین آنکر عورتین بہی کہڑی
ہجوم تماشائیان جو ہوا
بدنمین خوشی سے سماتے نہ تہی
کہڑا ہو گیا شامیانہ جہی
کسی جا بچہائی گئی چاندنی
اودہر رقص کی ہو گئی ابتدا

تو من سان سب یہان رہنگار پڑا
وہی دقت ساتھ اوٹھ ایکا ہے
وہ کیا رائے دیتا ہے اوسکی سنو
تمہاری ہی دلکو یہہ کچہہ بہای ہے
طوائف مگر کوئی ہوشیار ہو
جسے ناچنے کا نہین ہو کمال
تو شام اوسکو بلا لائیو
سبہی دلکا پورا کر وعدہ عا
طوائف کو سائی اولٹا پہرا
طالب کر کے سنگت کو اور ساتھ کو
بجانیکو سائی چلی باغ باغ
وہ اوس سبہا پہ داخل ہوئی آنکر
تماشا نیونکا ہوا اژدہام
چلے آئی طفل و جوان پیر سال
وہین آنکہہ سبہی کی اوسے لینے لڑکی
بہری چودہریکے ہے دلمین
اودہری ہوک کچہہ ہی وہ کہانے
بچہا یا گیا فرش وہان مخملی
خجل ہو جسی دیکہکر چاند
اودہر ساز و سامان وغیرہ

سرِ شام مرغ و بره وہاں گئے
بہت جلد پھر سب کو کھانا بٹا
لگے ناچ ہونے میں پھٹہ اگر سبھی
ہوا مے کے پینے سے انکو نشا
طوائف بھی شب بھر رہی ناچتی
طبیعت اُدھر انکی جو کچھ ہوئی
غرض راگ و ہر بیت کی دشنام تھا
ہوا ساز سے جان و دل میں پھونک
نشہ کی ترنگیں دلوں میں بھر گئی
غرض بزم میں چوٹ چلنے لگا
کوئی سر نگوں اور کوئی سر گراں
نشہ میں کسیکی آنکھیں لال
زد و کوب کے بعد سب سو گئے
طوائف نے بھی توبہ کی صد ہزار
پریشان ہوئی نیند سے جب گھڑی
سحر کو اُٹھی ہاتھ مونہہ جھاڑ لی
کسیکو ہوا سخت مے کا خمار
کوئی خون مونہہ پر کا دھونے لگے
کوئی مونہہ کو پہلائے بیٹھا رہا
سبھوں کو سناتا رہا جو دکھ ہری

سبھی لوگ کھانیکی خاطر اُٹھے
فراغت سے ہر ایک کھا کر بیٹھا
مے سرخ بوتل سے اونڈیلی گئی
کوئی ہو گئے بیخود زمیں پر گرا
انوکھی ہوئی بزم میں کھلبلی
سبھی رقص کرتے رہے باہمی
بجز دھول دھپہ نکچھہ کام تھا
کسیکو نظر رات آئی نہ روز
ہر ایک سمجھا غل آفریں آفریں
کوئی آنکھ بھید ہب بدلنے لگا
کسیکی ہوا زخم سے خون رواں
تلے فرش کے تھا کوئی پائمال
ہر ایک خواب غفلت میں بے ہوش تھا
اُدھر سبھی ہوا جاگنے کا خمار
وہیں فرش پر آگئے اوندھی پڑی
اُدھر بھی جیسے مردہ کفن پھاڑ لی
کوئی چوٹ اور درد سے بیقرار
کوئی دیکھکر چوٹ رونے لگا
کوئی شدت ضعف سی غش میں تھا
کہا بہائی جی مے پیو بے دہری

اوتر جائیگا سب تمہارا خمار
نہا دہو کے ۔۔ ہشیار ہو جائیو
ہوے جو درست اونکی ہوش و ہواس
صوجی کا پہر جام چلنے لگا
ہوا فکر اب چودہری کو کمال
کہ اب خرچ چکا کیا کرینگے علاج
اسی فکر مین گہر سے نکلے اوداس
کہا خرچکی ہے ضرورت شدید
پڑا کچہہ احسان ہو آپ کا
دیا صاف بنئی نے اونکو جواب
وہ آدم مرا یا جیا کچہہ نہین
ابہی سو تو مرنے مین ہان کے لئے
دیا ہات پہر دو سو لے بہن کا
لگے کرنے پہر تیرون کی گئے
ہوئی چار سو روپیہ سب کہو
نہ شکر ہین ہم چودہری نے کہا
مہاجن نے اسنے کہا کیا کرون
کہا چودہری نے کہ پہر یون کرو
ہوئے لگنے اور پہلے یہ اٹہہ سو
لکہو سود کے اسمین اور چار سو

تمہارے دلونکو ذرا ہو قرار
تمہاری ہے بیمار کچہہ کہاری
سبہی متفق ہو کے بیٹہے اوداس
ہر ایک شخص کا دل مچلنے لگا
پریشان تو تہا دل ہوا اور نڈہال
بہت خرچکی ہوگی اب احتیاج
جو یاد آیا پہونچے مہاجن کے پاس
دسوٹن کی ہے پہر گہر آج عید
جو کر دوگے حاجت مری تم روا
ہمین قرض دینے سی کیا ہی صواب
نہوے جسے کچہہ حیا کچہہ نہین
نہ اوسمین ہے ابتک ادا کچہہ کئے
نہ اوسمین سے ہی جب ہمکو دیا
پہر اوسوقت بہی سو مبالغ لئے
نہین سو داب تک دیا کچہہ سنو
کریگے خدا چاہے سبکو ادا
ین دعدہ نہ کب تک تمہارے رسول
روپیہ چار سو اور بہی ہمکو دو
تمسک تم انکا مرتب کرو
خوشی راضی ہو بارہ سے بہیجے لہو

ہوئے وہ رضامند کاغذ منگا
جب ہر طرح سے وہ مرتب ہوا
پھر اپنے گھر خوش خوش چلے چودہری
مکان مول لینے کے لئے دس ہین
تھا یار ہے روپیہ جسقدر
لیا ڈال مونڈہی پہ رومال کو
چلے گانو در گانو نیوتا دیا
کہ جلسہ میں سردار جی آئیو
تمہارا سبب فخر ہوگا میرا
چلے آئے واپس وہ ہنگام شام
بڑھے دس قدم اونکے ہمسایے بھی
بہت شوق اور ذوق سے چاچہت
کہا یہہ کہو تمسے مژدہ اجی
کیا دوسرا چودہری نے سوال
ہوا اسدہ وہ کام یا کیا ہوا
کہا ہمدمون شکر بھگوان کا
کہا دوستون نے کہ ای بہی
کہا پھر اونہون نے کہ اسے چودہر
دلائے مہاجن سے ہے جتنے پار
الگہا حساب اوسکا ہوچکا تب

تمسک گیا بارہ سو کا لکھ
مہاجن کے فوراً حوالہ کیا
مٹھائی و روغن خریدا سبھی
کہا فکر اب ہمکو کچھ بھی نہین
گرہ اونکی مضبوط سی باندھکر
کیا عزم وطن کے گھر کو چلو
یہہ سب بھائی بند ولسی اونہی کہا
وہین کہا تاہی آگئے تم کہا ہو
بڑی عزت اور آبرو پاؤنگا
گئے آگئے سب کام گھر پر تمام
بہت چودہری جی کی تعظیم دی
گئے سینہ سے چودہری کی لپٹ
طبیعت بہی اچھی تمہاری رہی
ذرا کار معلومہ کا کہے حال
بتاؤ ہمین بھی تو صاحب ذرا
بیان ہوئے کیا اوسکے احسانکا
شکر خوردنکو دیا ہے وہ شکر
ضرورت تھی رنڈیکو جس چیز کی
ہوا جسقدر ہے یہہ اوسکا اوپا
[illegible]

ہوا دن بسر رات آئی پہر
طوائف کا اترانا اس ناز سے
کبہی اہل مجلس سے آنکہیں ملا
کبہی شرم سے آنکہیں نیچی کرے
طوائف کا دیکہا جو حسن و جمال
کیا اسکا نخرہ تو ہے دل فگار
یہہ تہا چونکہ کم عمر اور خورد سال
جگر میں چبہا اسکی مژگان کا تیر
ہوا وہ تو اوسدم اوسکا غلام
رہے رات دن یہہ اسی فکر مین
دسوٹھن کا دن بہی غرض آگیا
خبر دیسے کل گانو وہ گہر گیا
رسوئی وہان سب مہیا ہوئی
برہمن پکارے جاو حصہ مین
رسوئی کے کہانیکا نمبر لگا
علف سب نے اس بات کا کرلیا
تو اوس شخص کی ہے مقرر سزا
اوٹہا کر دہن مین لگے چہوڑنے
شکم بہر گئے سب نے غرض کہالیا
جو بہر پیاس شدت کی اونکو لگی

رہا ناچ کا شغل بہر رات بہر
نظر کا ملانا وہ انداز سے
سناتے تہی وہ راگ دیپک تہا
دل و جان ہزارونکے اوس سے لئے
ہوا بہائیکو جو دیری کے خیال
ہمیں تو دیا نازنے اسکے مار
زبون ہوگیا عشق مین اسکا حال
بہا چشمہ چشم سے اسکی نیر
کہا دل سے ہو وصل کا اب پیام
اسی شغل مین اور اسی ذکر مین
ڈہول اور نقارہ اوس جا بجا
ہوئے ڈہوم ڈہاڑی وہان جمع آ
پروہت کی وہ پوپ بدیا ہوئی
اجی سب سے پہلے کہلاو ہمین
کہلایا اونہونے سبہی کو بلا
جو لڈو تلے دانت کے دب گیا
کہ دہیانہ اوسکو لیگی ذرا
مٹہائیکی تہہ کو لگے توڑنے
تنفس بہی لینا کٹہن ہوگیا
تو تعطیل پانی کی بالکل رہی

مٹھا ہیکی کہا نیکا یہہ فائدہ
نہین پانی پیتے ہین بالکل ذری
فراغت ہوئی اونکو کہانے سے جب
جریں پنہنگ کی پہر لگے سات سے
میری رای مین یہہ تو اچھا کیا
کریگا یہہ دو چار کو گر فنا
کفن کے یہہ چار آنہ اینگے کام
ہوا بہائی ہندونکا نمبر ہی اب
رسوئی کے باہمن بنے با این خدا
مٹھائی ہے تہوڑی سی باقی رہی
ہو یہہ گفتگو چودہری نے سنی
کچوری کہلاؤ مٹھائی نہین
برادر ہین اپنے نہین غیر یہہ
برہمن یہہ بولا کہ بس صاحبا
جو جی چاہے صاحب کہلاؤ نہین
وہ سب جبکہ کہانے سے فارغ ہوئے
برآمد ہوئے گہر سے جو چودہری
کہ اے چودہری جیسی تمہارا ہوا
ناسوت مین تیرے ہمین تہا ملا
کہا یہہ فقیر دل سے نے بابا میرے

سلف سے اسی طرح سے ہے بندہا
تعجب بڑا ہے غضب ہی یہی
مرخص ہوئے لیکے دچہنا وہ سب
برہمن گئے سب دعا انکو دے
دیکہا پیٹگا پنٹک یہہ کہانا مزا
تو دچہنا کفن ہی مین کام آیگا
بہت پن کی ہے بات روشن ہو نام
جو بیٹہے رسوئیکو کہا نیکو سب
یہی کان مین چودہری کے کہا
گہرونکین پردسی ہین دینی ابہی
کہا ڈر نہین گر نہین ہے بچی
کہینگے نہ جاکر یہہ باہر کہین
مناتے ہین ہر دم مری خیر یہہ
بہلا پن کہلا نیکا انکی ہے کیا
کہلاؤ پلاؤ تلاؤ نہین
گئے اپنے اپنے وہ گہر کو چلے
صدا اونچی ڈہاری کی کانون پڑی
بہت جب تیرے باپ ہی کیا
سوار انکو گہوڑا دوشالا دیا
کہڑے ہین تیرے دیر سے آسرے

کہ رہے ہیں بڑی دیر سے انتظار
ہے بھیک کے مانگنے سے ہی آج
کوئی بولا صاحب بھروسا دلاؤ
کوئی بول اوٹھا کہ اب چھوڑ دی
کوئی بولا پہنو رنگا جوڑا نیا
غرض وہ بھی پہنچے ادھر اسدم نیا
ہوئی فکر رنڈی کی اب سخت تر
پوچھا تو سب دوستوں نے کہا
کہ ان کا شتکار کے ہیں بس گھر
کہ ایک ایک مبلغ ہر ایک گھر سے لو
کہ کچھ گھر میں لڑکی کی ماں نے کہا
کسی طرح دے کے رخصت کرو
تھا جس طرح سے سبھی کچھ کیا
غرض کام کا پورا سب پہنچگیا
تو چھوا دی زیرہ نچا کو بچا
پڑا ہوگا جسوقت مانگیگا بھیک

سحر سے ہوئی شام اجی باد [illegible]
کرے سادہ بھگوان جی تیرے کام
کہا یہ کسی نے کہ کھانا کھلا
انگرکھا تیرے تن کا ونگا ابھی
کپڑے گو تیرے دون ہزاروں دیا
سبھونکو دیا اور رخصت کیا
تسلی ہیں ہون اسے ٹال کر
ہمارا ہے اسدم یہی مدعا
بٹھاو ہر ایک گھر پہ تم اونکے
لگائی تدبیر ایسے کرو
جو ہے زیور اسباب گروی کرو
یہ دل سے اسباب کو تم [illegible]
کہ جسکا تھا قرضہ ادا کر دیا
جو تھا فکر انکو وہ سب ہٹ گیا
نہ لڑکی کو گھونٹی کا قطرہ ملا
لکھا ہے جو قسمت میں ہوگا بھلا

دو سال تک سود پہونچا ذرا
حقیقت تھی ایک گانوں کی جسقدر
رہا ایک دو بیہ اور بیوا اردو

مہاجن کا قرضہ بہت بڑھ گیا
وہ نیلام پر چڑھ گئی جلد
لگائی دشادی بہم [illegible]

پسر گھٹنوں کے جو لایق ہوا
قیامت کو پیغام آنے لگے
برہمن وہ گھٹنہ کرتے اور راہ گیر
پھرے رات دن جنکی تھی ہی تلاش
اسیطرح آئے چلے بھی گئے
لگے پانچ سال اسکو جب یون گزر
تو لدہین زر کا ہوا تھا جو خون
ہوئے یعنی سو روپیہ اوس سے زیاد
حقیقت ہوئی گانو کی ختم سب
بڑی رسم کی کہاں تک کہون

سگائی کا پیغام آنے لگا
مٹھائی بہانہ سے کھانے لگے
چلے آئے صدہا غریب و فقیر
ابھی جستجو میں ہے اونکی تلاش
وداعی کو لیکے رخصت ہوئے
تو پھر یوم نسبت ہوا جلوہ گر
ہوا صرف اوس میں بھی اسمین فزون
بری ہے یہ رسم اور یہ اجتہاد
تو پیغام شادی کا بھی ہو گیا
سیہ کاغذ صاف کب تک کرون

مثال

نقل ہے کسی پیرزن کی سنو
کہ دادی لگی رات بھر روئی تھی
تو پوچھا پڑوسن نے کیون خیر ہے
لگی کہنے غمگین ہو کر کہ ایک
جہالت سے مردہ کو بھی تاکیے
غرض جنہ گانو بھی باقی بچا
یہ تکرار کنبہ میں ہونے لگی
کرین کیا نہ باقی ہے کچھ صرف کو
وہ پہنچین وہ لنگاڑون کی ٹولیان

پڑوسن سے کہنے لگی صبح کو
نواسہ کے غم سے ذرا سوئی ہین
ارے کچھ تو کہا ایسی مردانگی
مرا تھا وہ شام کو مر دنیک
میں رو یا کہ دل اور کرون آہ بھی
پیام اجل پیادہ کا جو ستا
دکھائی تھی بھگوان نے جو خوشی
بھلا خرچ بن کیسے تھے پیر ہو +
لگے مارنے بولیان ٹھولیان

ہوے دادرس سب کی سب ہانپ
پریشان ہونے کی ہے بات کیا
جو ہین مرد میدان کے صاحبا
کرو جھوٹ سچ بول کر کام تم
نجانے دو تم بات کو اپنی یار
ہمارے تمہارے سوا یہہ خبر
پہنچ ہم ہین ہر رنج و آرام مین
بتاتے ہین ہم آپ کو ایک چال
چلو دوسرے پٹوار کے گھر
ضمانت سے اونکی ابھی لیوین قرض
کرین دھوم سے ایسا ہرگز بیاہ
نہ دیکھا ہے ایسا سنا ہے کہین
گئے سنکے سب پٹوارونکی پاس
کسیطرح نہ جائین یہانسے نراس
نجائین گے اس در سے محروم ہم
کہا پٹواریان نے آؤ اجی
تمہارے نہ کام آئین گے آج گر
کرو زار دل ہمہ ظاہر ابھی
تسلی ہوئی انکے دلکی ذرا
کہا چودہری نے یہہ افشا حال

دلاسے سے یون چودہری کو کیا
کوئی کام انکا کسی کا سنا
قدم اونکا پیچھے کہین ہے ہٹا
کرو سارے کامون کو انجام تم
ابھی دنکی خاطر ہین سب یار غار
نہوے کسیکو بھی اسے باہر
وہ ہے دوست کام آئے جو کام مین
بہت کام کا ہے ہمارا خیال
ضمانت ہے اونکی بہت کارگر
تمہاری ہے یہہ ذات ہر کام فرض
کئے عام خلقت خدا کی پناہ
ہوئی ہے کہین ایسی شادی نہین
کہا جاکے رکھتے ہین ہم ایک سر
مطالب کو آئے تمہارے ہین پاس
پریشان ہین سخت مغموم ہم
ہمارے تو بازو ہو تم اور اجی
تو آئینگے ہر کام کس دن مگر
کرینگے نہ کرنے ہین اوسکی کمی
تو پھر مدعا یہہ اونھون نے کہا
ہماری ہے گردن پہ ایک یہہ وبال

که فرزند کی میری شادی ہے اب
کری ایسی باتونکی جو ابتدا
کہ ہے گانووالون کی عزت سب ایک
تو سبکا ہی موہنہ کالا ہوتا ہے باب
اگر ایک کی جاوے عزت ذری
بھی دوسرا موہنہ سے گویا ہوا
برے وقت مین کوئی اپنا نہین
کوئی اپنا ہی کام آتا ہے یار
کہی بات پھر سبھنے نے سنا
سنی پنچ داروں نے جب پھر یہاں
اگر چاہو بازار مین پنچ لو
کہا چودھری جی نے پھر یہ کلام
ذرا ساہ کو اپنے یہان پر بلا
کہ ضامن ہین ہم چودھری کے ابھی
طلب جو کرین تمسے دیدیجیے
دلاؤ ہمین روپیہ آٹھ سو
ہمارے یہان جو کچھ آویگا مال
ادا ساہ کا پہلے کر دینگے ہم
ہمین ہین جب ہوگی رب کی قسم
غرض پنچ داروں نے وہ روپیا

فراہم نہین ساز و سامان سب
تو اونمین سے لنگاڑ گویا ہوا
اوتر جاوے عزت کسیکی ولیک
اگر ایک عالم مین ہوتا ہے خوار
تو ہوتے ہین بدنام جانو سبھی
کہی تمنے ہے عقل کی بات کیا
یگانہ بھی اپنے نہین ہین کہین
کسیکا بھلا غیر ہے غمگسار
نہین ہین کسی بات سے یہ جدا
کہا جاٹنے حاضر ہین ہم تو میان
نہین عذر ہے ہمکو بھائی سنو
کہ اسے بھائیون یہ ہمارا ہے کام
کہو اپنی جانب سے یہ مدعا
نہ قرضے کے دینے مین ہوگی کمی
ضمانت ہماری ہے لکھ لیجیے
فراہم کہ جو مال و اسباب ہو
ہمارا نہ چھوٹا سمجھنا خیال
یہ کل جز و کل جسے ہر دینگے ہم
قسم ہے نہ کہانا کبھی کھائین ہم
ضمانت سے اپنی اوسے لی دیا

کہا پھر یہہ یاروں نے اے چودھریا
ہماری ہے یہہ راے ای مہربانا
مناسب ہے اونکو ابھی بھیجدو
ادہر رکھہ رکہا کر کرو کام نیک
ہوا مشورہ تب یہہ اونکی تمام
چلیں لیکی بارات ہم کسقدر
کہا پھر یہہ لنگاڑوں نے چودھری
مجھولی کے عوض بیس ایک پالکی
دس ہوں اور ایک جوڑی بھی ہو
منگاوکر یہہ سامان سب
کرو جلد خط بہایوں کو رقم
کمی ہوگی بارات میں کچھہ اگر
ہزاروں سے ہیگا ہمارا ملاپ
بلا لینگے سو دو سو ہم آدمی
خدا چاہی ہوجائیگی سخت بھیڑ
جمعیت ہزار آدمی کی کریں
تمہاری ہو بارات سے دہوم تمام
مگر ساتھہ اونکی یہہ ہے شرط بھی
حسینہ جمیلہ ہوں وہ رنڈیاں
نہ رونق ہے بارات میں ان بغیر

نہیں کام چلنے کا ان بن کبھی
جو ہیں دو نرگاو کی جوڑیاں
علاوہ جو کچھہ زیور و مال ہو
کریگا خدا اسکا انجام نیک
کیا اونسے یہہ چودہری نے کلام
بہت بڑھ گئے سمدہی کا سنتے ہیں ہم
نہیں ہے کسی بات کی یہاں کمی
کفایت ہیں رتھہ چار ایک پالکی
فٹن اور ہاتھی کی زنجیر دو
ہے سکتا کوئی کام انکا ہی کب
ابھی ڈاک پر بھیجدونگی ہم
تو لوپر اگر بینگی اوسے جلد تر
کسیطرح سے بھی نہ گھر بیٹھیں آپ
رہینگی نہ بارات میں کچھہ بھی
رہیگی نہ بازاروں کو بچے میں چھیڑ
تکلف سے بارات لیکے چڑھیں
فراہم ہزاروں کا ہو اژدہام
طوائف کا ہو رقص دیکہیں سبہی
اونہیں سناتی دید بیجے اب میاں
تکلف کا ورنہ سراسر ہے خون

اگر راست پوچھو تو ہم سے سنو
مسماۃ پھوسن ہی ایک تو میان
اجازت ہو جائیگی گر صاحبا
کہا چودہری نے کہ پوچھو کیا
چکا کر چلے آؤ صاحب ابھی
عوض سائی دے رنڈیونکو چلے
کیا دوستون نے محبت کا پاس
بڑی محنتون کا نتیجہ سدا
سنو بیٹی والی کا اب ماجرا
جنسم کی تو یہہ علتون سے بچا
مثل ہے لگا ہے اگر سو سونار
ور آمد ہوئے اونکے بھی ہمنشین
کہا اے چودہریجی سے گئے بھول کیا
کہا یہہ کہ ہم چاہتے تھے یہی
غضب ہٹ ہے ان عورتونکی سدا
کہا منتری نے کہ ہے کیا غضب
کبھی ان کے دلمین سدا چودہری
کہا چودہری نے کہ پھیرے ابھی
تو کیون پھیر سے اسباب مین منتری
کہا تو اس بیاہ کا ہٹ کھٹا

بہت نامور ہین طوائف یہہ دو
ڈیرہ یم چھوٹی عیدن ہے نامی یہان
تو ہم سائی دی اٹھین ڈیوڑہین چکا
یہہ ہین دیکھیئے سائیکا روپیا
ہوئے کمی کچھہ کسی بات کی
بنا بات رخصت وہانسے ہوئے
کیا چودہریجی کا ہر طرح ناس
برا ہے برا ہے برا ہے برا
کہ جب چودہریجی کا سمدہی ہوا
سگائی کی بھی ذلتون سے بچا
تو کافی ہے لوہار کا ایک وار
عجب طرح کی آکے چالین چلین
نہ دختر کو مارا غضب کر دیا
نہ مانا پہ لڑکی کی نانی کبھی
یہہ کب مانتی ہین کسیکا کہا
طبیعت ہے ان عورتونکی عجب
طبیعت مین انکے بہت ابتری
نہوتی عملداری سرکار کی
گیا وقت ملتا نہین ہے کبھی
کرینگے کہ جسطرح ممکن ہوا

حقیقت ہے سہ گانو کی میرے پاس
کسیطرح میرا نہین دل اوداس

لینگے نہین کیا روپیہ سہ ہزار
نہ فی گانو دس سو بھی دیگا اودہار

لگاینگے اسطرح لیکر اودہار
جو ہر اور ردی ہین ایک ایک ہزار

رہے اور مصارف جو ضایع و کبار
تو کافی ہین باقی جو ہین ایک ہزار

کہا منتری نے یہہ سنکر دلیر
ارے واہ میدان ہمت کی شیر

ہمین تجہسے امید ایسی نہ تہی
نہ سمجہی تہے ہم تمکو ایسا سخی

نہین جنکو ہمت وہی خوار ہین
وہ ہاتہون سے طمع کے لاچار ہین

مگر راجپوتون مین ہے وہی آن
وہی اجتک انمین باقی ہے شان

انہونے بہی قرضہ غرض لے لیا
اگر دو کر کے سب چیز منڈپ رچا

سنو حال لڑکے کے اب باپ کا
دوہائی تہائی وہ کرتا ہوا

اودہر سے چڑہ آیا بصد کروفر
مصمم وہ اپنی کمر باندہ کر

غنیم آتا ہے جیسے چڑہ کر کوئی
گئے گانو پر چڑہ برائی سبہی

نقارہ پہ چوبین جو پڑنے لگی
ہوئی دلین سندہی کے بہی کہلبلی

جو ہین دیکہا انبوہ بارات کا
نہ حضرت کا کچہہ ہوش باقی رہا

نہ گہراؤ گہراؤ مت کی صدا
یہی سنکے کانون سے اپنے سنا

چلا باپ دختر کا لینے برات
لگے لوگ آپس کے سب اونکی سات

بیان حال کیا بیٹی والی کا ہو
یہہ گذرے ہے جیسے اوسپر سنو

چلا بیٹی والا بحال سقیم
وہ مجرم کی صورت بنائی لئیم

اگر کہا پیٹا میلی دستار اسکی
پڑے پیچ مونڈہو پہ ادہر اور ادہر

تغیر انہ صورت بر نہ تھے پیر
سبھی بھائی ہندوں کا پیچھے پڑا
فسانہ کی جیسے کوئی ساتھ جای
کوئی موت کو یاد کرتا ہوا
بہت زشت صورت بنائے ہوئی
سبھی بھاگے باراتیوں سے ملے
ملا انکا ہر شخص کو روپیہ
ہوئے لوگ بستی کی آگے تمام
جلو میں جو تھا ڈھول بجتا ہوا
کہ ہے دونوں کا خانہ برباد مول
بجاتا تھا طبلہ بھی یہ بھی سدا
طوائف اوٹھا کر ستاتی تھی ہات
لگے رگانوں کے قریب جو چودہری
لگا سر پہ دولہہ کے کرنے نثار
لیا چھین سنڈوں نے کمزور سے
جوان سب کی نظروں سے مخفی رہا
جو سمدھی انہیں روکتا تھا ذرا
جو بیچارے کنگلے تھے وہاں نیم جان
ملا بھی کسی ناتوان کو اگر
عجب غدر کا آرہا تھا مزا

کہے دیکھکر کوئی یارب بخیر
اگاڑی تھا دختر کا باوا ہوا
فسردہ و پژمردہ صورت بنائی
کوئی فکر افکار میں مبتلا
گویا ظلم سے ہیں ستائی ہوئے
لگے بیٹے والے کے جاکر گلے
دیا بیٹی والے نے دستور تھا
بیچاری کی تھی بارات با اہتمام
صدا اوٹھی بھی اوسکی سنلہ ذرا
منادی کا پھر سے یہی ہے اصول
کہ اوٹھیں گے دونوں ہی برملا
کہ یہ اور یہ دونوں ڈونگلے ساتھ
تو پونچھار پھر روپیوں کی کری
لگا الغرض اپنے دلکا بخار
کسی نے کہیں پایا آخور سے
تو وہ خاک اور دہول میں ملگیا
تو بیکس تھے یہ دونو انہوں پہ ہا
نہ اونکو ملا ایک حبہ وہاں
تو چھینا توانا‌ؤں نے جلد تر
بہت شور غل اور غوغا مچا

سواری پہ گھوڑوں کی چڑھے سوار
پھرایے پر اسپ جماتے ہوئے
وہاں لوٹتے موٹھ اونکا پچھاڑتے ہوئے
کودانے نچاتے ہوئے وہ رواں
جہہ داہنے بائیں کے لوگوں کو آن
پہنچ جب گئے بیٹی والے کو ہان
نکلکر فراغسم ہوئی دربہ آ
ہوئی رسم سیال کی اور سلام او
سبہا انکا نذرانہ اوسنے لیا
کیا بعد نے چوپال ہیں پہر قیام
بیاہ کی گہر سے منگا کے نشک
کسی نے شکایت سو گرسیہ کہا
جواب اونکو معقول کیا یہ ملا
نہیں سدہ ہیں چار پائی یہان
بچھے کچہ بہر بہز ان سے ذرا
ہوئے ابتدا گہاس کی مانگ آب
جہانسے ملا لوٹ لائے سبہی
بہت ادمی اسمیں پٹ بہی گئے
ملا و غرض جہینے کا منہ سبہی
لگے بیٹی والے کے گہر پر ہی

کودانے لگے گہوڑوں کو وہ باربار
قدم پر قدم سب بلا کے ہوئے
کبہی سیدہے اور گاہ الٹے ہوئے
کبہی پیچھے ہوئے رسالہ رواں
ہٹو بچو کہتے ہوئے بے حساب
جو باجے کا تے ہوئی عورتان
ہوا ختم جو کچھ آکر کہرا
طواف نے کالی کی ابتدا
جو تہی رسم بعد وہ سبہی کیا
تواضع ہوئی اونکی اچھی تمام
سبہی کو تقسیم ایا نہ نشک
تواضع نو سنے بہیجا ابتدا
کہ انکو بہ بارات کا ہے پڑا
براہمن کے گہر سے منگائیں کہان
پڑے خاک پیر وہ بچہاتا بچھا
تسلی بہلا اونکے دلکو نہی کب
نہ ڈرسے انہے دشنام سے وہ کبہی
توانا دشہ زور بچ بہی رہے
ہر ایک سیج سجا کر وہاں سے چلا
جگہہ بیٹھنے کو زمین پر ملی

برتنے سے کے برگ کی پتلان
صاحب نے یہہ جو دہر سے کہا
ہمارے برادر شرف سے اجازت یہہ ہے
قسم ہے کہ کر دیکی پیٹو ہو سیر یار
کل سب کی جانب سے یہہ ہی ہوا
ہر ایک شخص کو اسقدر گھی ملا
اونہون نے دیا ایک جسقدر
کری کہا والون نے ہی دشمنی
ہی سب کے دلپر تہا نقش نگین
فراغت ہوی سبکو جب جمع طعام
بت پیاس شدت کی اونکو لگی
پہلے دال کے جو کہ کہائے تہے تمام
کے ایک صاحب کو ہیضہ ہوا
اب نکی حالت پریشان ہوگی
ان اگیا عقد کا ہی سمان
دالان تہا ونہاین ایک منتر پڑہا
شام سے لیکے بیٹہے اوسے
سحر تک اوسکا ہو چارن ہا سوا
بستر ہ پہر کہا مجکو دو
ہی لفظ کا پہر اعادہ کیا

سفر کی دہی ہوتی ہین تیاریان
سنئین بانٹنے والے ہر ایک جا
کہ جبتک نہ انکار کوی کرے
برابر ہو ڈالتے گہی کی دہار
موافق ہدایت کی سب نے کیا
کہ پانی کی مانند بہتا رہا
اوسے کہا ین دس آدمی بنجیط
نکرتے تہے وہ ابتری مین کمی
کہ برباد ہوبیٹہی والا کہین
پڑی ابتری پہر تو اونین تمام
پڑی ہٹ مین جبطرح ہر شہر کی
پڑی جہینٹ تہا ہرج سو لاکلام
بچا کوی اون مین سے کوی سوا
برات ایسی دیکہی نہ ہرگز سنی
برہمن نے بہی جو کشٹ پوا وہان
بہت لیا جوڑا نہایت بڑا
پڑا ہا اسقدر کوی کب سن سکے
تکے مجکو بائیس ٢٢ وہ صاحبان
مکرر کہا پہر اسی لفظ کو
نکہ اسنے ہی اور وید دوزا

رہے دونو جانب کے گیڑی ادنار — یہی لفظ کہتا رہا بار بار

بیاں پہر ہی یہہ مہاراج نے یہہ کیا — کہ مرجاؤ اسسے کم یہہ ٹکے لیا

نہ معلوم ہے کون وہ گرنتہہ — کہ جسمیں سے نکلا ہے یہہ پوپ پنتھ

کہ جسمین لکہا ہے یہہ تفصیل وار — ٹکے یہہ دیتے رہو بار بار

اٹہارہ ٹکے دیپ دان کے ابہی — حوالہ کرو میرے جلدی ابہی

نیا پاگہنٹہ اوسنے مٹی کا ایک — کہا اسپہ تینتیس ٹکے دو انیک

پورت نوگرہ کے ہی چہتیس ٹکے — برہمن نے دونو طرف کی لئے

کبہی پانچ سلنغ کبہی دس ٹکے — تنا تارہا جو زبان سے سئے

جو ہے خم پہرون تلک سوم کا — اوسے تو گہڑی بہر مین پورا کیا

فقط خالی لکڑی جلا لے گئے — نہیں دیر اوسمین لگائی گئے

عیوض وید کے منتر ونکمی پڑہتا — نکموں بیسوں کا آرات بہر ندگرا

بہم دولہا دولہن کی لازم جو تہا — وہی عہد و پیمان کا سلسلا

گو دان کا پہلے وعدہ لیا — تو پہیروں کی پہر رسم کوئی ادا

چہ خوش واہ ری پوپ یہہ تیرا کام — بر آتا ہے اسمین تیرا خوب کام

سحر ہوگئی رقص ہونی لگا — ہر ایک شخص محفل مین حاضر ہوا

مہیا تہا ساز شراب کباب — اوڑانے لگے سب وہ بے ہنوو حجاب

جنم مین ہوا اسکے جیسا جلوس — اوڑا جو دہڑی پہکے تہا جہیز کا

رہا اسمین اوسلسے ہی زیادہ مزا — بہت طول تہا مختصر ہے لکہا

ہوا بیٹی والیکو اب یہہ خیال — چلی بیٹے والے نے یہہ مجھسے

نہ پاس آبرو کا میری کچھہ کیا
تباہی کو میری برات اسقدر
خدا چاہے سمجھونگا مین بھی اسے
کہ کل رسم بٹنہ کی ہو ابتدا
کسیطرح روٹی کا یہہ آج کی
سو ہی عزم یہہ زیور اسباب دن
کسیطرح جگ مین رہے آبرو
مگر ہے حلف یہہ کہ کل شام کو
انہین سبکو فاقہ سے رخصت کرون
کرون شام کیوقت رخصت انہین
یہہ ہوا تیسرا روز بھی جو بسر
ہر سی لیکے آپہونچا یعنی وہان
لگے رسم بٹنہ کی ہونے ادا
کہا آٹھہ مبلغ دو حجام کو
کہا روٹی دو دون کہلائی تمہین
کہا دولہا کے باپ نے لیجیے
زبان سے کہا بیٹی والے نے
کہ پندرہ کے پکے ٹکہ اور بھی
کہا بیٹے والے نے بو صاحبا
کبھی کچھہ لیا اور کبھی کچھہ لیا

نہ خوف خدا اسکی دل مین رہا
یہہ لایا ہے ظالم میرے آج گھر
خدا میرے نیت مین برکت کرے
کرون ساتھہ اسکی بہت خرخشا
خدا لوی اگر دے تو نہو کچھہ کمی
کہین ہاتھ اوسے کرکے عزت رکھون
نہ ہٹی کسی بات مین ہو کبھو
کسیکو نہ کہانے کو دون نام کو
یہہ سب ہوگ سبھی رو رہین اور مین نہون
ادہر کے نہ ادھر کے ہرگز رہین
کہا بیٹی والے نے اوسجا گذر
کہ جنوا سنہ کا جس جگہہ تہا مکان
تو پھر بیٹی والے نے جھگڑا کیا
سنکے کہا بیٹے والے نے صاحب یہہ
مجھے روپیہ اور چون موہ ملین
جو ارشاد ہو اور کچھہ کیجیے
ابھی سات مبلغ کے لیجیے ٹکے
عنایت کرو اب مجھے چودہری
کسیطرح سے دور ہو خرخشا
عمل چودہری اوسپہ کرتا رہا

ہوئے ڈیڑھ سو روپیہ صرف جب
بدی تو نے ہمراہ میرے کری
کہا بیٹے والے نے صاحب اجی
برات اسقدر ساتھہ لایا ہی تو
جواب اوسنے معقول پھر یہہ دیا
کہا سنئے تو تہارلونکا سسر
تو جگ مین کہو پھر ہنسائی نہو
جو ہے لاگ اونکا مقرر ہوا
کہا اسنے طینت ہی یہہ گر تیری
کہا اوسنے دشنام دیکر بھی
پھر آگا لی سنکر بہت قلبین جو
سبہونکو کہا چودہری نے چلو
بگل ہو گیا زین بندی کا وہان
براتی سگئے بھاگ والے سبھی
اونہو نے بہت سی لجاجت کری
جو ہو جو دنہا تیل ناگا دیا
ہوا دونونکی باہمی اتفاق
غرض وہ گئے ہو خوشا خوش ادہر
عجب تیری کرتوت ہی چودہری
نکمہہ صرف بیجا مین باقی رہا

زبان سے کہا بیٹے والے نے تب
مناسب نہین تہا تجہے چودہری
تبا تو نے کیا مجہسے شکی کری
کہ جاتی رہے ہی مری آبرو
کہ تو تہارلون کو نہ لاتا ہتا
کمینونکو اسے دلاؤن نہ گر
یہہ انصاف کی بات ہی تم کہو
کسطرح وہ چہوٹتا ہی بہلا
تو ہم چہوڑ جاوینگے دولا ابہی
کہ دختر میری رانڈ ہی ہے بہلی
ہوا مشتعل سب گئے اوسکی ہوش
کہرے ایکدم ہی یہان ہمت رہو
نہ باقی رہا ادمی کا نشان
ہوئے جمع بستی کے سب آدمی
سماجت سی سمدہی کو ردکا بہی
ہوئی صلح سبکو مرخص کیا
نہ دل مین رہا پہر کسیکے نفاق
ادہر ہو گئے یہہ بہی رو پیٹ کر
حقیقت تیری تلین کا نو نین تہی
چکہا یا عجب شادیون نے مزا

ملے اب نہ حضرت کو اجرت کہین
یہی ہین کتین گر تمہاری رہی
نہ دونی کی ہرا دیلیگا جرنیش

میرا قول اے دوستا و سچا ہنی
تو دیکھوگے تم آخر شش ماہی
نہ کہا ہمکو ہوسکے میر چیتیش

سنو بات اب چودہری کی ذرا
جو کہتا ہے پہلے وہ ہی آدمی
بہت غور کر اپنے دل سے کہا
جو نہیں آتا ہے پاس میرے کہنا
چلی کر گیا یہہ تو کہتے گیا
مثل یاد آتی ہے ہمکو ابھی
بہت جلد وہ ہار جاتے ہین تمام
ابلیہہ دل سے تہا اونکی یہہ مشورہ
کہ او چودہری میرا قرضہ دلا
بگر بیٹھے اسنے ہی کہنے مین لے
مہاجن جو اون فہا سنو یہہ گیا
کہا چودہری نے کہ اے مہاجن
اونہون نے کئے ہمپہ احسان بڑے
ہوئے تیسکے ناچار ضامن ہمی
عقب مین مہاجن کو سمجھا دیا
عدالت مین اسکے خبر لیجیو

بہت دور اندیش اب یہہ بنا
نہ کہا تا ہے وہ ہوگا کسی سے کبھی
طبیعت مین آتا ہے یہہ مشورہ
اسی سے ہکر جو ہین قرضدار
مناسب ہے خاموش ہو بیٹہا
اگر ایک چپ ہو تو سو آدمی
نہین اسمین کچھہ شک نہین کچھ کلام
مہاجن نے آدر پہ دی یہہ صدا
وگرنہ عدالت کا در ہے کہلا
بلا حضرت چودہری کی سنے
اونہون نے لڑائی کی کی ابتدا
نظیرین بزرگون کی پہلے سنو
ذرا بات کے واسطے تم لڑے
مہاجن کی دلکو تسلی کری
نہ مانے گا ہرگز یہہ نالش بنا
گواہی مین ہمکو طلب کیجیو

بہت جلد نالشہ غرض ہو گئی
مکان قرق جو جو دہر بکا ہو
بقیہ کی ڈگری جو باقی رہی
عدالت سے جاری کرائی گئے
ہوئے اسمین ماخوذ جو جوہری
انہین جیلخانہ مین داخل کیا
ہوئے پہلے دنیا مین تہے نامدار
پہونچے جیل مین قیدیون سے ملے
علاوہ ازین خط یہ بہیجا
کہ ڈوبا ہون مینتو بدولت تیرے
پسر نے سنا لفظ جو طعن کا
جو تہوڑا سا اوسکو افاقہ ہوا
ارادہ کیا باپ کو مین چہڑاون
کسی ساہو کے گہر مین جاکر گہسا
پہرے تہا کہین گشت کرتا ہوا
کسی جا پہ چہپ کر کہڑا ہو رہا
دبا لیا سپاہی نے بالائی سر
بہت شور غل جو وہان پر ہوا
حوالے کیا اوسکو پولیس کے
ہوا دہانسے نقشہ الف کاروان

عدالت نے بیٹے کی ڈگری کری
مہاجن کو کچہہ تو ملا روپیا
مہاجن نے اوسکی یہہ تدبیر کی
خبر کچہہ نہ اسکی سنائی گئی
پڑی انکے ہاتہو مین اب ہتکڑی
مہاجن نے ناہنہ ان کا دیا
ہوئے اسقدر رنج مین ہی کامگار
تو مصروف تعریف شنادے رہے
بنام پسر دین قلم کہینچا
نہین تجکو ہوتی ہے شرمندگی
تو بیتاب ہو کر زمین پر گرا
کمر باندہ ہمت کی پہانسے چلا
کہین جا کے مین مال زیور اڑا دون
لگا نقب سب مال و زیور لیا
سپاہی نے کوچہ کے اوسکو لہا
نکالا جو مین نقب سے ذرا
پڑا اوسکی صدمہ سے یہہ خاک پر
تو ہاتون ہی ہاتون یہہ پکڑا گیا
حوالات مین بند کچہہ دن رہے
عدالت کو بہیجا گیا یہہ جوان

بہت اوسکی تحقیق حاکم نے کی
ہوئی چار سالہ اسے قید سخت
کسیکی بنائے سے بنتی نہین
فقط اک بہو نپہچے باقی رہی
جو مختار خود تہی وہ باقی رہی
ہوئی باہمی دونون کی دل لگی
حمل بہی کسی سے اسے رہگیا
ہوئی نوبت اوسکی جو اسقاط کی
سش سے ہوئی قید عورت کو بہی
ہوئی زن بہی کنبہ مین شامل وہان
نکہہ فکر اب جو دہری کو رہا
مقدر کا قسمت کا تقدیر کا
جو لکہا ہے ٹلتا بہلا ہے کہین
خدا کی جو مرضی تہی وہ ہو گئی
یہی لفظ اونکی زبان پر روان
وہی ہوتا ہے جو کہ اوسنے رچا

یہہ مجرم تہا اس جرم کا واقعی
بگڑتی ہے تقدیر جب ایک لمت
مشیت کی تحریر ٹلتی نہین
ادہر اور ادہر یہہ پہری گہومتی
کسی شخص سے چار آنکہین ہوئی
نہین چہپتا ہے عیب ہرگز کبہی
ہوا نام دنیا مین روشن بڑا
خبر اسکی پولیس مین ہو گئی
ہوا اتفاق ان کا کیا باہمی
کہ تہے آدمی اور داخل جہان
جو قسمت مین ہونا تہا سو ہو گیا
یہی ورد انکی زبان پر رہا
یہہ کہتے رہے تینون زار و حزین
لکہا کو ن قسمت کا دہوی کوئی
وظیفہ یہی رات دن ہر زبان
کسیکا بہلا اسمین چارہ ہی کیا

ہماری یہہ سرکار عالی مقام
نہایت یہہ ہے عدل در داد گر
کہ ہم شکر کرتے ہین اوسکا مدام

کہ نوشیروان جسکا ادنی غلام
ہیئن بابلی شیر و بز ایک گہاٹ پر
رہیت عدل کو دائم اوسکے قیام

لہذا طبیعت کو ہیگا قرار
یہی سلطنت تا قیامت رہے
میری رائے انسب ہے یہ فائدہ
رہے جرم سے پہلے کچھہ رک گر
سکا نہو راز افشا پہر
نہ اے بہائیو پہلی بیٹھ لکیر
نہیں طفل ہو کیا نہیں جانتے
بچوگے نہ تم اور اولاد بہی
کہ اوس چہتر دہاریکو جیسے سنا
بہت ہوگی حالت تمہاری تباہ
نہ تم پہر کی چال سیکہو ذرا
چڑہی رامچندر کی جو برات
طوائف نکوئی نہ نقال تہا
نہ تہا بہانڈ بہڑوا بہگتیا کوئی
نہ دہونسہ نہ نقارہ نے ساز تہا
فقط دو برادر منی ایک تہے
کہو رامچندر نہ تہے چہتری
تمہارے خیالات ظاہر کے گر
مگر ہیں خیالات جو باطنی
میرے تم خیالات سے اتفاق

نفاق کے دایم ہیں امیدوار
سلامت رہے اور سلامت رہے
جو جاری رہے اسمیں ہے فائدہ
رہیں باز پہر خود بہی صدہا بشر
تو حالت نہووے کسیکی بتر
بہاؤ نہ اپنے کو اوسپر فقیر
نصیحت ہماری نہیں جانتے
اڑہاؤگے ایسی غرض ابتری
کہ جو جیل میں تہا مقید ہوا
ملیگی کسی جا نہ تمکو پناہ
نہیں سنتے کیا حال انکا سنا
نہ انبوہ تہا کچھہ بہت اونکی سات
نکوئی گلن لیے مے کا ہمراہ گیا
نہ رکہا نہ امر د جگیشا کوئی
نفیری نہ قرنا نہ باجا بجا
یہی دو نو ملکر بیاہنے گئے
کہ پہرتے ہیں دم جنکا ہم تم سبہی
اگرچہ ہیں ناقص ترین و نبر
نکلتے ہی اون سے تو اہل دلی
بہت رکہتے ہوگے نہ ہوگا نفاق

نہین کیا یہہ منشا تمہارا دلی — کہ ہر طرح سے خستہ ہمین ہو گئی

ہماری یہان تھوڑی آئی برات — نہین چاہتے تم اب نہی یہہ بات

ہو صرف زیادہ ہمارا کبھی — نہ روٹی کا جائے سہارا کبھی

کہ جس گھر مین دختر ہماری رہے — رہے شاد و خرم وہ پھولے پھلے

رہے گھر وہ دولت سے پر دایما — بتاؤ نہین کون یہہ چاہتا

جو بارات کم لائیگا بیگمان — کرے اوسکی مدح و ثنا اک جہان

جو کثرت سے بارات لیجائیگا — کھو بیٹھی والا نہ دکھ پائیگا

اوسے گھانس دانہ کی زحمت نہو — کدورت نہو دلکو کلفت نہو

جو مہمان آتا ہے گھر پر کوئی — تو ہوتی ہے کیا کیا نہ جانکندنی

ہمین تو نہین آتی ہے نیند و خواب — خدا جانے آتی ہے کیا پیچ و تاب

کسی بات سے تم نہین بے خطر — نصیحت کا پر کچھ نہین ہے اثر

وہ ہے بات دلپر ہے نقش حجر — عمل سے نمعلوم کیون ہے حذر

وہی چال اب پھر کے بیت ہلو — نظر فائدہ پر تم اپنے کرو

اتفاق مباحثہ من المصنف

جو تم پیش کرتے ہو یہہ قول راست — خطائے بزرگان گرفتن خطا است

لگاتے ہو پھر اسکے معنے عجب — ولے ہے سمجھ ایکی یہ غضب

سلف سے بزرگون نے جو ہے کہا — نہین چاہئے اوسمین چون و چرا

نہ اسکے یہہ معنے ہین ای ذی شعور — گرفتن یہہ مصدر ہے صاحب ضرور

بگڑنے کے معنے نہین صاحبا — گرفتن تو لینا ہے دیکھو ذرا

تو حاصل یہہ ہوتا ہے سمجھو ذرا — خطائے بزرگان پہ چلنا خطا

دویم ہلین پڑہا کے سوم فصول
نہاین یاد ہے قول سعدی کا کیا
اوسے پیش کرتا ہون صاحب ابہی

سمجہتے ہین اسکو جو ہین ذی عقول
اونہو نے گر یہ ہلین جو کچہ لکہا
کہ دانا اوسے جان لین گے ابہی

مقولہ شیخ سعدی

گرفتم کہ اموال قارون ترا ست
غرض کہ ہے میری اسی سے اور مدعا
نہین اوسکو حاصل کرو اور قبول
سبہی بات تم جانتے ہو بہلا
مگر چونکہ ہے ایک نا واقفی
فقط دلمین یہہ ہے تمہارا خیال
کرو غور و ہستال دل مین ذرا
بہت بڑہ گئے شادی کرنے ابہی تم
بگڑ جاتے ہین اسمین لاکہونکے گہر
بہت ہیچ ہے یہہ تمہارا دہیان
زمانہ مین ہین تین فرقہ یہہ اب
ہے ایک دوست دویم ہے دشمن سنو
ہو دیگے فضول اگر کام مین
نہ دشمن کرے ہیچ کچہ صاحبا
ہو دیگے جو ہیچ جانو یہ تجگت
کہ نہ شادی مین اور بڑہ کر کام

ہمہ نعمت ربع مسکون ترا ست
جو پہلے بزرگون نے کہا ہے حفا
نہ ضائع کرو وقت کو تم فضول
نجاہل ہے کچہ عارفانہ ذرا
تمہارے ہے وہ دل نشین ہوی
نہین اوسکا اچہا ہے ہرگز مآل
تو ہو ہیچ و بیکار یہہ جانتا
کہ ہو نام دنیا مین رب کی قسم
یہہ رستہ ہے بار و بہت پر خطر
کبہی دلمین ایسا سمجہو نگا ان
بتاتا ہون تفریق و تفصیل سب
نہ دشمن نہین دوست ہین بعض دو
نتیجہ برا ہوگا انجام مین
فضولی مین ہمکو کیے گا تبرا
کہے گا عدو بلکہ ہنگا بہگت
تمہارا کہے دوست ہی نیکنام

تمہارے چلن کی کریں مدح سب
رہے آدمی وہ تمہیں اب بتادون
تمہارے بھلے اور بری سے کبھی
سنادون تمہارے بزرگونکا حال
گیا سو پر سکا جو عرصہ گذر
گری شادی پر بگر اونہونے جو تھی
کوئی نام بھی اونکا لیتا نہیں
نہیں یاد وہ جب تمہارے رہا
کیا نیک نامی کا جو کام تھا
بنایا تھا تالاب یا چاہ جو
تن و جسم گو انکا مفقود ہے
کرو کام ایسا ہی تم بھی ضرور
کہ باقی رہے دین و دنیا میں تم
رہا شاد یونکا جو یہ تذکرہ
کرے کوئی مدح جو اوسکی کبھا
لگے پر نہیں دیگ کی جانکو اب
مٹھائی کو کہتا ہے کوئی بڑا
کہے ہے کوئی موٹے چاول پکائی
ہتھیر آیا ہے اسمین ملکے ظروف
نہیں اسمین رفتار گھوڑی جو دی

کوئی بد چلن کہہ سکے تمکو کب
جو دشمن نہیں دوست تمکو بتادون
غرض کیا جو چاہے کرو سو کوئی
کرو گر نہ حجت نکلتے قیل و قال
تمہیں اون بزرگون کی کچہہ ہی خبر
گئے بھول اوسکو سبھی آدمی
سنا ہے بھلا ذکر تمنے کہیں
غرض عز کو یاد ہے اوسکے کیا
یہی باقی اونسے نشان ایک ہا
چلا جاتا ہے نام اونکا نکو
نشان نیک دنیا میں موجود ہے
کہ شہرت تمہاری ہو نزدیک و دور
تمہاری کرے مدح خلقت تمام
رہے تین یا چار دن تک ذرا
اسیطرح خلقت کہے ہی سبھی
کہیں ناچ ہی بھر رہا ہو یہ سب
کوئی کہتا ہے مال بے آب تھا
نمک ہی بہت دال مین کیسے کہا
دے کیا یہہ سمدھی نے ہے اور یہ دوف
دیا ایک تو مال پہر جگ ہنسی

کسی نے کہا یہہ جو بارات تھی
اسی خرخشے مین رہے ہم تو کہین نہ
کوئی بولا اوجڑی زراعت مری
کوئی بولا کپڑونکی گٹھڑی مری
کسی نے کہا اسپ بلا ہوا
غرض ہر طرح کی شکایت ہوئی
کہ بارات مین ہم تو جبرا گئے
کوئی کچھہ بھی بدگو نیون کے سوا
نہ ابتک یہہ معلوم ہمکو ہوا
وہ نیکی کا ہے کون سا دن بھلا
جگت مین تم ہو گئے جبھی نیکنام

کہن کیا بہت تھی یہہ آفت بھری
مثل ہے کہ جم سے بڑی ہے جبنت
کسینے خبر اسکی پیچھے نہ لی
چرائی گستنے کہین گم ہوئی
غضب ہے ضرر ہوگیا مال کا
یہا بات سب نے زبان سے کہی
نہ کیا ورد کہہ ہمنے سر پر سہے
نہ بانہپر نہ لایا غرض تدکرا
کہ اس کام بد سے نتیجہ ہے کیا
کرد گے جو حاصل اوسے صاجا
کرو صرف بیجا کا اپنے نظام

~

رہی بات جو دوسری یہہ سنو
جو بیجون ہی مین کچھہ برائی ملے
نہو بھائی بھندون مین عزت بڑی
رہا دوسرے قوم کے سامنے
نہین بات ممکن یہہ ہرگز کبھی
بیان جسطرح جو دہتر بجی لگی
میرے گانو کی ایک دیہہ ہے قریب
وہان ایک جاروب کش کا ہی گہر

نہو بہوار تم ایسے صاحب کرو
یہہ بیجا ہے کوئی تصور کرے
مساوی ہین سب خلق مین ای اخی
کسطرح عزت تمہاری بڑہے
کہ دیوین تمہین وہ خطاب شہی
مثل ایک موضع کے بارات کی
کہ نام اوسکار کہا ہے کپڑکا عجیب
وہ رہتا ہے یہہ بیسوان سنتوا اوسکا ہے

بہت اپنے گہر مین ہے رہتی
دے چار ہزار اوسنے مبلغ اوٹھا
یہہ چاہا تہا مین نام اوسکا لکہون
جو نام اوسکا دریافت مینے کیا
نہین نام کچہہ یاد اوسکا رہا
یہان پر یہہ دو کوس کے گانو ہے
دہانپر زمیندار رہتے ہین جو
اوسے کراتے ہین پاخانہ صاف
نہ وہ صرف سی کچہہ برہمن بنا
نہ دنیا مین زیادہ ہوا مرتبا
ابہی اور باقی ہین دو درجے اور
مقابل مین ہونا ہمین نیکنام
وہ دو تو یہہ ہین مین بتاون پتا
بہت وقت موجود ہے دو بہی
ابہی نامور ہون خدا کی حضور
مطابق اوسیکے کرین کام ہم
بہت وقت اسوقت خوش ہوکر
کوئی کام کرتا ہے ایسا کبہی
کسیکو جو خیرات دے ہی کوئی
رضامند ہو اوس سے پروردگار

پسر کی عجب برہ کے شادی کری
چاہا سبہی بہائیون کو بلا
نہین کل حقیقت سے آگہہ کرون
یہی گانو والون نے مجہسے کہا
نہ بل بادشادیکا نے یا جرا
جو اوپر ہے مذکور وہ نانو ہے
یہہ حالت ہی اونکی برابر سنو
نہین اسمین کہتا ہون لاف و گزاف
نہ اعزاز اسمات سی کچہہ برہا
وہ بہنگی کا بہنگی ہے آخر رہا
سناون سنو دل لگا کر بغور
ضروری مناسب ہی اک نیکنام
کہ اول تو ہے بندگی خدا
اطاعت ہمین جنکی لازم ہوئی
عمل وید اقدس پہ ہووی ضرور
تبہی پائین گے دین مین نام ہم
عمل جو کرے اوسکے قانون پر
ہو فائدہ جسمین اپنا ذری
نتیجہ سمجہہ لیتا ہے کچہہ ابہی
کہے ایک زمانہ خجستہ شعار

رہا اب جو شادیکا وہ سلسلا
کرو غور دل مین اگر تم ذرا
خدا کی نہ ہے اسمین کچھ بھی خوشی
نہ خیرات کچھ ایسی بٹنے کری
اور نہین کو ہے خیرات دینا روا
ہمارے ہوئی لوٹ شادیمین جو
کمانے کا لایو تھے جو آ...
ملا بلکہ سو نکو نہ ہرگز ذرا
بہت بڑھ کے شادی جو ہے کری
نہ دفتر مین کچھ شہ کے لکھا گیا
ہوئی ایک تو بات ہان پر ضرور
کرون ان رسونکا کب تک بیان
جو باقی ہے اسباب مین کچھ رہا
وہ ہے یعنی دختر کشیکا رواج
مقرر کیا ہے جو سرکار نے
وہ خود کرتے رہتے ہین اسکی تلاش
رپورٹ نہین ہے اونکے دیکھو لکھا
اور آگے کو بھی افسر محکمہ
تو سب ضرورت کریگا رقم
نصیحت ہر اے شاد میری یہی

کہ جسکا ہوا پہلے ہی تذکرا
پہلا او سمین تمکو کوئی بھی ہو فائدا
نکچھ شاہ راضی ہے اونمین کبھی
کہ جو شاستر بدمین ہے لکھی
ابلا بیچ ہین جو لوگ کے دست و پا
پیسے ہی لوگون نے لوٹی سلنو
انتھو منڈ سے تھے اور توانا سبھی
رہے ہو نہ کو تکتے ہی لب لیے بوا
نتیجہ ہوا اوسکا کیا اے اجی
ہمارا انکچھہ نام برڑ ہکر ہوا
مرتب ہو ٹو مین تین مثلین حضور
نہین صرف بیجا ہے اچھا سیان
نہاین بحث سے اوسکی کچھ فائدہ
سو کل دیکھہ لیگا کریگا جو آج
ہوا اب محکمہ خاص اسکے لئے
ہزارون کی اونسے ہوئی رازفاش
کہ یہہ فعل کس کس نے کیسے کیا
جو دیکھے گا ایسا کوئی مظلمہ
مناسب ہی خاموش ہوای قلم
کرو صرف بیجا نہ ہرگز کبھی

رسومات بد پر کرو دستے لعن
نتیجہ برے کام کا ہے بڑا
جہاں میں تمکو نام مشہور ہو

کرنا دشمنوں کا نہو تمہیں طعن
عمل نیک کوئی کرو دل لگا
کہ شہرت تمہاری بہت دور ہو

نہیں منع کرتے ہیں ہم صاحبو
ہماری غرض صرف ہے اسقدر
بیاہ شادیوں میں جو کرتے ہو صرف
کہ ہے قاعدہ دایا یہہ مگر
جو ہیں اہل دولت بہت مالدار
کریں شادیوں میں صرف زرودن
اونہے شرح پر پھر کرتے ہیں غریب
والفقیر ہے سب جابجا دیکھو یہی
جو یہہ کام کرتے ہیں اہل نعم
تو ہیں کام کر پیچھے کرتے نہیں
بہت اونکی خاطر ہے میدان کھلا
بنائیں گے ان باغ دل کھولکر
ہے نام دنیا میں روشن سدا

جو کرنا تمہیں شبہہ کرم ہے کرو
کرو صرف بیجا سے بیشک حذر
بڑے ہیں عدو آپ پر تین حرف
تمہیں وسکی شاید کہ ہوگی خبر
نکالیں ہیں دل کا وہ ایسا بخار
بھرا ہے دماغوں میں اونکی جنون
پیچے عادت و خو ہے سبکی عجیب
بھلا بات کنگن کو کیا آرسی
یہہ ہے اونکی اولاد کی حق میں سم
اونہیں دے سے ہدایت خدا یا کہیں
جتاتے ہیں ہم اونپہ ہر ایک جدا
کوئی پاٹ شالا بیٹھو نکا گھر
اودھر دیکھیں بھی بھلا ہو بھلا

اطباؤ نکا اسپہ ہے اتفاق
اگر غور سے تم سنو گے ذری
عمل چاہئے دل سے قانون پر
جو لڑکی ہو سولہ برس کی جوان
مناسب ہی دختر کے ہے باپ کو
اور ہو قوم میں اپنے اعلیٰ نظیر
عقیل و فہیم اور ہوشیار ہو
نہ ہو بیس برس سے ہو سن اوسکا کم
سگھڑ ہو وہ ہر طرح ہو خوش سیر
کہ دختر کو سکھ چین ہر طرح کا
پدر کو ہے واجب بہت جستجو
کہ مقراض اور اوستر کے سوا
غضب ہے جو لڑکے کی ہو جستجو
ضرورت طوائف کی گر ہو کبھی
زمانہ کا بگڑا ہے کچھ ایسا طور
نہ کچھ فائدہ ہے جو اپنے نظر
غضب ہے کہ دختر کے بر کی تلاش
نہیں تجھے دکھا دیا ہے سنا
سبھا گرم رشوت سے جب ہانکو
کہ وہ عمر بھر تا کہ روتی رہے

تعصب کرو دور دل سے اتفاق
برائیں مطالب تمہارے سبھی
کسی طرحکا پھر نہووے خطر
تو تجویز بر کا ہے اوسکے سمان
کوئی ہو پسر خوش سیر نیک رو
نہ جلالی کچھ ہووے اوسکو ضرر
فقط نام سے ہی جنہیں دور ہو
کہ کم عمر ہے حق میں دختر کے سم
وہ ہم سے ہوا ہے بہت باخبر
بسیرا ہے جنکے گھر میں سدا
نہ حجام کے ہو حوالے کبھو
کہو نائی کیا قدر جانے بھلا
تو بھیجیں برہمن کو یا نائی کو
تو ڈھونڈھائیں تا الاشتہ سیٹھ جی
دیا ہے کسی نے نکھٹو میں غور
ضرورت ہیں اپنے بہت بیخبر
کریں نائی بدوضع اور بدمعاش
کہ نائی نے دس بیس مبلغ بنا
تو دختر کو ایسے دیا گھر ڈبو
غم و رنج میں جان کھوتی رہے

غرض کیا ہی اسے شاد کیا لکھ گیا
ہوا جملہ یہہ تو بیان ہیر تمام
غم و درد کہ ان سے ہیر اولاد کا
سے نوی بوڑھا کوئی یا جوان
گذشتہ پہ صلواۃ بھیجو سنو
سنو گوش سے نصیحت میری
کرو کوئی لڑکا کہ جب تم پسند
کہ تاریخ شادی کی اوسکے ضرور
غرض ہیر اوسے یوم و تاریخ ہر
کرو بیاہ کی رسم کا انصرام
جو کچھ شغل کی ہے ضرورت تمہین
سنو سچے وید لکاد لسے بیان
جو دیکھے ہی کوئی تمہاری ادا
نہین یہہ کہ پیکر بہت سی شراب
کرو بیاہ کی رسم کو جب ادا
سمگری فراہم کرو تم سبھی
اگر اور لوبان کافور ہو
مقل قاقلا عود اور زعفران

یہی کہہ کہ جو تھا تیرا مدعا
مطالب پہ پھر یہہ کھلا ہم
برہمن و نائی سکو کیا ہے بھلا
نہین چاہیے سبھی اپنے دہیان
کرو ترک پہلی رسومات کو
یہی تمکو لازم ہے میرے اخی
مناسب ہے پھر تمکو اے ہوشمند
مقرر کرو کوئی اے ذی شعور
سبھی رشتہ دارو نکو وان جمع کر
نرنکار چاہئے تو ہون سدہ کا کام
بتاتا ہون ایک اور صورت تمہین
کہ ہے مغفرت کا تمہاری نشان
کرے خلق مین وصف و اذکار ثنا
رہو شغل دشنام مین تم خراب
پڑھو وید اقدس کی صاحب رچا
رطب ناریل مغز پستہ و گھی
دیا جسکی خوشبو سے کافور ہو
ترنغل ہو صندل ہوائے مہربان

کرے ہوم کی رسم کو صاحبا
دماغوں میں خوشبو کا ہووے اثر
دلوں کو ہو فرحت قوی ہو دماغ
ہدایت ہی وید و میں جیسے لکہی
کریں عہد و پیمان کی شرطیں ادا
جو دختر کو دیتے ہیں رخصت کے وقت
قدیمی یہہ دستور کیا ہے برا
دکھائی میں ایک عام جلسہ میں یوں
دکھا کر کہیں دینا اچھا ہے یہہ
تمہیں اسکی تشریح بھی اب سناؤں
اگر کم بن آیا کسی سے تو یار
تو انگر نے سامان جو زاید دیا
جو تجویز کی بھی اوسی شرح سے
بغیر اسکے سامان ممکن ہے کیا
میری گوش دل سے نصیحت سنو
غضب ہے کہ سبکو فرا ہم کریں
کہ دختر کو رخصت میں دیتے ہیں ہم
نمائش کی ہرگز ضرورت نہیں
یہی بات کافی ہے اے صاحبو
کہ جس سے ہوا ہو درست و صفا
مرض جسم کے دور ہوں لے خطر
بصارت کی اوس سے ہوں روشن چراغ
دولہا اور دلہن میں ہو باہمی
اسی طور سے شادی جائز روا
جہیز اوسکا ہے نام اے بیخبر
سنیں سب جو دانا کہیں وہ کیا
نمائش میں جہیز کہ نہ کہتے ہیں یوں
نہیں ہے بجا بلکہ بیجا ہے یہہ
برائی جو اس میں ہے تمکو بتاؤں
ہوا نام لوگوں میں وہ کیسا خوار
تو مفلس اوسی رشک میں مر گیا
نہ جبتک کرے دیکھہ حقیقت کرے
غرض یہہ طریقہ برا ہے برا
نمائش کا مسدود رستا کرو
جتائیں دکھائیں سجھائیں کہیں
یہہ زیور یہہ اسباب ہے بیش و کم
پسند اسکو کرتے ہیں دانا کہیں
چھپا کر جو دینا ہے سامان دو

درخواست مصنف بدرگاہ باری

بس اب ختم ہی شاد اسپر کلام | نتیجہ ہے اس گفتگو کا تمام
کہ اے میرے پروردگار جہان | تیری مدح کس سے بھلا ہو عیان
نرنکار ہے ذات تیری سدا | تیری ذات سے کب ہی بندہ جدا
ہمارے دلونکے شکوک و گمان | شادے نہ باقی رہے اک نشان
ہمارے دلونسے دوئی دور کر | عنایت سے اپنی نہ مہجور کر
بدل دے میرے بھائیون کے خیال | کسیطرح اونپر نہ آئے زوال
دلون سے رہی دور اونکی نفاق | کبھی سے باہم کرین اتفاق
اجنما ہے تو ذات تیری رحیم | دیا تو صفت ہی تیری اور کریم
دعا شاد کی ہے یہہ صبح و مسا | تیرا فضل شامل رہے دائما
کہ ہووار سے ابتر سکے بچا | ہمین اور سب بھائیون کو خدا
جہالت کا ہم مین نہووے اثر | دلون مین دیا روپ پرکاش کر
میرے بھائیون کی کدورت چھڑا | اونہین مثل آئنہ کر اے خدا
کرین رحم تا اپنی اولاد پر | دلون تنگ سے اونکی بہہ جائے اثر
کہ وہ کم سنی مین نہ شادیکرین | خیالات ناقص سے اپنے پھرین
نہ بین لڑکیون کو وہ اپنی کبھی | کسی گھر مین ایسے کہ ہو ابتری
میرے بھائیون پر کرم ہو تیرا | کہ سکھہ چین سے وہ رہین دائما
ہدایت دلونمین ہو پیدا ابھی | طبیعت سے ہووے ہویدا ابھی
کبھی وہ قائم کرین جابجا | کرین ترک وہ فعل جو ہے برا
کرین اچھے کامون کو وہ اختیار | کہ باقی رہے اونسے کچھہ یادگار

تمت

اعلان

سب سجن پڑہنے والون پر فرض ہے
کہ اس کتاب کی اشاعت مین تہہ دل سے کوشش
فرمائین اور حسن ہادی مقدس نے تمہارے لئے دو جہانکی نیکیونکا راستہ
روشن کیا اوسکے نام کی روشنیان جابجا پہیلائین اور جاننا چاہیے کہ یہہ
کتاب ہر قوم کے لئے مفید ہے اسمین بہت واضح طور پر قرض اور فضول خرچی کی برائیون
کی بابت تحریر کیا گیا ہے اور صرف بیجا سے جو جو نتیجہ ظہور مین آتے ہین اور وہ برا اثر دیکہلاتے
ہین اوسکو بہت شرح کے ساتھ لکہا ہے ۔ اس مجموعہ کی وجہہ قیمت سے کوئی ذاتی فائدہ
منظور نہین بلکہ ایندہ یون ایک بڑی کتاب انگریزی کا ترجمہ پیش نظر ہے اور
اوسکا چہپنا اسوقت مین بہت ضروری ہے ایسی کتاب اردو فارسی
خوانون نے آجتک دیکہی ہوگی البتہ یہہ ایک نئی چیز ہوگی فقط

اطلاع عام

کوئی صاحب بلا اجازت مصنف اس مجموعہ کو
طبع نفرمائین ورنہ بجائے فائدہ کے
نقصان اوٹہاوینگے

العبد
منشی رام شاہ سہارنپوری
ہیرا آرا سیلہ ٹایپ

بڈھی کی حماقت معروف بہ گوھر کی فصاحت
حسب فرمایش محمد سعید
بڈھا
منشی گوہر علی خاں
شمس المطابع ... چھپی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کرون پہلے حمد خدای جہان — لکھون پھر مین نعت شہ انس وجان

کدھر ہی تو ای ساقی خوشخرام — محبت کی می کا پلا مجھکو جام

جسے پی کے لکھون حکایت نئی — حکایت نئی ہو روایت نئی

کرون نشّہ مین وہ مضامین بیان — جسے سنکے ہون شاد پیر و جوان

مزیدار قصہ سناؤن تجھے — طبیعت کی تیزی دکھاؤن تجھے

زمانے مین اک شہر ہی شہر — کہ ہی نام جس کا ظرافت نگر

وہان رہتے تھے ایک بوڑھے میان — مگر دل وہ رکھتے تھے از بس جوان

نہ طاقت کمر مین نہ اعضا مین حال — بھرا تھا مگر دل مین شوق وصال

یہی دوستون سے تھا اُسکا سوال — مجھے جورو کر دو اک خورد سال

خدا جانے کی دن کی ہی زندگی — یہ خواہش تو ہو جاۓ پوری مری

اسی غم مین ورنہ گذر جاؤن گا — مین جورو کی حسرت مین مرجاؤن گا

یہ واہی سخن سنکے اُس بوڑھے کے — لگاتا ہر اک بشر قہقہے

کوئی اُس سے کہتا تھا ای بدخصال — یہ کیا دل مین پیدا ہوا ہی خیال

کوئی چھیڑتا تھا کہ ای مسخرے — اُڑا دینگے اہل محلہ مزے

ذرا سوچ تو دل مین بہر خدا — یہ دن سن ہین شادی کے ای بیحیا

عیان ہوگا ہنگام بوس و کنار — کہ دادا یہ پوتی کو کرتا ہی پیار

سُنے اُسنے لوگونکے جب یہ کلام
لگا کہنے دیجے زبان کو لگام

سخن ایسے لب پر کبھی تم نہ لاؤ
ذرا ہاتھ تو آکے مجھسے ملاؤ

دکھاؤن بڑھاپے کا گر اپنے زور
مسل ڈالون تمکو ابھی مثل مور

دیا ہی خدا نے بہت مال و زر
کوئی اُسکا وارث نہین ہی مگر

جو اک آدھ اولاد ہو جائے گی
یہ دولت مری اُسکے کام آئیگی

پھر آخر کو سب نے کیا مشورا
نہ مانے گا بوڑھا کسی کا کہا

ہماری نصیحت یہ سُنتا نہین
کہو لاکھ اُسکو سمجھتا نہین

چلو اِسکی اب شادی کر دین کہین
جو ملجائے دختر کسی کی حسین

غرض ایک لڑکی کو پھر ڈھونڈھ کر
بسانے لگے سب وہ بوڑھے کا گھر

لو آؤ خوشی کی دکھاؤن بہار
چمن مین کھلاؤن مین گل صد ہزار

چہکتی پھرے ہی خوشی چار سو
کہ بوڑھے کو جورو کی ہی آرزو

خوشی مین چھپر کھٹ کرے ہی سنگھار
کہ بوڑھے کے سونے کی آئی بہار

صبا ملتی ہیگی اُبٹنا کھڑی
کہ بڈھے کے سہرے کی آئی گھڑی

طوائف اڑاتی ہین تانین کھڑی
سُناتی ہین گا کر یہ سہرا ابھی

سہرا الوطرز

بوڑھے دولہا نے سرخ پیچ باندھا سہرا
ملک الموت نے گوندھا ہی یہ اچھا سہرا

جھکر دولہا کو ننھی سی دولہن کہنے لگی
باندھکر آیا ہی یہ تو مرا دادا سہرا

ماما جو اسے کہو دیوین مبارکبادی
باندھیگا آج کی شب ننھا سا پوتا سہرا

پیٹ مین درد ہو دولہا کے جو باندھا سہرا
آک کے پھولون کا ہی اسلئے گوندھا سہرا

یہ ڈر دکھاتا تھا بوڑھا کہیں جلدی آجا
مسخری مجھکو بھی دنیا میں کیا تو نے ذلیل
بیل کے منہ پہ ہو جس طرح پڑی اندھیاری
بھنگنیں کرتی تھیں تقریر یہ ہم ہنس ہنسکر
پیٹ میں آنت نہیں منہ میں کوئی دانت نہیں
دیکھکر بوڑھے کی صورت کو یہ سب کہتی ہیں
ہنستے ہنستے ہوئے دیوانے براتی سارے

باندھتا ہے اری اماں ترا بیٹا سہرا
جھوم کر بوڑھے کے منہ پر یہ ہی کہتا سہرا
کھل رہا ہے رخ نوشاہ پہ ایسا سہرا
ہم بھی دیکھ آئیں چلو لال گرو کا سہرا
جھریاں گالوں پہ ہیں آسپہ زریکا سہرا
قبر سے باندھ کے نکلا ہے یہ مردا سہرا
جبکہ رقاصوں نے محفل میں یہ گایا سہرا

اسلئے کہنہ مضامین لکھے ہیں کو ہر
بوڑھے دولہا کے لئے چاہئے بوڑھا سہرا

ہوا جلسہ شادی کا پھر دھوم سے
چڑھے بیل نے دولہن کے جو گھر
کیا سب نے دولہا سے ہنسکر کلام
ہنسی قہقہے چہل ٹھٹا مذاق
غرض دیر تک یہ ہی چرچا رہا
ہوا بیاہ اس بوڑھے کا جس گھڑی
جو انسان دنیا کے ہیں لالچی
نہیں دیکھتے پھر وہ پیر و جوان
دلہن نے جھنی دیکھا دولہا کا منہ
گیا آنسے رو رو کے بس غیر حال

دلہن بھی ملی اچھی مقسوم سے
ہوا دل میں حیران ہر اک دیکھ کر
میاں بوڑھے نوشے کو پہنچے سلام
تھے بوڑھے میاں ایسے باتو نہیں طاق
ہنسی ٹھٹے ہر ایک کرتا رہا
خوشی اسکے دلکو ہوئی تب بڑی
نہیں سوجھتی بات اچھی بری
روپے کب سمجھتے ہیں بس اپنی جان
اسے آگیا یاد نانا کا منہ
کسی طرح ہوتا نہ تھا جی بحال

انہیں چلبلیں جو ہوتی تھین پاس
کرے کیا یہ بیچاری مجبور ہی
جب آیا دلہن پاس وہ روسیاہ
نظر آیا ہر سو اندھیرا اُسے
چھپر کھٹ مین بوڑھے نے پانون دھرا
لگا کہنے پھر تو دلہن سے پکار
ذرا بول تو منھ سے ای میری جان
ہوا تیری صورت کا دیوانہ مین
تو ہی میری دل کا ہی آرام و چین
یہ کہکر اُسے پیار کرنے لگا
ادا ہی تری جی کو بھائی ہوئی
نا قت تو بڈھے کی دیکھو ذرا
کبھی بیٹھی اُسکو بناتا ہے یہ
ہوئی بوڑھے کو دیکھ کر لڑکی زرد
لگی کرنے دل مین وہ پھر یہ خیال
الٰہی یہ کیا دن دکھایا مجھے
مجھے زندگی اب ہوئی ہی وبال
خدایا کرم کی ہو مجھپر نظر
مرا ہلنے بڈھے سے پالا پڑا

بندھاتی تھین ہر طرح سے اسکی آس
پھنسی دام قصاب مین حور ہی
دلہن نے بھی جو دیکھا اُٹھا کر نگاہ
مصیبت نے آکر کے گھیرا اُسے
لیا گود مین پھر دلہن کو اُٹھا
مرے دل کا تو ہی ہے صبر و قرار
مین شوہر ہون تیرا کہا میرا مان
ترے شمع رخ پر ہون پروانہ مین
سمجھتا ہون اپنا تجھے نور عین
سر نحس قدمون پہ دھرنے لگا
مری دل مین تو ہی سمائی ہوئی
جتاتا تھا چاہت اُسے مسخرا
کبھی اُلفت اپنی جتاتا ہے یہ
نہین دیکھا اُسنے کوئی ایسا مرد
ذرا اچھا چھٹنا ہی اس سے محال
مصیبت مین لاکر پھنسایا مجھے
مری عمر کٹنا ہی امر محال
نہ دیکھون یہ صورت مین بار دگر
رہونگی نہ جیتی غم سی بڑا

جو بڈھے نے دیکھا دلہن کا یہ رنگ
لگا کہنے تو تو مری جان ہی
ہوا ہی ترے ساتھ میرا جو بیاہ
لگا لینے بوسے وہ چٹ چٹ بہم
جو لڑکی نے صورت یہ دیکھی نئی
حماقت یہ کیا لوگ کرتے ہیں آہ
مصیبت مین لڑکی کو پھنسواتے ہین
خدایا یہ کیسی ہوا ہے چلی
لگی روز روشن لو بیان بات کو
اڑی یہ خبر جبکہ سب شہر مین
لگا طعنے دینے ہر اک پھر اسے
نہین کیا جوان کوئی شوہر ملا
کیا تو نے کمبخت یہ کیا غضب
کوئی بھی کرے یون ہی دختر کا بیاہ
ہی ستر برس کا نہین اسمین شک
بھلا اسکے قابل تھی یہ مہ جبین
یون ہی کڑھتے کڑھتے وہ مر جائیگی
اگر ہے بھلائی کا کچھ بھی خیال
یہ بولا کہ ۔ اسکا سنکے کلام

وہ چالین لگا چلنے مثل فرنگ
مرا جان و دل تجھ قربان ہی
مگر مجھسے نخوت تو ای رشک ماہ
لگا کرنے اسپر ستم وہ ستم
تو چلا کے بیہوش وہ ہو گئی
نہین نیک و بد پر انہین کچھ نگاہ
غم و رنج مین اسکو رلواتے ہین
زمانہ مین ایسی پڑی ابتری
ذرا غور کر دیکھو تم رات کو
پھنسی جان مرزا کی اک قہر مین
کہ بیٹی یہ بیاہی ہی تو نے کسے
نہین ہی یہ تجھسے بڑا اب گلا
غضب ہی غضب ہی غضب ہی غضب
بھلا کس طرح ہوگا اس سے نباہ
کہ ثابت نہین منہ مین اک دانت تک
نہین اسکو زیبا تھی یہ نازنین
کسی روز جی سے گذر جائیگی
تو آفت سے تو اسکو جلدی نکال
بتا دو وہ تدبیر جو آئے کام

پھر اہل محلہ نے اُس سے کہا
وہ بولا کہ ہی اپنے شوہر کے گھر
کہ ہم تجھسے کرتے نہیں ہین مذاق
یہ سنکے گیا مرزا لڑکی کے پاس
لگی رونے بس دیکھ اُسکے تئین
لگا کہنے مرزا کہ اے نورِ عین
جو لڑکی نے دیکھی یہ صورت نئی
لگی کہنے بابا چھڑا دو نہ اب
ذرا دل مین سوچو ہی غیرت کی جا
بڑی نیک لڑکی ہی دیکھو جناب
مگر یہ ستم باپ نے تھا کیا
رلاتی تھی وہ کچھ زبان پر گلا
تھی گو کمی دولت و مال کی
بسے کچھ دنون تک تو بڈھے میان
اُٹھا سایہ بڈھے کا جب سر سے آہ
وہ روتی تھی ہر دم بصد درد و آہ
گری فرش پر کھا کے غش پھر وہ ماہ
زمانے کا دیکھو عجب طور ہے
گری تھی غرض اسکے لکھنے سے یہ

وہ دختر کہان ہی ہمین تو بتا
کہا سب نے اُس سے یہ بارِ دگر
ابھی جا کے بوڑھے سے دلوا طلاق
پڑی تھی وہ گھر مین نہایت اُداس
اُڑے ہوش مرزا کے آخر وہین
چھڑا دون گا تجھکو مگر کچھ تو بین
تو دل مین ہوئی اسکی حسرت تئی
زبان پر سخن ایسے لاؤ نہ اب
زمانہ کہیگا بھلا اسکو کیا
جو کرتی ہی باتین وہ ... لاجواب
کہ عقد اسکا بڈھے سے تھا کر دیا
اسی پر وہ شاکر جو قسمت مین تھا
ولیکن نہ رہتی تھی وہ خوش کبھی
قضا نے مٹایا پھر اُن کا نشان
لگی رونے ماتم مین وہ رشکِ ...
کیا دلکو صدمے نے اُسکے تباہ
نہین آیا پہرون اُسے ہوش ...
کہین غم خوشی کا کہین دو ...
مری ہی غرض اسکے کہنے سے یہ

اگر بوڑھے کو خسر نہ بیاہو کبھی کمیت قلم کی تو اب باگ تھام	۱۰	نہ ہو ہرگز ایسا بنا ہو کبھی زیادہ نہ گوہر آگے کلام

قطعہ تاریخ من نتائج فکر منشی گوہر علی خان صاحب گوہر امپوی

جو شخص سنے گا اسے ہنس دیگا حاسد نے کہا از سر افسوس یہ گوہر	لاریب ہے یہ گوہر دریای ظرافت کیا خوب چھپی دیکھو یہ بڈھے کی حماقت ۱۳۲۰ھ

اعلان

مین نہایت ادب کے ساتھ اہل مطابع و تاجران کتب کی خدمت مین عرض پرداز ہوں کہ بلا
اجازت میری کوئی صاحب اسکے چھاپنے یا چھپوانے کا قصد نہ فرمادین ورنہ بالعوض
نفع سے نقصان اٹھانا ہوگا ہان جسقدر جلدین مطلوب ہون بندہ سے طلب فرماے۔

॥ ओ३म ॥

ایشور سرشٹ کرتا کی ہستی نشچے کرانیوالی لاونی

١ پاپوں میں مت پھنسو ہم تمہیں موت کی یاد دلاتے ہیں — دکھ ناش اور سکھ کی آش کا پورا کھوج چلاتے ہیں
آنند سروپ جو پرمیشور ہے۔ اوسکا ہم گن گاتے ہیں — اور ایکتی دیکر ہم اوسکی ہستی نشچے کراتے ہیں
اس لاونی سے سنشے مہا ناستکتا کا ناش مٹایا ہے
جگ کا رچیتا وگیانی ہے وید نے بھید بتایا ہے

٢ پانی کی دھار نیچے آوے وہاں کرتا کا کچھ کام نہیں — اگنی کی لو اوپر جاوے وہاں دیو یوگ کا نام نہیں
انمل بے جوڑ ملیں ذرّے جہاں پر یوجن کا نام نہیں — جو بنا نیم بنتے مٹتے اوس میں صانع کا کام نہیں
نیچر کی اندھی شکتی نے کب اول ہی درشایا ہے
جگ کا رچیتا وگیانی ہے وید نے بھید بتایا ہے

٣ ہوا سے اوڑ کر پیڑے کنکر مٹی ہو دیں سڑک پر پڑی ہوئیں — کرتا کا نہیں کام اگر یوں تتر وتر پڑی ہوئیں
اینٹیں پتھر کنکر مٹی ہو دیں سڑک پر جڑی ہوئیں — نیم نیتا نے باندھا ہے یہ ہیں کسیکی دھری ہوئیں
کیسے کیسے وزنی لوک ہیں جنکو رب نے گھمایا ہے۔ جگ کا رچیتا ...

٤ ہم نراکار پرماتما کو ہی جو پرمیشور بتلاتے — اور شبل روپ پرماتما کا ایں بیانیں نہیں لاتے
تو خدا کے منکر کے جواب ہیں کچھ چکر کھاتے — ہر ایک دوہی صنعت پر کرنو نکی چھاپ ہیں دکھلاتے
وہ شدھ برہم ہے نشچل روپ سے شبل برہم بتلایا ہے۔ جگ کا رچیتا ...

٥ پرلے کے انت میں پرماتما سوریہ سروپ میں آتے ہیں — بجلی کے بیج سوریہ سروپ سے پرمیشور کہلاتے ہیں
سولر سسٹم شمسی نظام پر جو بدھی دوڑاتے ہیں — پرتیکش سروپ پرمیشور کی وہ دشا اننا کو پاتے ہیں
اس شبل برہم کا ال کر یاد گیان وشو میں چھایا ہے جگ کا رچیتا ...
چتین سوہم جیو آتما ہیں اوسی چت شکتی پاتے ہیں — تب نگ اندریاں پرانی ماتر کی اوسکا کام بتاتے ہیں
٣٣ دیوتا مہادیو لوا وشو کا کام چلاتے ہیں — وہ پرماتما کی چیتنا سے چت شکتی کو پاتے ہیں

ویدوں نے آتمک ہستیوں کو جیتن سوئم بتلایا ہے ۔۔ جگ کا رچئیا

۷
انگ اندریاں و کاروالی جنلی ہون جیوآتما ہیں
نرو کار انگ اندریوں والے جوتی سروپ پرماتما ہیں
پرماتما تومہنا رہیں اور اندر انیک جیوآتما ہیں
یہ جیوا انیک تو اَنیش ہیں پر الیش ایک پرماتما ہیں
یہ جیت کا فورس انگ اندریوں نے آتم ستتا سے پایا ہے ۔۔۔ جگ کا رچئیا

۸
سوریہ کو ویدوں نے مہاشے پرجاپتی کا لقب دیا
برہما وشنو مہیش کہہ گن گان انہوں کا خوب کیا
اُس ڈرائیور نے سارے جگ کی زنجیروں کو ہلا دیا
لوگوں کے دہارن پوشن کا جس نے یہ اجگر کام کیا
لوگوں کو نہ گرنے دیتے ہیں کیسا کھنچ بل درشایا ہے ۔۔۔ جگ کا رچئیا

۹
سُنو موٹی عقل سے پرماتما جیوآتما نہیں جانی جاتے
یہ اندریہ اگراہیہ ستتا ہیں ویدوں سے بھید انکا پاتے
ہے سطحی نظر نیچری ہونکی جو ایسا کہکر چلاتے
ایشور بھی نہیں ہیں جو کہیں نیچری کی شکتی گاتے
ایشور کی اگیا پالن کر ہر بھگت نے پرچے پایا ہے ۔۔۔۔ جگ کا رچئیا

۱۰
جز جز میں نہیں جو ہووے اثر وہ کُل میں کہانسے ہو بھائی
میدہ پھیکی پانی پھیکا روٹی پھیکی بنجا ئی
تتوؤں میں جب جڑتا ہے تو چیتنتا کہانسے آئی
مٹی پانی کے پتلے میں وِدیا کیسے بھر جائی
جب میٹھا نمکین کریں تو بورہ نمک ملایا ہے ۔۔۔ جگ کا رچئیا

۱۱
تتوؤں کا ہی پتلا ہوتا گوروسے پڑھنے کیوں جاتے
دانہ پانی ہوا روشنی کھا کر عالم بنجاتے
پریتن گیان اِچھا دوالیش سُکھ دُکھ کہانسے دکھلاتے
جب جیو دیہہ سے نکل گیا نہیں چھئوں چینہ اوسمیں پاتے
ویدونکو پڑھو مستک شٹر ہیں وگیان وید سے آیا ہے ۔۔ جگ کا رچئیا۔

۱۲
جنگل بیابانک میں ہم جاویں چوکا لگا وہاں نیر پاویں
آٹا دال اور برتن پانی چوکے میں رکھا پاویں
ہووے گیان اساتکا پیارے نہیں بن لائے آوین
کوئی لوگ ہیں اس بن جو روٹی بناوین اور کہاویں
سروَنیتا جگد یشور جن ادبھت جگت بنایا ہے ۔۔۔۔ جگ کا رچئیا وگیانی

۱۳
کبھی کبھی پورنماشی کو چندر گرہن دکھلاتا ہے
کسی اماوسیا کو مہاشہ سوریہ گرہن درساتا ہی
سوریہ چندرماں اولٹ ہو جائیں کوئی نہ پکڑا جاتا ہی
برس ہزاروں آگے کا جوتش یہ حال بتلاتا ہے
لوک نہ آپس میں ٹکراویں کیسا ٹھاٹ بنایا ہے ۔۔۔ جگ کا رچئیا۔

۱۴
سوریہ اور چندرما کے بیچ میں پرتھوی لوک آجاتا ہے
چاند دکھائی لوک نہیں دیوے وہ چندر گرہن کہلاتا ہے

اپار مہماں اپار مہماں نیت نیت سب گایا ہے ... جگ کا رچیّا

٣٩
کیا بڑھیا ٹھیکہ داری ہے کیسی عجیب طیاری ہے ۔ بچہ کا جنم ابھی نہیں ہوا اور دودھ بھگتوں سی جاری ہے
یہاں سب سے رشتہ داری ہی اور وہ سب کا بھنڈاری ہے ۔ وہ وشو پتا سب کار کشک وہ جگد مہا ہتکاری ہے
نج نام اوم پے بلہاری منتر بندھا مٹھا پا چھپایا ہے ۔ جگ کا رچیّا

٤٠
جھوٹ نہ بولو مانس کھاؤ نا چوری چھینا لا پاپ کرو ۔ دسنوں دہرم کو دھارن کر ساوتری منتر کا جاپ کرو
دم ہرانا نیند سی لانا پرانا یام جب آپ کرو ۔ تجو مے سونتہ کا دھیان دہر من ہی من میں جاپ کرو
ساوتری منتر کا جاپ مہاتم ویدنے موکش بتایا ہے ... جگ کا رچیّا

٤١
موج اڑانا دنیا میں مرنے پہ موکش کو چاہو تم ۔ اگیا اونکی پالن کرکے اونکو خوب رجھاؤ تم
پریم پاتر بنجاؤ تم بدہی میں ستوگن لاؤ تم ۔ ہر دے اور مستک میں کو سین نشچل لو گی بنجاؤ تم
نہال ہونا دیکھی لگا بھگتوں کے بانٹ میں آیا ہے ... جگ کا رچیّا

٤٢
من مینشیکا بدہی و زبر جیت دیا محافظ خانہ ہے ۔ سب لکھا پڑھا صورت مورت حقیقی بہر اخزانہ ہے
دے بڑھیا نعمت اہنکار آتم سنان کرانا ہے ۔ یہ اننت کرن چتشٹھہ ہی ایک عجب عجائب خانہ ہے
یہ دان دیا بدھ ایکا ہے ہر انسان نے جو پایا ہے ... جگ کا رچیّا

٤٣
سرور ہو جو دھیان میں انکو سکو ودھیانی جانینگے ۔ دوا کو پیکر روگ مٹے اسکو تو آپ ہی مانینگے
روگ یہاں اور دوا کہاں یہ حکیم حاذق جانینگے ۔ بوٹی جڑی جو خود رو ہیں اونہیں انسانی کیوں مانینگے
روگ کہاں اور دوا کہاں دوری پر میل ملایا ہے ۔ جگ کا رچیّا

٤٤
روگ اگرچہ بہت سے ہیں پر بنی اوشدھی کتنی ہیں ۔ پتہ لگانا بڑا کٹھن ایشور نے بنائی اوتنی ہیں
جنگل میں ہیں پہاڑ میں ہیں شمار کیا وہ کتنی ہیں ۔ نت نئی کھوج سے ملیں پھر کیسی کہیں بس اتنی ہیں
جگدیشور جب دھیہ بنا تب کرشن کا من بھر پایا ہے ... جگ کا رچیّا

ہوئیں چشم بصیرت جنکو عطا وہ جگ کرتا کو پہچانیں ۔ جو بڑھیا گی نعمت پاتے وہ کارساز اوسکو جانیں
دفتر معرفت کا ورقہ ہر برگ سبز کو گردانیں ۔ ہر شجر گھاس کے پتّہ میں ہم کر تو نکی چھاپ کو پہچانیں
کہے کرشن جنم دے پائے پوشے آپ نہیں جنمایا ہے
جگ کا رچیّا وگیانی ہے ویدنے بھید بتایا ہے

مصنفہ
مہاشے رادھاکشن منیکار منیشنر مراد آباد

۳۰ کھیت سے آتا ناج مہاشہ پیٹ کی بھوک مٹانے کو — کوپ ہیں سندر نرمل جل ہی پرانونکی پیاس بجھانے کو
سوریہ کا پرکاش چھپا رہا آنکھ سے روپ دکھانیکو — وایو دیوتا ہر دم بہتے ۔ گتی پران میں لانے کو
سوریہ کا پرکاش اور وایو ان داموں کے پایا ہے ۔ جگ کار چیا

۳۱ کھٹ رس بھوجن بھجن پرمی جنکے بانٹ میں آتی ہیں — بھجنانند میں مگن رہیں وہ پربھا گی کہلاتے ہیں
مہمان اونکے پراوپکار کی دہیان میں لوگی گاتی ہیں — اگن میں لوہا تپ کے لال ہو ویسے لال بنجاتے ہیں
تیجوے ہے اونکی ذات آنند وہاں سے آیا ہے ... جگ کار چیا

۳۲ ایک پہچان ایشور کی یہ سب جیو ہر وقت اوسکا کریں — ناستک آستک سب دنیا کے وپت میں اونکا دہیان کریں
بر ملا غود شر ما کر اوسکی ہستی منظور کریں — سمندر میں ٹوٹے جہاز تو سب اوسکی ہی یاد کریں
ہم کیسے نہیں مانے اوسے وید انیکم گایا ہے ... جگ کار چیا

۳۳ انسان کو کیا حیوان کو کیا گیان اندر بان سکو دین — انسانون کی بدہی جگ جاے وید کی شرتی ادھک ملین
آدسرشٹی میں گیان ملا نہیں کسی سی پڑھکر حاصل کیں — پڑھتے کس سی آدسرشٹی میں گورو کا وہاں پر ذکر نہیں
رشیوں نے مہرشیوں نے ویدوں میں دہیان لگایا ہے ... جگ کار چیا

۳۴ پھول کھلائے پھلواری میں منہ پر ناک لگاتی ہیں — سانس کی دوارا خوشبو ہو کے وایو لاد کی لاتے ہیں
سوتے جاگتے اٹھتے بیٹھتے ہر دم وایو کھاتے ہیں — دل دماغ اور جگر پھیپھڑہ سب تازہ ہو جاتے ہیں
۳۵ عام ہے دعوت پرانی ماتر کو کیسا مال چھکایا ہے ... جگ کار چیا

روٹی کھلانے سے پہلے دانتونکی لڑی بناتے ہیں — جہاں چباتے دانت وہیں جھبیا سی سواد اڑاتی ہیں
جٹھر اگنی میدے میں جلا کر سب میں رس پہنچاتی ہیں — شب بھر میٹھی نیند بھریں پھر تازہ دم ہو جاتی ہیں
لیا کھان پان کا ست نکال یہ بھبکا خوب چڑھایا ہے ۔ جگ کار چیا

۳۶ پھل میوہ اور انیہ اوشدھی زمین سی کھینچ اوگائی ہین — ستیل کرنیں چندر لوک سے رس بھر نیکو آئی ہیں
جل سمندر میں مدوجزر ماوس اور پونوں لائی ہیں — ماوس کو ہو سطح برابر باڑھ پے پونوں آئی ہیں
ساگر میں اتنی دوری پر چاند کا اثر دکھایا ہے ... جگ کار چیا

۳۷ پرمیشور کی اچنت شکتی آنکھ سی نہیں دیکھی جاتی — پر بدہی اوسکے سروپ کو تھوڑا بہت ہی بتلاتی
بورہ جب ریتے میں ملجائے چینٹی اوسکو چن لاتی — ہاتھی سونڈ بورہ کو چھانٹے یہ کب اوس سی بن آتی
رسوں کا آکرشن بھیدن کر کرنوں سے خوب جمایا ہے ... جگ کار چیا

میٹھے بیجونکی لکڑی میں میٹھاپن گر آتا ہے — کوئی اچنبھا بڑا نہیں اوسے تخم کھینچکر لاتا ہے
کڑوے بیجونکی لکڑی میں میٹھاس کوئی پایا ہی — اس آکرشن بھید نہیں کیا رشیہ کہلاتا ہے

سوریہ اور پرتھوی کے بیچ میں چندر لوک آجاتا ہے ... پرتھوی پر پرکاش نہ آوے سوریہ گرہن کہلاتا ہے

یم نینا تے ڈرھ باندھا بھیج جل خوب دکھایا ہے ... جگ کارچیا

۱۵ پڑوا دو بیج تیج چوتھ سب تیم اٹل درشاتے ہیں ... گیہوں جو اور جوار باجرہ فصلوں پر پھل لاتے ہیں

سیب انگور اور بیر آم موسم پر ہم سب کہاتے ہیں ... دیا بھاؤ پر آتے وے اور جلد ہار ابرساتے ہیں

انسان کیا اور حیوان کیا سب پر پریم درشایا ہے ... جگ کارچیا

۱۶ قالب انسانی حیوانی کس حکمت سے بنائے ہیں ... نوزائیدہ بچہ آہو دریا پار بھگائے ہیں

بچہ انسان پانچ برس کے کچھ کچھ ہوش میں آئی ہیں ... وید گیان وے خلق پر اشرف اونکو کہائے ہیں

جو نوں میں تقسیم کری اور کرم کا پھل بھروایا ہے ... جگ کارچیا

۱۷ انسان حیوان کی شریر میں بھید کیا کیسا بھاری ... انسان ننگا پیدا کیا انہیں بالوں کی دی پوشش بھاری

ان باتوں کو جان مہاشہ برہمانند کو پایا ہے ... جگ چیا

۱۸ اونٹوں کے پیر اور منہ کی بھانت عجب درشائے ہیں ... وہ ببول کے کانٹے تک کھا لیج بھاپ سی اوسی گلاتی ہیں

تھیلی میں پانی بھر کر وہ ریگستان میں جاتے ہیں ... ریت میں پولے پاؤں کیا عجب چال سی جاتے ہیں

جس پہنے کانٹے ببول نے ایڑی میں درد مچایا ہے ... جگ کارچیا

۱۹ رج و یریہ دو لون جٹہ ہیں نہیں گیان شریر کی بننے کا ... استری پرش کو گیان نہیں ہے نر مادہ کے جننے کا

سانچہ مانیں استری گربھ میں لڑکا لڑکی بنے کا ... جس استری سے لڑکی بنی پھر اوس سے نہ لڑکا بننے کا

آنکھ کان اور جیبھ ناسکا بن اوزار بنایا ہے ... جگ کارچیا

۲۰ سانچے سے یکساں نکلیں ایک شکل کے بنے ہوئے ... لڑکا لڑکی کے شریر میں بہت بھید ہیں گنے ہوئے

جس سانچے سی چھتی بنن نہیں گڑی ہول اوس سے بنی ہوئی ... ایک ہی استری ہووے مہاشہ لڑکا لڑکی جنی ہوئے

دیکھ حکمت ہوتے حکیم بدھی نے پار نہیں پایا ہے ... جگ کارچیا

۲۱ آنکھ کان اور جیبھ ناسکا یہ سب منہ پر دکھلاتے ... دل دماغ اور جگر پھیپھڑ آنکھ سے نہیں دیکھے جاتے

گنتی پران کی دیکھ مہاشہ ہم کرنا کا گن گاتے ... جبتک سو انسا تب تک آتا سانس نکل سب مرجاتے

سانس کا انجن ادھبت پتلا دیکھو خوب بنایا ہے ... جگ کارچیا

۲۲ گہری نیند میں ہو پچ کے بے سدھ من اندری ہو جاتی ہیں ... باہر بھیتر سارے جسم میں پران ہی گشت لگاتے ہیں

پراناد ہارکی پرپرناسی جیون بھر سکھ پاتے ہیں
یاد میں اونکی مگن رہیں اور ہردم موج اڑاتے ہیں
پرالوں کا ناہھی پر چکر کیسا خوب لگایا ہے ۔ جگ کارچیا

۲۳ جینی کہیں سانچہ بھی نہیں رج وبیریہ شکل بناتی ہیں
گربھاشے میں ملجاتے اور سارا کام چلاتے ہیں
نہیں کرتا کی ہووی ضرورت جینی یوں فرماتے ہیں
آریہ تو جگیا سوہیں لو اسکا ہی اونترلاتے ہیں
رج ویریہ ملنے کا رستہ رچ آنند کہایا ہے ... جگ کارچیا

۲۴ پرش استری الگ الگ جب اونکو کام ستاتا ہے
نلی مردنالی عورت میں جوش یکایک آتا ہے
پیٹ کے اندر گربھاشے وہاں رج ویریہ ملجاتا ہے
صانع حقیقی چھانٹ چھانٹ کر اودھبت پیلا بناتا ہے
گربھاشے جس ماں کے بنایا اوسی کا دودھ پلایا ہے ... جگ کارچیا

۲۵ چھاتی سب لڑکا لڑکی کی جنم پہ یکساں پاتی ہیں
گربھاشے جیون بڑھتا استن بھی اودھر کو آتی ہیں
رج ویریہ سی جسم نے کیا پران بھی یہی بناتے ہیں
پران اپان وایو سے چلیں ناہھی پر چکر کھاتے ہیں
ماں کی دودھی سے بچے کو کیا میٹھا دودھ پلایا ہے .. جگ کارچیا

۲۶ نہیں منش جسکو بنا سکے رج ویریہ ویسی بنادینگے ؟
مستک سے نیچے آنکھ کان پھر نیچے ناک لگادینگے ؟
ہونٹھو نہیں بنا کر داڑھ دانت جبھیا کو سواد چکھا دینگے
آنکھو نکو جوت دی دکھلادیں کانوں کو شبد سنادینگے
پریوجن کرم بناوٹ میں دکھلون کھاسکر لایا ہے ... جگ کارچیا

۲۷ ہونٹھو نیچے اوپر دانتونکی لڑی جمائی ہے
اور دانتوں کے دائیں بائیں ست اور ڈاڑھ عجیب لگائی ہے
آنا زبا ہے غذا حلق سے لار بھی خوب ملائی ہے
جو کام ہضم کا کرتی ہے یہ لار بھی عجیب دوائی ہے
پاخانہ پھرنے کی جگہہ دانتوں کو نہیں لگایا ہے ۔ جگ کارچیا وگیانی ہے

۲۸ صنعت کی رگ رگ کو جانے وہ صانع کہلاتا ہے
گھڑا بناتا کمہار ہے نہیں گدھا جو مٹی لاتا ہی
ویریہ ڈالکر ہر ایک نرمادہ سے الگ ہو جاتا ہے
سوریہ سروپ ہے برہما وشنو نے کا کام چلاتا ہی
ماں کیا جانے اس پتلے میں دل دماغ کب آیا ہے ... جگ کارچیا

۲۹ آنکھوں والوں سوریہ سروپ آنکھوں سی پہلی ہی پایا
پرالوں سے پہلے وایو کو جیون داتا نے جتایا
کیا سوریہ کا پرکاش اور وایو سائنس دان جگ میں لایا
بن تار چلایا برقی تار بجلی کا تو پھر جا پایا
[illegible] ... جگ کارچیا

مباحثہ تحریری وتخطی جو درمیان جینی اور آریون کے

تاریخ ۳۱ اکتوبر ۱۸۸۸ء کو شہر سہارنپور زبانِ اُردو مین ہوا

مباحثہ سہارنپور

ی بار ۵۰۰ جلد قیمت فی جلد ۱۰/

اوم

سری جنائمنہ

مباحثہ سہارنپور جو درمیان جینی اور آریونکے ماہ اکتوبر ۱۸۸۶ء مین تحریری اور دستخطی زبان اُردو مین ہوا

مینے اکثر لوگونسے سنا کہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ جو مباحثہ سہارنپور مین درمیان جینی اور دیانندی آریون کے ہوا اوس مین جینی جیت جات کر کل حاضرین مباحثہ چپ چاپ ہو رہے۔ ہمکو بھی اُس جیت کی خوشی کا تھوڑا حصہ دینا چاہیے تھا۔ یعنی مباحثہ کو چھپوا کر ہر ایک جگہہ بھیجنا چاہیے تھا ورنہ کیا فایدہ جبکہ ہار جیت دوسرونپر ظاہر ہو سکتے سب معلوم ہے کہ مباحثہ کے اخیر مین جب آریہ نہ سمجھے تو پنڈت متھرا داس جینی نے کہا کہ اگر تم نہین سمجھتے تو اور پنڈت لوگ دیکھہ لین گے ہمنے تو تمہارے دعوی کو بالکل رد کر دیا ہے اسواسطے بھی اسکا چھپنا ضروری ہے اگر نہین چھپیگا تو اور پنڈت لوگ کیسے دیکھہ سکتے ہین۔ مینے اسبات کو بہت پسند کیا اگر کسی موقعہ سے آجتک

نہ چہپا - مگر اب چہپنا ضروری ہے - اب مین خلاصہ حال سب صاحبان کے واسطے لکہتا
ہون جسروز سے سہارنپور مین منشی مکندرام و پنڈت چُنی لعل کی کرپا سے خیبی سبہا
قایم ہوی اُسی روز سے دیانندی آریون کے پیٹ مین پانی ہوا کہ لو بہائی اب دکانداری
چلنی مشکل ہے جبتک جبنی چپ چاپ تہے بڑی موج رہی - اب پوری پوری فکر کرو ورنہ
قلعی کہلجاویگی کوی بولا کیون گہبراتے ہو سب بندولبست ہو جائیگا ان سے مباحثہ
کرین گے ہارینگے تو سہی مگر لوگونپر تو ظاہر ہوگا کہ دیانندی آریہ بڑی ہمت والے ہین -
کیونکہ ہمکو سٹ کرنیکا تو خوف ہے ہی نہین اب کچہہ کہا پہر کچہہ کہدیا کون پوچہتا ہے
وہینگا دہانگی کرتے رہو وبومت نہین تو پچہتاؤ گے اسبات کو سب آریون نے آپسمین
پسند کیا اور متفق ہوکر یہہ بات ٹہرای کہ خفیہ سب جگہہ آریونکو خبر کردو کہ کہین بہانڈا
نہ پہوٹ جاوے کیسی ہی ہار ہو مگر جیت جیت کہے جاوین ظاہرداری کا خیال رکہین
باطن کو کون دیکہتا ہے اول نند کے لقب والہ دوسرے برہمن تیسرے انگریزی
فارسی والہ ان سب آریونکو اسبات کا خوب خیال رکہنا چاہیے کہ مذکورہ بالا سے
غافل نہ رہین اگر کوئی صاحب دریافت کرے کہ ان تین قسم کے آریونکا خلاصہ کیا
ہے - میری راے ناقص مین تو یہہ ہے کہ نند کے لقب والہ تو وہ ہین جنہون
نے جنم بہر بہیک مانگ کر اور لوگونکو فریب دیدیکر پیٹ بہرا ہے اس کلجگی آریہ
مت کے ہونیسے یہہ لوگ تواضع و تکریم کے لایق ہوگئے پوری پوری خاطرداری
ہونیلگی اُنکو اسسے زیادہ کیا چاہیے تہا - آپ فریبی تہے اب تو مت ہی فریبی مل گیا
اُنکی خوب بن آئی - دوسرے برہمن جو دیانندی آریہ ہوگئے ہین پڑہے لکہے
تو جیسے تہے ویسے ہی تہے پہلے اُنکی قدر کون کرتا تہا پانچ پانچ ٹکہ پر ہی اُنسے
ست نراین کی کہتا کوی نہین بچواتا تہا - مشکل سے پیٹ بہرتا تہا - لوگونکو مہاراج
دہرم مورت دہرماوتار ایسا اسیرباد دیتے دیتے منہ خشک ہوجاتا تہا - جب کوئی

کچهه سلوک کرتا تهایا سراد هونیکے وقت مین ایک دو ٹکه وکپهڑا ملجاتی هوگی - ان باتون سے
دکهی هوکر یهه خیال هوا که کلجگی مذهب مین چلو اُسمین تعریف اور تواضع هوگی اِنکے وهان جانیسے
وه لوگ بهی بهت خوش هوئے که جنکو سب مذهب واله اول عمده جانتے هین وه بهی همارے
مین آگئے تو اب پورا ڈ ڈول هوگیا - پهر تو اُن برهمنونکی بڑی خاطر هونے لگی - تنخواهین
مقرر هوگئین ریل خرچ وغیره سب ملنے لگا پهر تو وه لالچی لالچ کے بس هوکر پرانی راست باتونکا
کهنڈن کرنے لگی جن باتومین اوهنون نے بڑی تکلیف اوٹهائی تهی اُنکو سب کلجگی مذهب والونے
نکمهه بنالیا یعنے اول اونمین وه هوگئے کیونکه دو چار حرف سنسکرت کے توڑے هی تهے جیسے
جهان درخت نهین هوتا هے وهان ارنڈ کو درخت مان لیتے هین - مین سچ سچ بیان کرتا
هون که کئی سے یعنے خود دریافت کیا تو اونهون نے صاف صاف کها که اب هماری خوب
چین سے گذرتی هے لیکن جو ٹهیک هے وه سب جانتے هی هین آجکل کے وقت مین
اپنا مطلب مقدم هے - تیسری انگریزی فارسی والے ان لوگون نے انگریزی فارسی
پڑهکر اپنا چال چلن تبدیل کرلیا - گوشت شراب زناکاری وغیره کهانے پینے پر کمر باندهلی
کچهه احتیاط نه رکها مگر کچهه پرانے مذهب کا خوف کرتے رهے - اتفاقاً اس کلجگی مذهب کی
آواز اُنکے کان مین پڑی تو اونهون نے خوب غور کرکے دیکها که اب تو کام بن گیا
ساری خواهشین مفت مین پوری هوجاوینگی صرف ظاهرداری بنانی پڑیگی سو کچهه
بات نهین هے جو چاهین گے سو کرین گے اور بید کے موافق بتلادین گے پهر تو جلد
کلجگی مذهب کے پیرو هوگئے یوگ کے ذریعه تو زناکاری کا خوف بالکل جاتا رها مگر کهانے
پینے کا خیال تهوڑا صرف لوگونکے دکهلانے کو رکهینگے همکو کسی کی هار جیت سے کیا
مطلب هے هم کو تو اپنے مزه سے کام هے دو چار بات هٹ کی یاد کرلین گے منه زور ایسے
سب کو هٹادیا کرینگے هماری ناگری یا سنسکرت کون پڑهے هے اگر پڑهتے تو اپنی هی پرانے
سچے مذهب کو کیون چهوڑتے جهوٹ موٹ اِنکے همراهی بنے رها کرین گے کچهه کچهه

باتین اپنی انگریزی فارسی کے ذریعہ سے کہدیا کرینگے جواب ہرگز ہرگز قبول ہی نہین کیا کرینگے
اور بہت سے ناخواندہ اُس مذہب کلنگی مین اپنی ناخواندگی کے باعث ہو گئے اور نکا کیا ذکر ہے
اپنی تہوڑی سی واقفیت سے لکہا ہے زیادہ واقف کار زیادہ خیال کرلینا یہہ کلنگی آریونکا خیال
ٹہیک معلوم ہوتا ہے۔ سب پر ظاہر ہے کہ جب سے انہون نے جینیون سے جہگڑا اوٹہایا ہے
جب ہی سے ہوا اکہڑ گئی ہے۔ جب ہمارے پنور مین جینی سبہا کا سالیانہ جلسہ کا وقت قریب آیا
تو انہون نے بہی قدم بہڑایا اشتہار نوٹس وغیرہ چہپوائے کہ جینیونکو چاہیے کہ ہمکو سمجہا
دیوین بلکہ لالہ اوگرسین صاحب بہاپتی کو بہی لکہا سب کا جواب خوشی سے دیا گیا جینی
سبہا کے سالیانہ جلسہ کا سامان لالہ اوگرسین صاحب نے بہت عمدہ طور سے کیا تہا جسے
سب کو بڑا آنند ہوا دو روز اُپدیس کے واسطے مقرر کئے ہتی کاتک بدی دوج و تیج سمت ۱۹۴۰ مطابق
تاریخ ۲ و ۳۔ اکٹوبر ۱۸۸۳ع اول روز سبہا کے اُپدیسونسے لوگونکو از حد آنند ہوا سبہا مین
کلنگی مذہب والے بہی آئے تہے مباحثہ کا ذکر رہا دوسرے روز صبح کو دونون فریقون مین مباحثہ
ہونا مقرر ہو گیا اور جو جو قواعد اُس وقت واسطے مباحثہ کے مقرر ہوئے اُنمین سے جنکی ضرورت
ہے لکہی جاتے ہین دونو طرف سے تین تین صاحب واسطے مباحثہ کے مقرر ہوئے اور ۱۵-۱۵ منٹ
سے زیادہ کسیکا بیان نہو اور ایک صاحب سکرٹری واسطے مباحثہ کے مقرر ہون تین وقت مباحثہ کے
واسطے مقرر ہوئے۔ صبح بعد دوپہر۔ شب۔ مباحثہ کو دونو طرف والے لکہتے رہین بعد مباحثہ
کے طرفین کے دستخط ہو جاوین اور اس بارہ مین مباحثہ ہونا قرار پایا کہ دنیا کا بنا بنوالا کوئی ہے
یا دنیا از خود ہے جینیونکی طرف سے منشی مکندرام و پنڈت منہرداس و پنڈت لالجی مل اور آریون کی طرف
سے لالہ ہربنس لعل وکیل لالہ مرارلعل ایف اے اور لالہ سگنچند مقرر ہوئے اور دونو فریقون نے بہت
خوش ہو کر لالہ جوتی پرشاد صاحب وکیل کو سکرٹری مباحثہ کا پسند اور منظور کیا اور اُنکی
حسب منشا مباحثہ شروع ہوا۔ اب جملہ شائقین اور عالمون کے ملاحظہ واسطے طبع کرا کر
درخواست ہے کہ جہوٹ اور سچ کو ملاحظہ کر لیوین ۔۔

مباحثہ

اول سوال جینیون کا

جو چیز ہم دیکھتے ہین اُنمین کتنی ہی چیزین کرتا کی بنائی ہوئی معلوم ہوتی ہین اور باقی چیزین
بلا بنائی ہین - یہہ دریافت کرتا ہون کہ آپ کرتا کسکو کہتے ہین - یعنے جیسے کمہار گھڑی
کو بناتا ہے وہ اینک کارنسے مٹی اور اوزار وغیرہ اُسمین کارن ہین - بموجب آپکے فرمانیکے
ہر ایک چیز کرتا کی کری ہوئی ہے وہ کرتا ہی کرنے مین آئیگا - اور کرتا کا کرتا قایم ہونیسے دور
تسلسل واقع ہوگا ۰

جواب آریونکا

صاحبو جبکہ ہماری طرفسے کوئی بیان ہی نہین شروع ہوا تو کیسے جانا کہ ہم اِن الفاظونکو
جو پنڈت صاحب نے لکھا ہے ہین سبکے اوپر حاوی جانتے ہین جائے غور ہے کہ فریق
ثانی گو مکانات وغیرہ کے بنانے مین اور اُنکے بنانیوالے ہونے مین کسیطرح کا شبہ
ہی نہین گو کہ یہہ ہماری مثال تو مقبولہ فریقین ہے اور باقی جسقدر شے ہین وہ
معرض بحث مین ہین جنکو وہ سوئیم سدہ مانتے ہین - معرض بحث کی مثال کسی حالت
مین آہی نہین سکتی منطق کے خلاف ہے - ہمارے مہربان ایک مثال مشاہدہ سے
ایسی دیوین جو کہ معرض بحث مین نہووے اور از خود ہو مگر ہم مجردات کو از خود مانتے

ہین مرکبات کی مثال ہونی لازم ہے وہ جو پنڈت صاحب نے کمہار کی مثال دی ہے وہی
تمام لوازمات بنانے کیلئے لازم اور ضروری ہین یعنے کہ ندرت کا ہونا بجاے اوزار
کے فاعل کا ہونا بجاے کمہار کے اور مٹی کا ہونا بجاے مادہ کے ہم یہہ نہین مانتے
کہ مجردات کا بہی کوئی کرتا ہوتا ہے۔ چونکہ وہ کرتا جسکو ہم جگت کا فاعل مانتے ہین
مجردات سے ہے لہذا کچھہ ضرورت نہین کہ کرتا کا کرتا اس حالت مین مانا جاوے کیونکہ
سبب اولے کا سبب نہین ہوتا ہے۔ ہمنے کرتا کے معنے وہی سمجہے جو کہ پنڈت صاحب
نے کمہار کی مثال مین دئے ہین ✣

جواب جینیونکا

مین یہہ عرض کرتا ہون کہ ابتک ہم آپسے کرتا سمجہے نہ کچھہ سمجہے کرتا کا سوال تو مینے
پیچہے کرر کہا ہے مینے کمہار کو اپنی زبان سے کمہار کا کہنا بیان نہین کیا بلکہ دریافت
کیا ہے کہ ان چیزونکا کرتا کون ہے اور کیا کرتا کا سروپ ہے اور مینے جو کہا کہ
آپنے جو فرمایا کہ جو چیز ہے سو کرتا کی کری ہوئی ہے تو ابتک کرتا کا بیان نہین ہوا
کہ کیا چیز کرتا ہے اور جو چیز ہوگی وہ کرتا کی کری ہوئی ہوگی در سٹانٹ کے لئے
جو کرتا وغیرہ ہین وہ بہی کرتا ہی کے کئے ہوئے ہونگے۔ اسواسطے کرتا کا بہی کرتا ہوگا
لانہایت آپنے جو یہہ کہا کہ جتنی چیزین عمارت وغیرہ کا کرتا دیکہکر سبکو اوپر کرتا پیدہ
نہین ہوتا کیونکہ دہوان دیکہکر پوشیدہ اگنی کا قیاس کیا جاتا ہے اور ظاہراً
جو دہوان دیکہا ہو اور اگنی نہین ہووے تو اوسکو کیونکر کہا جاوے کہ اگنی ضرور
ہے اول آپ کرتا کا سروپ بیان کرو تب مین بہت باتین بیان کرون اور اپنی شروع
ہی مین اپنا کل سروپ باندہ کر کہدیا ہوتا۔ تاکہ ضرورت سوال نہوتی اب سروپ
باندہ کر فرمائے تاکہ اوسپر بیان کیا جاوے ✣

جواب آریونکا

صاحبو منطق کا قاعدہ یہہ ہے کہ جسوقت ایک شخص کچھہ اعتراض کرے یا کوئی بات دریافت کرے تو اُترداتا پہلے اُس کے سوال کے اوپر کچھہ اعتراض کرے اور اُتر دے اور پہر کچھہ اپنا بیان شروع کرے اور یا کوئی اعتراض جو اوس کے خیال مین مضمون کے متعلق ہو کرے ورنہ یہہ خیال کیا جاویگا کہ جو اعتراض کیا گیا ہے وہ طرف ثانی کو منظور اور قبول ہے اور آیندہ اوسکی بات کے اوپر جائے حرف گیری ہو گی جو کچھہ مینے اعتراض پہلے سوال مین قایم کئے تہے پنڈت صاحب نے اُنمین سے ایک کا جواب بہی نہین دیا - لہذا مین پنڈت صاحب کی توجہ اُسطرف مبذول کراتا ہون کرتا کا سروپ ست چت آنند اور نراکار دیالو اجنما اور وہ سرشٹی کا کرتا ہے - کمہار کی مثال مین ہم کمہار کو کہیڑیکا کرتا یا نمیتا قرار دیتے ہین آگ کی نسبت مین جو پنڈت صاحب نے یہہ کہا کہ دہوان جو اگنی پر تیکش ہو تو ہم خیال کرینگے کہ دہوان سو ہم سدہ ہے، مگر مین ایک مسئلہ کی طرف آپکی توجہ دلاتا ہون کہ بغیر سبب کے کوئی نتیجہ نہین ہو سکتا اور دہوان چونکہ ایک نتیجہ ہے اور یہہ مرکبات مین داخل ہے لہذا اسکا سبب کوئی نکوئی ضرور ہونا چاہئے اس قاعدہ کے موافق ہمکو ماننا واجب آئیگا کہ دہوئین کا کوئی نکوئی سبب ضرور ہے آپ اوس سبب کا نام اپنی اصطلاح مین جو چاہین سو رکھہ لین ہم اپنی اصطلاح مین اُسکو اگنی کہینگے کرتا کا کرتا یون نہین ہو سکتا کہ سبب اولے کا سبب ماننا منطق کے خلاف ہے ✤

جواب جینیونکا

پہلا کونسا سوال ہے جسکا جواب نہین دیا گیا ✤

جواب آریونکا

مین یهه عرض کر چکا هون ماقبل سوال مین که مکانات کا بنانیوالا فریقین مانتے هین یهه هماری مثال تو مقبولهٔ فریقین هے اب رهی سویم سِدہ بستوئین وہ ساری معرض بحث مین هین اور معرض بحث کی مثال نهین هو سکتی لهذا پنڈت صاحب کو چاهیے که اُن مثالون کو چهوڑ کر جو که معرض بحث مین هین ایک ایسی مثال دین جو که سویم سِدہ هو هم مجردات کو قدیم مانتے هین مرکبات سے مثال هونی چاهیے کیونکه هم جگدیسور کو مرکبات کا رکاب دینے والا مانتے هین نه که مجردات کا بنانے والا اور سبب ادنے کا سبب هو سکتا هی یا نهین اسکا هی جواب دین ✤

جواب جینیونکا

پهلے سوال کا جواب تو یهه هے که جتنے درخت وغیرہ نباستی هین وهی بنتے هین اور کرتا اونکا کوی نهین هے کیونکه چیز بنتی دیکهی اور کرتا اوسکا نهین دیکهتا تو نیائے ساستر مین یهه لکها هے که جسکا سادهیه کا ابهاو پرمان انتر کرکے نشچت هو وہ بادهت هے دلیل سے ثابت کرتے هین کوئی کرتا اسکا هی اور پرتیکش کوئی کرتا نظر نهین آتا۔ کیونکه جیسے اگنی کو کوئی ساد هے که یهه اُوشن هی اور اسمین منسودرب کے دربیہ تین جو جو درب هین سو سو اُشن هین تو دلیل سے تو اوسکو اُوشن بنیا تابت هو پرنتو پرتیکهه سے ظاهرا اوشن هی اسواسطے جو دلیل کے خلاف ظاهر کی هو وہ بادهت هی دوسرے بناوٹ کے قاعدہ سے ست پرت پکچه نامانتهیوابهاس هے که جو نراکار چیز هی وہ لا وجود هی کچهه هو نهین اور اُس سے کچهه بن نهین سکتا اسی ست پرت پکچه نامانتهیوابهاس سے تیسرے بیاپتی کا لین جو جو کرتا دیکهی هین سو دیشٹ هین او وسریر سهت هین تو سریر کی سهاتیا بنا نراکار سے کوئی چیز بن نهین سکتی سریر تبشٹ کرتا هے سریر

رہت کوئی کرتا جگت مین دیکھتا ہنین اور جو ہو تو بتلاؤ دوسرے پہلا کارن جو آپ کرتا کو ٹھہراتے ہین اوسمین کوئی پرمان ہنین ہے کہ پہلا کارن ہے یا دوسرا یا کونسا ہمکو دریافت ہنین ہوا اور کارن اور کارج کا سروپ بیان کرو تاکہ معلوم ہو کہ آپ ان الفاظ کے سعنے کیا سمجھتے ہین جس سے آپنے کہا کہ پہلے کارن کا کارن ہنین ہوتا +

جواب آریونکا

صاحبو ورخت آو کا یہہ لوگ کرتا ہنین مانتے ہین اور ہم اوسکا کرتا مانتے ہین لہذا درخت معرض بحث مین ہین لہذا مثال غلط مثال وہ ہونی چاہئے جو معرض بحث مین نہو۔ یہہ قاعدہ جو کہ پنڈت صاحب نے بیان فرمایا ہے اسکا جواب یہہ ہے کہ اگر کوئی بات یا کیسا کرتا ہمارے سامنے نہو تو ہم یہہ نہین مانینگے کہ اوسکا کوئی کرتا ہے یہہ بات بیری مثال سابق سے جو کہ مقبولہ فریقین ہے خلاف ہے اگر ایسا کوئی پرتکچھ دیکھا دیا جاوے یا کوئی ایسا پرتکچھہ ہو کہ کرتا کسی شے کا ہنین ہو سکتا تو مثال سابق یا دلیل سابق رد ہو سکتی ہے اگر اگنی مین یہہ بات مسلمہ ہے اور مشاہدہ بتلا رہا ہے کہ ہر نتیجہ کا کوئی نکوئی سبب ضرور ہوتا ہے جیسے کہ ہم ایک بچہ کو دیکھین از خود ہمارے دل مین یہہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ اسکا باپ دادا پردادا ہو جو ہون گے ہر چند کہ ہمنے اونکو بذات خود نہ دیکھا ہو گا۔ غالب ہے کہ ہر ایک شخص اسبات پر گمان کریگا کہ اسکا پردادا ضرور ہو گا اگر کوئی شخص یون کہے کہ پرتکچھ مین اسکا پردادا ہنین لہذا اسکا پردادا ہو ہی ہنین سکتا۔ صاحبو جبکہ درخت نتیجہ ہے تب اس کے سبب یعنے کہ وہ چھوں چیزین جنکے کہ اوپر کل بیاکھیان ہوا تھا ہونی لازم ہے یعنے کہ ایک کرتا سعنے فاعل دوسرے مادہ وغیرہ ہونا ضروری ہے۔ یہہ اسبات

کا پہلے ذکر کر آئے ہین چونکہ دہوان نتیجہ ہے لہذا اسکا سبب اگنی ضرور ہی ہونا
چاہیے میرے خیال مین بغیر اگنی دہوان کا مان لینا خواہ اگنی ظاہر ہو یا پوشیدہ
تو خیال کے خلاف اور غیر ممکن ہے ٭

جواب جینیونکا

میرے تینون پرشنونکا اوتر نہین آیا - بابو صاحب نے فرمایا کہ ایک لڑکا پیدا
ہوا تو اوسپر ہم قیاس کر سکتے ہین کہ اوس کے باپ دادا ہی ہین اور پرتکھیہ
نہین ہین تو کیا یہہ کہا جاویگا کہ دادا باپ نہین ہین سو اسطرح پر نہین ہے کہ وہ
لڑکا جسوقت پیدا ہوتا تھا اوس وقت اوس کے ماں باپ پرتکھیہ سِدہ تھے اسواسطے
موجود تھے پھر کچھ ضرورت دلیل نہی اور پرمان با دہک ہین اور اسوجہ سے ہی
درخت ادک کا کرتا بوقت اُسنے کوئی نہین پرتکچہ ہوتا ہے اور وہان جسوقت
کہ لڑکے کے باپ دادا کا قیاس کرتے ہین تو وہ کہتے ہین کہ اوس کے باپ دادا تھے
وہ پرتکچہ کا بشئی ہی نہین ہے بلکہ بہوت کال کا بشئی ہے اور اسواسطے یہہ دلیل ثابت
نہین ہو سکتی میری بحث یہہ ہی کہ جہان دہوان وہان اگنی موقعہ کی حساب سو ہے
کچھ کارج کارن کے حساب یہہ دلیل نہین کرتا ہون کیونکہ ریل کا دہوان اُڑکر آدہ
کوس پر چلا گیا اور دیکھنے والا یون کہے کہ جہان دہوان وہان آگ تو ظاہر اوسجان
ہی اور آگ وہان نہین ہی اور دونون سوال یعنے ست پرت پکچہ ہتوابہاس اور
بادہت کا اور کارج کارن کے سروپ کا اُوتر ابتک نہین ملا اور حسب قول آپ کے
انومان کے بدین بحث کہ اوسکا باپ اور اُسکا باپ اور اسیطرح پر سویم سِدہ انادی
ثابت ہوگئی بڑے اَشچرج کی بات ہی کہ آدپرش جو کہ بنا ماتا پتا کے پیدا ہو گیا اور
پرمیشر کے بنا جو کہ اب تک سِدہ ہی نہین ہے پیدا ہو سِدہ کا ہونیا اور سِدھ

کا ماننا اشد ضروری ہے ٭

جواب آریونکا

صاحبو میری پہلی بات کا جواب ابتک ہنین آیا فرض ہے کہ یہہ جگہہ جہان کہ ہم
اور آپ سب صاحب بیٹھے ہین معرض بحث مین ہو تو کیا کوئی شخص خاص اسی
مکانکی مثال لا سکتا ہی - چونکہ وقت گذر گیا اور وہ باتین خلاف مضمون کیے ہین
لہذا جواب آگے چل کے دیا جاویگا ٭

جواب جینیونکا

بابو صاحب نے یہہ فرمایا کہ جو شئے معرض بحث مین ہو اُسکی مثال نہین ہو سکتی
ہمنے مثال نہین دی کہ اونکے دعوی کو باطل کیا ہے ایک مکان پر دو شخص
متنازعہ اپنی اپنی ملکیت کا کرین تو ایک ہی چیز پر فریقین اپنا پرمان دیوین گے
درختادک وغیرہ متنازعہ ہین وہ لیل دیتے ہین کہ یہہ کرتا کی بنائی ہوئی ہین
ہم پرتکچہ پرمان سے اُنکو رد کرتے ہین کہ سوئم سدہ ہین اور نیائی کا قاعدہ
یون ہے کہ بیاپتی تین وجہ کی ہے - انوی ببتریکی کیول انوہ کیول بتریکی
کیونکہ جس کے بہاؤ اور ابہاؤ دونون طرحکے درشٹانت ہون وہ انوی ببتریکی
ہے جیسے جہان دہوان وہان آگ اور جہان اگنی نہین وہان دہوان نہین ہے
دوسری ایک کیول انوہ ہوتی ہی - جیسے کہ کسی نے انومان کیا کہ آدمی گیٹہ ہین کاہی
سے نہین پرمیو ہنے تین تو جہان جہان گیٹہ تہان تہان پرمیو اسکا انوی
درشٹانت تو ہے مگر بتریک درشٹانت نہین اور تیسرا بتریکی بیاپتی ہے
کہ جسکی مثال تو کوئی چیز ہی نہین اور بر عکس اُس کے بہت ہین جیسے پرتھوی

گو اتر بہید وتی سماد ہتے ہین تو گندہ دت ہنیو دیتے ہین تو اسکی مثال کی کوئی چیز تو ہے ہی نہین مگر خلاف اُس کے ہین اور بغیر دوسری مثال کے انو ان منطق سے سدہ ہی ✤

جواب آریونکا

پنڈت جی نے یہہ جو فرمایا کہ ہم نے مثال نہین دی بلکہ اونکی دعوی کو رد کیا ہی میرا دعوی کہین نہین باطل کیا گیا۔ کیونکہ میرا یہہ دعوی ہے کہ مکانات کی مثال مقبولہ ہے سویم سدہ کی مثال دیجئے میرا اور کوئی اسوقت تک نہین۔ پنڈت نے یہہ جو فرمایا کہ مکان کے اوپر جب تنازعہ ہوتا ہی تو اوس مکان کا ثبوت دیا جاتا ہی مگر مثال اور مکان کی ہوتی ہی۔ مین قبول کرتا ہون کہ اُس کے مکان کی مثال نہین دیجاتی۔ مثلاً یہہ جو کہا کہ پرماتما کی مثال کون آسکتی ہے۔ ای صاحب مثال کا کونہ ہمیشہ کٹا ہوا کرتا ہے۔ اگر پرمیشور کے مقابلہ کوئی دوسرا پرمیشور ہو تو جو اعتراض کہ پہلے پرمیشور پر ہو وہ ہی دوسرے پرمیشور پر ہوگا لہذا مثال کا کونہ کٹا ہوا واجب ہے وہ نیم جو کہ بیان کئے ہین اُنکا اثبات پنڈت صاحب کی طرف ہی اُنکا اثبات نہو جاوی تو تر دید کے ضرورت نہین علاوہ برین میرے دعوی کو دیکھکر مضمون کے موافق بحث جاری ہونی چاہئے نہ کہ خلاف مضمون سبب اولے کا سبب نہین ہوتا۔ یہہ بات پنڈت صاحب نے مان لی ہے اور چونکہ پرمیشور مجردات سی ہی لہذا پرماتما سبب اولی ہوا۔ کیونکہ جسقدر چیزین مجردات سی ہوتی ہین وہ سب سبب اولی ہوتی ہین لہذا پرماتما سبب اولے ہے ✤

جواب جینیون کا

ہمنے تین ہیتہیون سے یعنے ست پرت یکچہ بادہت مہتوابہاس تمہارے دعوے کو رد کردیا ہے اور آپسے جواب نہین ملا - جو آپنے یہہ فرمایا کہ مثال دوسری دیجئے
تو یہ دعوے ہی کو در اصل تینون دلایل متذکرہ صدر سے باطل کردیا ہمارے مثال دینے سے کوئی غرض ہی نہین بلکہ تردید دعوے کی ہے - یہ تو ہر طرحسے کہنڈن کر چکا مگر آپسے تینون دوش رفع نہوئے ہم تو اسقدر جواب دے چکے اگر آپکی نظر مین کافی جواب نہین ہے تو اور پنڈت لوگ دیکہہ لیوینگے ❊

دستخط
پنڈت متہراداس وغیرہ جینی

دستخط
لالہ مرار یلال ایف اے
وغیرہ آریہ

ازطرف لالہ اوگرسین صاحب سبہاپتی

لالہ اوگرسین صاحب پریزیڈنٹ جینی سبہانے فرمایا کہ چونکہ پنڈت متہراداس صاحب اپنی نظر اور راے مین مباحثہ امر متنازعہ کو ختم کر چکے ہین اور ضرورت بحث نہین ہے پس اگر اور کسی امر پر مباحثہ کرنا منظور ہو تو رات کا وقت باقی ہے - اس امر بحث شدہ پر سب کو مباحثہ نہوگا اور اگر راے ممبران آریہ سماج مین یہہ جواب ناکافی ہے تو اسکے کافی اور ناکافی ہونیکی تجویز دیگر علما کر لیوینگے ❊ دستخط - لالہ اوگرسین

ازطرف لالہ کندن لعل پردہان آریہ سماج سہانپور

چونکہ مباحثہ جب شروع ہوا تو بیان اول منجانب جینی سبہا ہوا تہا تو ختم ہمارے بیان پر ہونا چاہیے تہا - کیونکہ ہمارے خیال مین بہت کچہہ باتین قابل تردید

فریق ثانی کیطرف سے بیان ہوئی ہین - اور بار ثبوت بہت سی باتونپر انکا اونکے ذمہ
ہے کہ جنکا ثبوت کچھہ نہین ہوا - ہمارے یہہ درخواست ہے کہ تردید اونکی ہم سے
سن لیجاوے آیندہ اختیار ہے ٭ دستخط - لالہ کندن لعل

ازطرف لالہ جوتی پرشاد سکرٹری مباحثہ

چونکہ مباحثہ تحریری کو حوالہ راے علماء دیگر کیا گیا اور آیندہ مباحثہ ملتوی رہا اس لیئے مناسب ہے
کہ مباحثہ تحریری جو کچھہ ہو چکا ہے اوسکو فریقین باختیار خود چھپوا کر راے طلب
کرا دیوین اور چونکہ امر متنازعہ پر شب کو کرنا ایک فریق کو منظور نہین ہے بلکہ دوسرے
امر کی مباحثہ کی درخواست ہے اور صبح شرائط ضروری مین صرف ایک معاملہ کے
بارہ مین مباحثہ ہونا قرار پایا ہے - خلاف اس کے شب کو مباحثہ ہونا مناسب
نہین ہے پس مباحثہ ختم ہو جاوے ٭ دستخط - لالہ جوتی پرشاد

بعد اس کے سکرٹری صاحب کا شکریہ ادا کرنے کے سبہا برخواست ہوئی - مین لالہ جوتی
پرشاد صاحب سکرٹری کا شکریہ ادا کرتا ہون کہ جنکی فراخ حوصلگی بلا تعصبی و منصف
مزاجی ولیاقت و دانائی سے مباحثہ اس خوبصورتی کے ساتھہ اختتام کو پہونچا لیکن
مین تعجب کرتا ہون کہ مینے سنا ہے کہ سکرٹری صاحب ہی دیانندی آریہ سماجی ہین -
مین کبھی اس بات پر یقین نہین کرتا کہ ایسے اوصافون کی کہان والہ آریہ سماجی ہون
سکرٹری صاحب کبھی آریہ سماجی نہین ہین - اگر کسی صاحب کو میرے چھپوانے یا
دستخط وغیرہ مین کیطرحکی کمی بیشی کا شک و شبہہ ہو تو اصلی مباحثہ واسطے رفع
شک کر ملاحظہ کرا سکتا ہون - بہت صاحب جنکے دلمین تعصب ہے خیال کرین گے
کہ آریون کے تین قسم مین بالکل جہوٹ لکھا ہے - مین اس بات کو یقین دلاتا
ہون کہ اوپر کی باتین مینے بچشم خود دیکھی ہین - اول فارسی انگریزی دار

آریونکی بناوٹ تو اسی مباحثہ کے پڑہنے سے معلوم ہوجاویگی۔ جنہین آریونکی
طرف سے سوای اِن دوچار باتون کے اور کچھہ معلوم نہین ہوتا۔ جیسے۔ سبب اولے
مجردات معرض بحث ابہی تک جواب نہین آیا مقبولہ فریقین مثال سابق
مسلمہ مشاہدہ تردید وغیرہ وغیرہ ÷

یا اور مذہب والونکی جہوٹی برائی چہپوانا ÷

دوسرے برہمن آریہ جنکی کیفیت سب کو فیروزآباد کے مباحثہ پڑہنے سے ظاہر ہو
جاویگی کہ میرا کہنا جہوٹ ہی یا سچ ہے وہان تو برہمن آریون نے تعجب کی بات
کرے کہ سوال دیگر جواب دیگر جیسے مارو گہٹنا سر لنگڑا۔ جو پرماتہر کو بہی نہین
سمجہتے وہ اور کیا سمجہین گے۔ مباحثہ فیروزآباد کو پڑہکر دیکھہ لو زیادہ طول سے
عبارت بڑہجاتی ہے۔ جن صاحبونکو اوس مباحثہ کا شوق ہو پنڈت چہیدا
لعل سکرٹری سوودہرم سبہا علیگڈہ یا لالہ کلومل سبہاوک جین پاٹ شالہ
کہاتولے ضلع مظفرنگر سے قیمت بہیجکر منگالین قیمت فی جلد سوای محصول
ڈاک کے ۲؍ ہین ÷

تیسرے نند کے لقب والہ آریہ جب سہارنپور مین مباحثہ ہوچکا تو اوس کے
دوسرے روز آریون نے منادی کرائی کہ آج ہم جینیونکا بالکل کہنڈن کردین گے
اور ایک چہٹی لالہ اوگرسین صاحب سبہاپتی کے پاس ہی آئی تو ہم کئی آدمی شام
کو جنمین بابو رتن چند صاحب وکیل ہائیکورٹ ہی تہے اُن کے آریہ سماج مین
گئے کہ جینیونکا بالکل کہنڈن کرناسین گے تو وہان نہایت ہی گرمی تہی وہان سماج
مین ایک نند کے لقب والہ آئے ہوے تہے اُسوقت کوی آریہ اُپدیش کر رہا تہا۔
لیکن ہمارے وہان جانے سے آریون نے نند کے لقب والہ سے واسطے کہنڈن
جینیون کے اوپدیش شروع کرایا۔ کیونکہ ہم سب جینی تہے مین سچ کہتا ہون کہ نند ہمیشے

نقب والہ آریہ نے بہت زور اور جلدی سی کہنڈن کو ختم کیا کسی کی سمجہہ مین ایک حرف
بہی نہین آیا بلکہ ہمنے کبی بار آریہ سماجیونسے کہا ہی کہ نندجی مہاراج سے کہدو کہ ایسی
جلدی مناسب نہین ہے کیونکہ کسیکی سمجہہ مین نہین آتا ہے تو اونہون نے ہمارے
کہنے پر کچہہ غور نہین کیا۔ نندجی آریہ برابر کہتے ہی چلے گئے۔ جیسے ریل کے انجن کو روکنے
کی کل بگڑ جاوے تو وہ چلا ہی جاوے۔ نند کے لقب والہ زور اور جلدی کے سبب سے
بہت پسینہ پسینہ ہوگئے تہے اب جائے غور ہی کہ سب صاحبانکو خیال کرنا چاہیے
کہ اسمین آریہ سماجیونکی کیا حکمت عملی ہی کہ ہمارے کہنڈنکو کوی نہ سمجہے اور نام کہنڈن
ہو ہی جاوے (سناوی کرانیکی شرم اُتر جاوے) پہر نندجی تو تہک کر بیٹہہ گئے اونکو
تو پنکہا ہونے لگا اونکے بعد لالہ مراری لعل الف اے صاحب اوپدیس کرنیکو
کہڑے ہوئے تو وہ جو کہنا چاہتے تھے وہ اُنسے نہ کہا گیا۔ گول مول مین پڑ گئے
کئی بار اور آریون نے بتلایا ہی مگر وہ ٹہیک نہوے (کچہہ گہبرا سے گئے) لاچار اونہون
نے اوس بات کو ہی چہوڑ کر دوسرا اوپدیس کو شروع کیا جملہ صاحبان کو خیال فرمانا چاہیے
کہ کس سبب سے اون سے وہ ٹہیک نہوا (یعنے اودہر تو نندجی کا حال یہہ ہوا ایدہر انکا
تو اسکا حال پورا پورا سب پر ظاہر ہونا چاہیے کیون خلاصہ کہلوتے ہو چپ ہو رہو)
اوسوقت ہم اپنی وقت کو بے سود جاتا دیکہہ واپس چلے آئے اور بابو رتن چند
صاحب جلینی وکیل ہائی کورٹ وہان واسطے دریافت کرنے کسی بات کے نندجی
سے ٹہیر گئے وہ تو بہت تہک گئے تہے اونہون نے اور آریون سے کہدیا کہ بابو
صاحب کو جواب دو (واہ نندجی مہاراج ایسے آرام مین رہے گے تو کیا کرو گے تہوڑے
ہی اوپدیس مین گہبرا گئے ۱۲) بابو صاحب نے وہی مباحثہ کا جہگڑا چہیڑا جہنکا
کچہہ ذکر کرنا کو ور رہا۔ کل کے لکہنے سے طول ہوگا۔ اس گفتگو کے گواہ مولوی
الٰہی بخش نابینا جو سہارنپور مین میان عبدالشکور صاحب کی مسجد مین رہتے

ہین اور وہان وہ اُسوقت موجود ہتے جنہون نے اُس نابینائیکی حالت مین خوب علم تحصیل کیا ہے۔ جسکو شبہہ ہو اُنسے جاکر خود دریافت کرلیوے دوسرے روز صبح کو مولوی صاحب بابو رتن چند صاحب جینی وکیل ہائی کورٹ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ مین اپنے ایمان سے کہتا ہون کہ مین آجتک جینیونکے مذہب سے ناواقف تہا مجکو لوگون نے جینی کے خلاف بہکار کہا تہا۔ اب مین جینی کو خوب جان گیا کہ جینی مذہب سب مین زبردست ہی۔ جب رات کو آپ کی آریونسے چرچا ہو رہی تہی اُسوقت آریون نے مجہسے تنہائی مین کہا کہ مولوی صاحب اسوقت خدا کے واسطے کوئی فقرہ منطق کا ایسا بتلائے کہ جسسے بابو صاحب لاجواب ہو جاوین کیونکہ بابو صاحب بڑے ہوشیار ہین کل کے مباحثہ کا حال تو آپکو معلوم ہی ہوگا۔ آج پہر وہی وقت آگیا اسوقت ہماری بات آپکے اختیار ہے مین اپنے دلمین بہت ہنسا اور آریون سے کہا کہ جو بابو صاحب میرے فقرہ کو ہی رد کردین گے تو کیا کروگے تم اُنسے اپنی فارسی انگریزی کی چال چلو۔ تب آریون نے کہا کہ مولوی صاحب بابو صاحب تو انگریزی فارسی مین بہی بڑے ہوشیار ہین۔ ہمکو ہرگز نہین بولنے دینگے۔ مولوی صاحب نے کہا کہ اسوقت تو مین ایسا فقرہ کوئی نہین بتلا سکتا۔ پہر آریون نے ناامید ہوکر کہا خیر مولوی صاحب ہم اور ہی تدبیر کرینگے۔ مینے پوچہا وہ تدبیر کیا ہی تو بولے کہ ہٹ پکڑ لین گے بابو صاحب جو کہین گے اوسکو نہین مانین گے اپنے آپ ہی چپ ہو جاوینگے پہر تو مین اور ہی زیادہ اپنے دلمین ہنسا کہ یہہ آریہ مذہب والے جنکی یہہ حالت ہے جینیون سے کیا مباحثہ کرین گے ہماری سمجہہ مین جینیونسے بڑے بڑے مذہب والے بھی مباحثہ نہین کرسکتے یہہ کل حال تو سب صاحبان پر ظاہر ہوا اب ایک اور نند لقب والے آریہ کا حال سنئے فیروزآباد کے میلہ کے وقت ماہ چیت گذشتہ مین سوامی بہاس کدانند جی تشریف لائے اور سیٹہہ ہوکچند جی جینی سے درخواست

کری کہ ہم جینیونسے مباحثہ کرنا چاہتے ہین تو سیٹھ صاحب نے منظور کر کے کہا کہ یہانسے نزدیک آگرہ کے ضلع مین قصبہ جارکی ہے وہان پنڈت جہرگدلعل کے بیٹے پنالعل جی موجود ہین ہم اونکو بلاتے ہین تو نندجی مہاراج نے بہی ایک چہٹی سیٹھ صاحب کی چہٹی کے ہمراہ پنڈت پنالعل کے پاس بہیجدی اور لکہا کہ ہم آپسے مباحثہ کرنیکو ہی ٹہیرے ہین آپ کل تک ضرور آئے تو پنڈت پنالعل جی اسیوقت آگئے تو نند کے لقب والے پنڈت پنالعل کو دیکہکر گہبرائے کیونکہ پنڈت پنالعل سے ان مہاراج کی چرچا پہلے مقام جبل پور مین ہوچکی ہتی اور کہنے لگے کہ ہمارے گہرسے تار ضروری آیا ہے کام بہت ضروری ہے اسواسطے اسموقعہ پر مباحثہ نہین کرسکتے صرف اتنا کہکر ریل اسٹیشن پر تشریف لیگئے (واہ رے کام جنکی بدولت نند کا لقب ملا اونکے کام کے واسطے یہہ بہانہ کہ گہرسے تار ضروری آیا ہے کام ضروری ہے۔ بہلا کوئی دریافت کرے انکا گہر کدہیا اگر گہر ہی ہے تو پہر کیا کہنا ہے کچہہ کسر باقی نہین ہے بس) اور سب آریون کو جہگڑے مین ڈال گئے جنکو بہت کچہہ دقت اوٹہانی پڑی اور اور مذہب کے پنڈت تو نکو اپنی مدد کے واسطے لانے پڑے تسپر بہی جو حال ہوا وہ فیروزآباد کے مباحثہ کے پڑہنے سے معلوم ہوجاویگا۔ (مگر سبہا مباحثہ پڑہو) بہاسکرانند جی کے پاس آدمی اور تار گئے مگر وہ نہ آئے آتے کیونکر اگر آتے تو میری مذکورہ بالا تحریر جہوٹ ہنوجاتی (وہ تو گہر پر استری اور بچونکے ساتہہ انند سے رہتے ہونگے بہلا وہ اگر کیون کہلجان مین پڑتے اور ونے ہی کیا تیر چلالیا) سب صاحبانکو خیال کرنا چاہیے کہ جب جینیون نے سانکیہ بودہ چارباک بیدانت میمانسک مذہب وغیرہ کا ہی کہنڈن کردیا تو دیانندی کلجگی مذہب تو اونکے روبرو کچہہ ہی نہین (اچہا ہی ہوا کہ بہاسکرانند اپنی الومالکی کان کو بغل مین دبا کر چل دئے) ✠

درخواست

جینی اور آریونکے سوائے کل مذہب کے عالمون سے درخواست ہی کہ اس مباحثہ اور فیروز آباد کے مباحثہ کو پڑہکر اِن دونونکی صداقت اپنی مہربانی اور عالمانہ نظر سے ہمکو لکھین ہم اُنکا از حد شکریہ ادا کرینگے اور اُسکے اُس لکھی ہوی تحریر کو بجنسہٖ ہی چھپوا کر سب کو ظاہر کرینگے اور اسبارہ مین جو کچھ تکلیف اُن عالمون کو ہو وہ مجکو معاف فرمادین اسکے بعد کل صاحبونسے یہہ درخواست ہے کہ تحریر مذکورہ بالا مین جو کوئی لفظ سخت ہو تو اس نیازمند کو خادم سمجھکر معاف کرنا چاہیے ؛

راقم
شایقین مباحثہ کا درس
کلو کل سمپاوک جینی پاٹشالہ کھاتولے
ضلع مظفر نگر

اشتہار کتب مباحثہ

شاستر مین
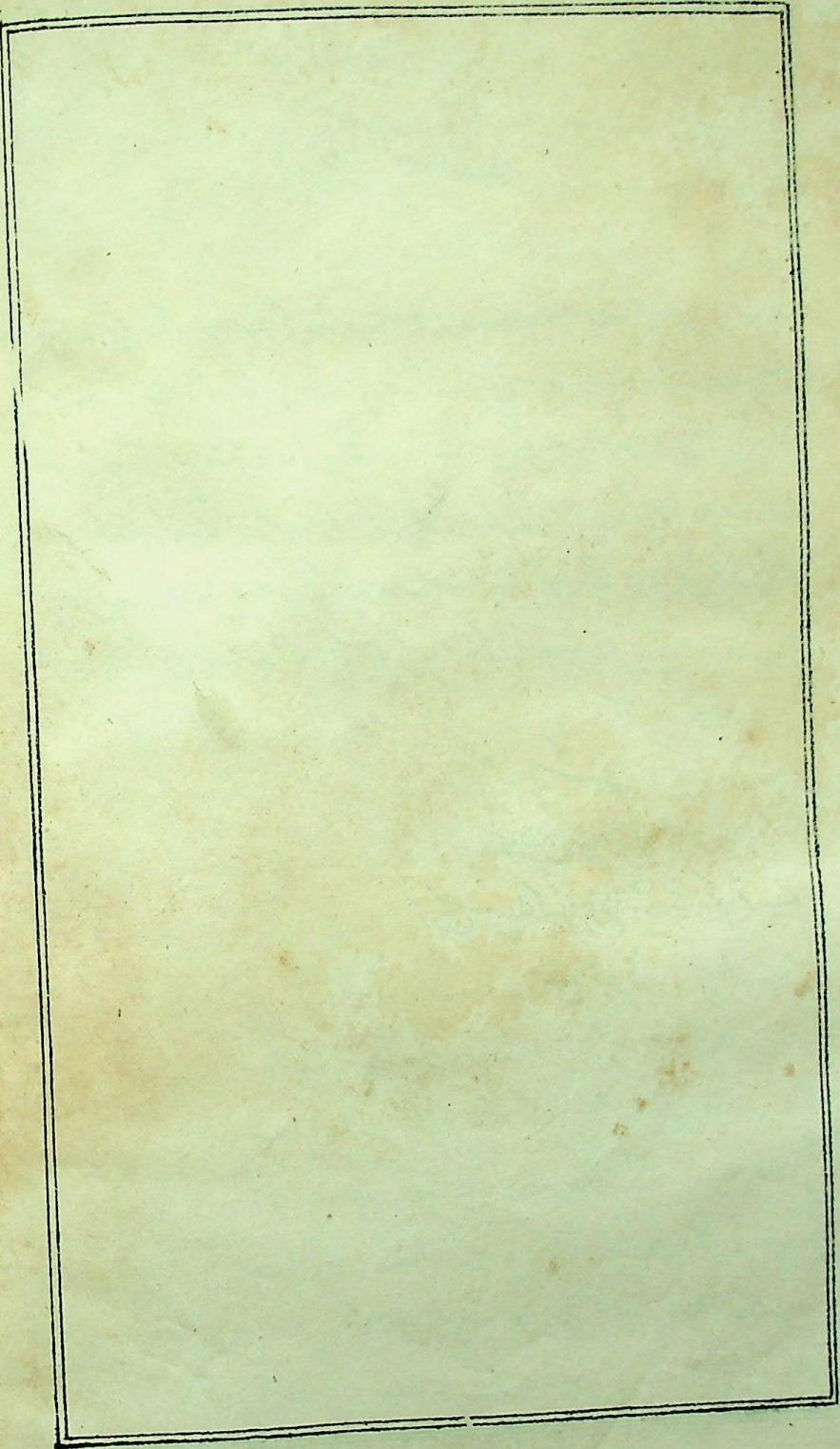
		قیمت فی جلد علاوہ محصول ڈاک
(۱)	مباحثہ فیروز آباد جو درمیان جینی اور آریون کے تاریخ ۱۶ مارچ ۱۸۸۸ع سے زبان سنسکرت مین ہوا جسکو سیٹھ پہولچند و پنڈت چہیدالعل جینی نے بجنس ہی سنسکرت مین مع بہاشہ کے چہپوایا ہے	۲/
(۲)	مباحثہ سہارنپور جو درمیان جینی اور آریونکے تاریخ ۱۳ اکتوبر ۱۸۸۸ع کو زبان اردو مین ہوا جسکو لالہ کلومل جینی سمپادک جینی پاٹشالہ کہاتونی ضلع مظفرنگر نے ترتیب دیکر لالہ کندنلعل و لالہ اوگرسین صاحب رئیس کھاتولی و سہارنپور کی اجازت سے چہپوایا ہے	۱۰/

اردو مین

(۳)	مباحثہ سہارنپور ایضاً ایضاً ایضاً	۱۰/
(۴)	مباحثہ فیروز آباد جو درمیان جینی اور آریونکے تاریخ ۱۶ مارچ ۱۸۸۸ع سے زبان سنسکرت مین ہوا جسکو منشی جگمن کشور فیروز آبادی آریہ نے نظم مین بالکل جہوٹ جلدی کرنے واسطے روکنے خیال آریہ و بگاڑنے خیال جینیونکے چہپوا[illegible] نظم ہی مین لالہ رکہب داس چلکانہ ضلع سہارنپور نے حسب فرمایش لالہ کندنلعل رئیس [illegible] مظفرنگر متوطن حال صدر میرٹھ کے تصنیف کرکے چہپوایا ہے	۱۰/

خریدارونکو درخواست صرف نمبر (۱) کو پاس پنڈت چہیدالعل سکرٹری سودہرم سبہا علیگڈہ و لالہ کلومل سمپادک جینی پاٹشالہ کہاتولی ضلع مظفرنگر اور باقی کی پاس لالہ کلومل کے

1155
ओ३म्
ضلع بجنور میں
دلت اودّھار کا کام
ہندو جاتی سے اپیل
1155;U
1156
उर्दू संग्रह
1156;U

اچھوت اُدھار کے متعلق نہایت ضروری ویوستھائیں

وید بھگوان کی آگیا۔ (الف) سارے سنسار کو آریہ (شریشٹ) بناؤ۔
رگوید ۹۔۶۳۔۵)

(ب) ہے وِدوانو! گرے ہوؤں کو پھر اُٹھاؤ۔ (اتھروید ۴۔۱۳۔۱)

ودوت پریشد بنارس :- دلت جاتیوں کو ورتمان اوستھا سے اُنّت کیا جائے

ہندو مہاسبھا کاشی } اچھوتوں کو سادھارن کنوؤں سے پانی بھرنے تتھا اُن سے چھوت چھات دور کرنے۔ مندروں میں دیو درشن اور پاٹھ شالاؤں اور سکولوں میں پڑھنے کا ادھیکار ہے۔

رشی دیانند } آریہ (ہندو) جاتی کے کٹے ہوئے انگ (اچھوتوں) کی رکھشا کرو۔

مہاتما گاندھی } میں اچھوت پن کو ہندو دھرم پر سب سے بڑا بدنما دھبہ سمجھتا ہوں۔

اوم

ضلع بجنور میں دلت اُدھار کا کام

اچھوت پن کا بھوت بھاگ

ہندوستان ہی ایک ایسا ملک ہے۔ جہاں سات کروڑ کے قریب لوگوں کو "اچھوت" بنا کر حقیر سمجھ رکھا ہے۔ یہ لوگ اپنے برادران وطن کی ہر قسم کی خدمت کے لئے تیار رہتے ہیں۔ لیکن اس کے صلہ میں "ذلالت اور حقارت" ان کے نصیب میں ہے۔ یہ جاتی سے ہندو ہیں۔ پر ان کے ہندو بھائی ہی انہیں جانوروں سے بدتر سمجھتے ہیں۔ نتیجہ اس بدسلوکی کا یہ ہے کہ ہزاروں کی تعداد میں یہ دلت بھائی ہندو جاتی کی گود کو چھوڑ کر غیر مذہب والوں کے جھنڈے تلے پناہ لے رہے ہیں۔ جس کے سبب دن بدن ہندو جاتی کمزور ہوتی جاتی ہے اور اس بڑھتی ہوئی کمزوری نے ہندوؤں کی تمام خوبیوں کو گہنا کر رکھا ہے۔

یہ "اچھوت پن کا بھوت" کئی صدیوں سے ہندو جاتی کے سر پر سوار ہے۔ تقریباً پچاس برس ہوئے جب آریہ سماج کے بانی رشی دیانند نے یہ اعلان کیا تھا کہ۔

"آریہ (ہندو) جاتی کو کٹتے ہوئے انگ (اچھوتوں) کی رکھشا کرو"

اس وقت سے آریہ سماج برابر اس بیماری کے دور کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

آریہ اوپ سبھا بجنور منڈل

کو ضلع بجنور میں قایم ہوئے تقریباً نو سال ہوئے ہیں۔ جب سے دلت ادھار کا کام کوشش

ہو رہا ہے۔ لیکن گزشتہ دو سال سے سبھا نے اپنی توجہ خصوصیت سے اس چھوت کو
ضلع سے بھگانے کی طرف مرکوز کی ہے۔ لوگوں کے خیالات میں بہت بڑی تبدیلی ہو رہی ہے
"چھوا چھوت" کا زور بہت کم ہو رہا ہے۔ نفرت اور حقارت دن بدن گھٹ رہی ہے
دلت بھائی اپنے طریقہ خورد و نوش پوشش و رہائش مثل اور ہندوؤں کے اختیار کر رہے ہیں
صفائی اور ستھرائی سے اپنا بھوجن کانسی اور پیتل کے برتنوں میں بناتے ہیں۔ آریہ سماج
میں پرویش کر رہے ہیں۔ اس طریقہ سے جہاں اون کا سدھار کیا جا رہا ہے وہاں
اور ہندوؤں کے دلوں سے اچھوت پن کی بیماری کو دور کیا جا رہا ہے۔

پبلک کنوؤں سے جو پانی بھرنے کی رکاوٹ تھی وہ دور ہو رہی ہے۔ سہ بھوجوں کا
پربندھ جگہ بہ جگہ کیا جا رہا ہے۔ سب فرقوں کے ہندو بھائی شریک ہو کر ان دلت بھائیوں کے ساتھ
جنہوں نے آریہ سماج میں پرویش کر لیا ہے بھوجن کرتے ہیں۔ "کھان پان" کی غیر
مناسب بندشیں توڑی جا رہی ہیں۔ دلت ادھار کے پرچار کے کام کو اور ودھی پوربک
دلت بھائیوں کو آریہ سماج میں پرویش کے سنسکاروں کو شری لالہ ٹھاکر داس جی بڑی
دلچسپی جوش اور قربانی کے ساتھ کرا رہے ہیں۔ لالہ جی موصوف و شری ماسٹر گمانی سنگھ
جی منتری و اپدیشک منڈل سبھا کی محنت و کوشش سے اس وقت تک تقریباً تین ہزار
دلت بھائی آریہ سماج میں پرویش کر چکے ہیں۔ اور گزشتہ دو سال میں تقریباً پچیس بڑے
سہ بھوج بھی بجنور کے مختلف مقامات میں ہوئے۔ اس سلسلہ میں جو سب سے بڑی مخالفت
کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ وہ کنوؤں کا سوال تھا۔ بعض ناسمجھ لوگ چماروں کے کنوؤں
پر گھڑے رکھکر پانی بھرنے میں معترض ہیں۔ ان کے خیال سے چماروں کو اپنے گھڑے
کنوئیں کے من کے نیچے رکھنے چاہئیں۔ لطف یہ ہے کہ چمڑے کے ڈھول کنوئیں میں
ڈالے جائیں۔ مشک چمڑے کی کنوئیں کے من پر رکھی جاویں۔ کتے تک کنوؤں پر لوٹ
لگائیں۔ لیکن چمار کا گھڑا اگر رکھا گیا تو ایمان کی خیر نہیں اور اگر یہ چمار کل مسلمان ہو جاویں
تو پھر کوئی شکایت نہیں۔ کہیں کہیں قصبوں میں بھی پبلک کنوؤں پر چماروں کے پانی
بھرنے میں لوگوں کو حجت ہے۔ شروع میں نوبت یہاں تک پہنچی کہ بعض جہلا اس سلسلہ

میں مرنے مارنے کو طیار ہو گئے۔ گو ہندوؤں کا وہ طبقہ جو خود غرض اور جاہل مطلق ہے۔ اس مخالفت میں کمربستہ ہوا۔ لقیہ ہندوؤں نے اس تحریک سے ہمدردی کی ہے۔ لیکن مسلمانوں نے خلاف توقع اس تحریک کی خفیہ یا علانیہ شروع ہی سے زبردست مخالفت کی ہے۔ یہاں تک کہ بعض تعلیم یافتہ مسلمان بھی اس تحریک کے کچلنے میں کوشاں ہیں۔

لوکل پولیس کا رویّہ

شروع میں لوکل پولیس حکام کا رویہ اس تحریک کے موافق نہ رہا۔ جب کہیں ذرا سا بھی معاملہ ہو گیا۔ تو آریوں کا چالان حسب دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری لغرض محلکہ حفظ امن کیا گیا لیکن جب عدالت فوجداری کے کئی فیصلے آریوں کے حق میں ہو گئے۔ تو پولیس نے اپنا رویہ بدل دیا چنانچہ اب ان لوگوں کا جو کنوئیں پر گھڑے رکھنے کے سلسلہ میں دلت بھائیوں سے جھگڑا کرتے ہیں چالان کیا جا رہا ہے۔

پہلا مقدمہ

تھانہ نگینہ سے رپورٹ حسب دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری موضع دھرم پور کے چماروں کی بابتہ کی گئی۔ کنوئیں پر پانی بھرنے کا معاملہ تھا۔ دلیپ جاٹ مستغیث تھا۔ یہ کنواں ایک معزز مسلمان زمیندار کا تھا۔ جو خود بھی معترض تھے۔ مقدمہ کی سماعت جناب منشی عزیز الدین صاحب بہادر کے اجلاس میں ہوئی۔ قصہ کوتاہ عدالت نے یہ تجویز کیا کہ چماروں کے کنوئیں سے پانی بھرنے کا فعل خلاف قانون نہیں ہے۔ محلکہ اگر لئے جائیں تو دلیپ مستغیث کے لئے جانے چاہئیں۔

مقدمہ فوجداری نمبر ۳۳۳ سنہ ۱۹۲۶ء۔ دلیپ بنام شبا وغیرہ۔

تاریخ فیصلہ ۲۸ اکتوبر سنہ ۱۹۲۶ء۔

دوسرا مقدمہ موضع بھگوتہ تھانہ شیرکوٹ کا انجام

پولیس تھانہ شیرکوٹ نے حسب دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری خلاف مہاشہ کندن لعل وغیرہ مقدمہ چلایا۔

اس مقدمہ میں اللہ دیا وغیرہ مسلمان معترض تھے۔ کہ اگر چمار کنوئیں پر گھڑے رکھکر پانی بھریں گے تو اون کا ایمان خراب ہوجائے گا۔ نیز اندیشہ نقص امن کا ہے۔ یہ کنواں موضع بھگوتہ میں واقع ہے۔ مقدمہ کی سماعت جناب پنڈت گنگا پرشاد صاحب مجسٹریٹ درجہ اول کے اجلاس میں ہوئی۔ لائق مجسٹریٹ نے ملزمان کو بری کر دیا اور تجویز فرمایا کہ یہ کارروائی ان لوگوں کی خلاف قانون نہیں ہے۔ پبلک کنوئیں پر پانی بھرنا ایک جائز بات ہے۔

(مقدمہ فوجداری نمبر ۳۳۔ تھانہ شیرکوٹ سرکار بنام کندن لعل وغیرہ جرم دفعہ ۱۰۷ فوجداری)

تاریخ فیصلہ ۱۵ فروری ۱۹۲۹ء

تیسرا مقدمہ

پولیس تھانہ امیرگڑھ نے حسب دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری آریوں و دلت بھائیوں کے خلاف مقدمہ چلایا۔ جھگڑا کنوئیں پر گھڑے رکھکر پانی بھرنے کا تھا۔ یہ کنواں موضع سکروندہ میں واقع ہے۔ جاٹ لوگ معترض تھے کہ دلت بھائی کنوئیں پر گھڑے رکھکر پانی بھریں گے تو اندیشہ نقص امن کا ہے۔

اس مقدمہ میں جاٹوں نے خوب صرفہ بھی کیا اور جان توڑ کوشش و پیروی کی۔ گرد و نواح کے مسلمانوں نے جاٹوں کی حمایت کی۔ نتیجہ وہی ہوا۔ اس مقدمہ کی

سماعت جناب کنور مسعود علیخاں صاحب بہادر مجسٹریٹ درجہ اول کے اجلاس میں ہوئی۔ لایق مجسٹریٹ نے ملزمان کو رہا کردیا۔ اور کئی نظایر کے حوالوں سے ایک مکمل اور مشرح تجویز صادر فرمائی۔ (مثلاً خزانچند بنام قیصر ہند ۹۔۴۲۔۹ لاہور صفحہ ۲۸۴ جس میں لایق جج ہائیکورٹ پنجاب نے ایک کنوئیں کے اسی قسم کے معاملہ میں اپیلانٹ جو دلیت جاتی سے تھا اور حال میں آریہ ہوا تھا کنوئیں پر پانی بھرنی کی بابت حسب دفعہ ۱۰۷ عدالت ماتحت نے مچلکوں کا حکم صادر فرمایا تھا۔ لایق جج ہائیکورٹ نے اپیلانٹ مذکور کو بری کردیا۔ اور تجویز فرمایا کہ پبلک کنوئیں سے پانی بھرنا خلاف قانون کارروائی نہیں ہے۔ ایسی حالت میں اگر ضرورت سمجھی جائے تو فریق مخالف کے مچلکہ لئے جاویں)

(مقدمہ فوجداری نمبر ۱۲۳۔ سرکار بذریعہ کشوری وغیرہ بنام بدھن وغیرہ امیٹرہ۔ تاریخ فیصلہ ۱۰ جولائی ۱۹۲۸ء۔ اجلاس جناب کنور مسعود علیخاں صاحب مجسٹریٹ درجہ اول)

ان پے درپے تجویزوں کا یہ اثر ہوا کہ پولیس کا رویہ بدل گیا۔ چنانچہ بمقام خاص دیلا والہ تھانہ رہیٹر۔ معروف پور۔ تھانہ امبہیڑے میں جب چماروں کی ساتھ اس قسم کے جھگڑے ہوئے اور مار پیٹ کی نوبت آئی تو اس مرتبہ بجائے دلت بھائیوں کے چالان کے دیلا والے میں چوہان اور مسلمانوں کا معروف پور میں جاٹوں کا۔ بجنور میں جاٹ۔ برہمن وروڑوں کا کیا گیا۔

چوتھا مقدمہ دیلا والہ کی بلوہ کا انجام { موضع دیلا والہ

تھانہ رہیٹر میں ایک کنواں واقع ہے۔ وہاں کے چوہان اور مسلمانوں نے دلت بھائیوں کے اس کنوئیں پر گھڑے رکھکر پانی بھرنے کی بابت ایک سنگین بلوہ کیا۔ جس میں دلت بھائیوں کے کافی چوٹیں آئیں۔ بالآخر کئی چوہان و مسلمانوں کا چالان حسب

دفعہ ۲۷۴ تعزیرات ہند و دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری کیا گیا۔ چالان ہونے پر ملزمان کی آنکھیں کھل گئیں۔ معافی کے خواستگار ہوئے۔ اور اقرار کیا کہ دلت بھائیوں کے کسی کنوئیں پر پانی بھرنے میں آئندہ کبھی مزاحم نہ ہوں گے۔ چنانچہ ان آریہ بھائیوں نے جن کے شدید چوٹیں آئی تھیں۔ اور جنہوں نے بہت نقصان اٹھایا تھا بڑی فراخدلی سے اپنے ان بھائیوں کو معاف کر دیا۔ اور انتقام کے خیال کو دل میں جگہ نہ دی۔ حسب تصفیہ باہمی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب بہادر کی سفارش پر مقدمہ اوٹھا لیا گیا۔ اور دلت بھائیوں کے کنوئیں پر گھڑے رکھ کر پانی بھرنے کا حق گرد و نواح کے ہندو مسلمانوں نے تسلیم کر لیا۔

پانچواں مقدمہ معروف پور ضلع بلوہ کا حال

معروف پور تھانہ امبہٹہ میں ایک کنواں واقع ہے۔ اس پر گھڑے رکھکر پانی بھرنے کے متعلق جاٹوں اور دلت بھائیوں میں جھگڑا ہوا۔ کئی دلت بھائیوں کے چوٹیں آئیں۔۔۔

پولیس تھانہ امبہٹہ نے اب اس مرتبہ بجائے دلتوں کے جاٹوں کا چالان حسب دفعہ ۱۴۷ تعزیرات ہند طرہ میں کیا ہے۔ اور مقدمہ کی سماعت کنور مسعود علیخان صاحب مجسٹریٹ درجہ اول کے ۲۲۲۲۲۲ اجلاس میں ہو رہی ہے۔ ہنوز مقدمہ فیصل نہیں ہوا۔

چھٹا مقدمہ بجنور کے کنوئیں محکم والے واقع محلہ جاٹان کے جھگڑے کا انجام

بجنور محلہ جاٹان میں ایک کنواں محکم والہ کے نام سے موسوم ہے۔ دلت بھائیوں سے

اوس کنوئیں پر پانی بھرنے کے متعلق محلہ کے بعض لوگوں سے جھگڑا کیا۔ دلت بھائیوں کو زدوکوب بھی کیا گیا۔ پولیس بجنور نے جاٹ اور برہمنی وغیرہ جنہوں نے مزاحمت کی تھی۔ اون کا چالان حسب دفعہ ۱۰۷ کیا۔ چنانچہ باہم فریقین تصفیہ ہو گیا۔ اور دلتوں کے پانی بھرنے کا حق تسلیم کر لیا گیا۔ لیکن جب یہ کارروائی مقدمہ فوجداری حسب مصالحت ختم کر دی گئی۔ تب بعض کوتاہ اندیش لوگوں کے ورغلانے سے مقدمہ حکم امتناعی بابت ممانعت آب نوشی چاہ مذکور خلاف دلت بھائیوں کے عدالت منصفی بجنور میں دایر کیا گیا۔

اس مقدمہ کی سماعت باجلاس جناب بابو موہن شنکر صاحب ایڈیشنل منصف بجنور ہوئی۔ دلت بھائیوں کے خلاف بعض سیاہ دل لوگوں نے درپردہ بڑی کوشش کی۔

لایق منصف صاحب موصوف نے ایک نہایت مشرح وقابلانہ تجویز کے ذریعہ مقدمہ ہذا لالہ رام وغیرہ بنام سمرا وغیرہ مع خرچہ ڈسمس کر دیا۔ جس سے دلت بھائیوں کے پبلک کنوئیں پر مثل دیگر لوگوں کے پانی بھرنے کا حق قانوناً جایز قرار پایا۔ ایڈیشنل منصف صاحب نے اپنی تجویز میں ایک قابل قدر تذکرہ کیا ہے کہ :-

وہ مختلف فرقوں کے لوگوں کے مذہبی اور سماجک تفریق وتقسیم کی وجہہ سے اون کے حق حقوق میں کتنا ہی فرق کیوں نہ ہو۔ لیکن موجودہ برٹش انصاف کے زمانہ میں یہ سب معدوم سمجھنا چاہیئے۔ ملکہ وکٹوریہ نے کئی مرتبہ بذریعہ شاہی فرمان یہ واضح کرایا تھا۔ اور بعدہ شہنشاہان ایڈورڈ وجارج پنجم نے بھی اسے دوہرایا ہے۔ انسان اور انسان کے درمیان کسی قسم کی تفریق نہیں کی جائے گی اور کسی شخص کے حقوق محض اوس کے اعتقاد۔ نسل۔ مذہب۔ برادری یا رنگ کی وجہہ سے زایل نہ ہوں گے۔"

اس فیصلہ عدالت منصفی نے کنوئیں پر گڑھے رکھے کہ دلت بھائیوں کے

پانی بھرنے کے مسئلہ کو صاف طور پر حل کر دیا ہے۔ یقین ہے کہ اب ہر خاص و عام پر یہ روشن ہو جائے گا کہ پبلک کنوؤں پر پانی بھرنے کا حق دلت بھائیوں کو بھی مثل دیگر لوگوں کے ہے۔

مقدمہ نمبر ۵۵ سنہ ۱۹۲۴ء۔ عدالت منصفی بجنور لائق رام وغیرہ بنام سمرا وغیرہ منفصلہ ۱۰ ستمبر سنہ ۱۹۲۸ء۔

ساتواں مقدمہ قصبہ ہلدور کے ایک کنوئیں کا جھگڑا

قصبہ ہلدور کے چند مسلمان اور چوہان وغیرہ نے دلت بھائیوں کے خلاف ایک درخواست باجلاس جناب منشی احمد سعید خاں صاحب بہادر مجسٹریٹ درجہ اول اس مضمون کی گذرانی تھی۔ کہ دلت بھائیوں کو ایک پبلک کنوئیں سے من پر گھڑے رکھکر پانی بھرنے سے منع کیا جائے۔ ورنہ اندیشہ نقص امن کا ہے۔ لائق مجسٹریٹ صاحب نے دلت بھائیوں کا حق تسلیم کرتے ہوئے درخواست مذکورہ نامنظور کر دی۔

(تلسی وغیرہ بنام پھول چند وغیرہ تاریخ حکم ۱۷ جولائی سنہ ۱۹۲۸ء)

آٹھواں مقدمہ

پولیس تھانہ کرتپور نے خلاف دلت بھائیوں کے حسب دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری رپورٹ کی کہ موضع مدن پور میں جو کنواں واقع ہے۔ اس پر دلت جاتی کے لوگ من پر گھڑے رکھ کر پانی بھرنا چاہتے ہیں جس سے اندیشہ نقص امن کا ہے

اس مقدمہ کی سماعت باجلاس جناب بابو سوہن لعل صاحب درجہ اول ہوئی۔ لائق مجسٹریٹ صاحب نے دلتوں کے کنوئیں پر گھڑے رکھ کر پانی بھرنے کا حق تسلیم کرتے ہوئے ملزمان کو بری کر دیا۔

(مقدمہ فوجداری تھانہ کرتپور۔ سرکار بذریعہ علی بخش وغیرہ بنام بہادروں وغیرہ منفصلہ ۹ / اکتوبر ۱۹۲۶ء)

نوٹ :- اس قسم کے جملہ مقدمات میں دلت بھائیوں کی پیروی و امداد آپ سبھا کی جانب سے کی جاتی ہے۔

مسٹر لک سپرنٹنڈنٹ پولیس بجنور کا موجودہ منصفانہ رویہ

مسٹر لک ایک نہایت بیدار مغز اور انصاف پسند پولیس افسر ہیں۔ جب آپ کو یہ یقین ہو گیا کہ ملک کے کنوؤں پر پانی بھرنے کا دلت جاتیوں کے لوگوں کو بھی قانوناً مثل دیگر لوگوں کے حق ہے تو آپ نے ان لوگوں پر زیادتی و ظلم کرنے والوں کے خلاف قانونی کارروائی شروع کر دی۔ حال میں موضع بھرا تھانہ دھام پور سے خلاف دلت بھائیوں کے رپورٹ حسب دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری مقدمہ چلانے کی کی گئی۔ صاحب ممدوح نے یہ حکم صادر فرمایا کہ بجائے دلت لوگوں کے ان لوگوں کے خلاف کارروائی کی جائے جو پانی بھرنے میں دلتوں کے مزاحم ہوتے ہیں۔ اور نیز یہ بھی حکم فرمایا کہ ایک پولیس کانسٹبل کنوئیں متنازعہ پر تعینات کر دیا جائے جس سے کوئی شخص ان بیکسوں کے ساتھ جھگڑا فساد نہ کرے۔ انصاف کا واقعی یہی تقاضا تھا۔ ہمیں یقین ہے کہ حکام ضلع کے اس غیر جانبدار رویہ سے اور لوگوں کے دن بہ دن دلت ادھار کی اہمیت سمجھنے سے یہ "اچھوت پن کا بھوت" اس ضلع سے جلد بھاگ جائے گا۔

حقیقت تو یہ ہے کہ اسی اچھوت پن کی بدولت دنیا کی غیر قومیں ہمارا ہر طرح سے مضحکہ اڑاتی ہیں۔ حال ہی میں مس میو نے جو "مدر انڈیا" نامی کتاب تحریر کی ہے۔ اوس سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ اہل ہند ہر قسم کی ترقی کے ناقابل ہیں۔ جو قوم ۶ کروڑ اپنے اہل وطن کو انسان سے ادنیٰ "سمجھتی ہو۔ وہ کس طرح حصول سوراج کے قابل ہو سکتی ہے۔ مس میو کے اعتراض میں مبالغہ سہی۔ لیکن حقیقت پر پردہ بھی نہیں ڈالا جا سکتا بہت سے ہمارے بھائی اچھوت پن کے ابھی خفیہ یا اعلانیہ قائل چلے جاتے ہیں۔ کیا ہم اچھوت پن وید اور شاستر کے موجب ہے؟ کیا ہمارا پراچین اتہاس اس کی تائید کرتا ہے۔؟ کیا موجودہ قانون اس کی حمایت میں ہے۔؟

ہر سوال کا جواب نفی میں ہے۔ وید بھگوان کا صاف اعلان ہے۔

"اے انسانو! تمہارے کھانے پینے تمہارا اشنان آدمی کا استھان اور بیوہار ایکسا ہو" (اتھروید)

پراچین اتہاس کو ملاحظہ کیجئے۔ رامائن کیا سبق دے رہی ہے۔ شری رام و لکشمن جنگل میں جب بشر (ہوسے لرجوا مایہ ملکش جانی سے نیچ) ملے ہیں اور اوس بھیلنی نے وہیں بڑے آؤ بھگت سے بٹھایا ہے اور جنگل کے پھل پھول لا کر بڑے پریم بھاؤ سے بیش کئے ہیں اور اون جنگلی بیروں کو خود چاکھ چاکھ میٹھے میٹھے بھگوان رام کو کھلائے ہیں تو کیا بھگوان نے بھیلنی کے جھوٹے بیر سمجھ کر اپنا منہ پھیر لیا تھا۔؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ بڑے آنند اور پریم سے کھاتے تھے۔

اے اچھوت پن کے قائل لوگو! مہاراج رام چندر کے جیون چرتر سے کیوں سبق نہیں لیتے۔؟ آہ! رام کی نام لیوا ہندو جاتی۔! آج تیرے سات کروڑ لخت جگر اچھوت بنے ہوئے ذلت اور پھٹکار کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ کیا اس طرح رام کی آتما خوش ہو رہی ہو گی؟ کیا اس حال میں ہماری رام لیلائیں کبھی سپھل ہو سکتی ہیں۔؟

موجودہ قانون کی ہرگز منشا نہیں کہ کسی انسان کو اچھوت سمجھا جائے۔ ملکہ وکٹوریہ کا شاہی فرمان ۱۸۵۸ء کا صاف الفاظ میں اعلان کر رہا ہے۔ کہ وہ انسان

انسان کے درمیان ذات، مذہب، نسل، برادری و رنگ کی کوئی تمیز نہیں ہو گی۔"
جب کیفیت یہ ہے کہ نہ ہمارے دھرم شاستر نہ ہمارا پراچین اتہاس اور نہ موجودہ قانون اچھوت پن کی حمایت کر رہا ہے۔ بلکہ برعکس اس کے صاف اور صریح الفاظ میں تردید کر رہے ہیں۔ پھر اس "چھوت" کو پناہ دے کر ہم کیوں خودکشی کے سامان مہیا کر رہے ہیں۔ اور کیوں دنیا کی نگاہ میں ذلیل اور خوار بن رہے ہیں کیا اب بھی ہماری آنکھیں کھلیں گی۔۔؟

مسلمان بھائیو!

تعصب کو چھوڑ کر ملک کی بہبودی کا خیال کرو۔ دلت ادھار کے کام میں روڑے نہ اٹکاؤ۔ اسلام اچھوت پن کا حقیقی دشمن رہا ہے۔ خبردار ہو یہ اچھوت پن کا بھوت اب اسلامی دائرہ میں داخل ہو رہا ہے۔ جس کا نتیجہ خطرناک ہوگا۔"

ہندو بھائیو!

تمہاری خودکشی اچھی نہیں۔ اپنے پیروں پر کلہاڑی نہ چلاؤ۔ ہندو جاتی کے کٹتے ہوئے انگ (دلتوں) کی رکھشا کرو۔ دلت ادھار کے کام کو تن من دھن سے کامیاب بناؤ۔ اسی میں تمہارا تمہارے دیش کا تمہاری جاتی کا کلیان ہے۔ اوم شم۔

جگناتھ مصر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی پردھان شریمتی آریہ

ادپ پرتی ندھی سبھا جبلپور منڈل مورخہ ۱۳ اکتوبر سنہ ۱۹۲۸ء

ضروری گذارش

اس ٹریکٹ کے چھپ جانے کے بعد یہ معلوم ہوا کہ جناب کمشنر مسعود ملتان صاحب بہادر نے معروف اپیل کے مقدمہ میں تجویز دیدی۔ اور منجملہ ۲۷ ملزمان کے ایک کو بری کر دیا۔ اور بقیہ ملزمان کو پچیس ۲۵ پچیس ۲۵ روپیہ جرمانہ اور ایک یوم کی سزائے قید کا حکم صادر فرمایا۔ ہم نے اس میں جاٹوں سے ہر چند کوشش کی کہ وے ذلت بھائیوں سے اس کمیٹی کے معاملہ میں قبل سماعت مقدمہ تصفیہ کر لیں۔ لیکن وہ رضامند نہیں ہوئے۔ بالآخر یہ نتیجہ ہوا۔

ایک پرجوش مسدس

آریہ سماج کی شان میں

موسوم بہ

کارنامۂ آریہ سماج

باجازت دارو…

قیصر ہند پریس…

کاتب…

نیم ۶

منشا ہی یہ اس سماج کا لاثانی — عالم کو ہو فیض عام باآسانی

یعنی ہوں ترقیاں سہ گانہ حاصل — جسمانی و اتحادی و روحانی

نیم ۷

ہر شخص سی حسب وقار کی ہو قابل — پیش آئے دہرم اور محبت سے بدل

نیم ۸

کر دیجئے جہل کو جہان سی معدوم — اور کیجئے علم مین ترقی حاصل

نیم ۹

ہو اپنی ترقی مین نہ قانع انسان — بہتر نہین ہی یہ پیش دانشمندان

اوروں کی ترقی مین ترقی اپنی — ہر ایک بشر کو ہی سمجھنا شایان

نیم ۱۰

جن کاموں مین ہو رفاہ عالم منظور — ہو کثرت رای سے ہر انسان مجبور

ہان جن مین فقط رفاہ ذاتی ہو — فارغ مختار ہی بشر ان مین ضرور

کارنامہ آریہ سماج

ای آریہ سماج کہون مین کہ کیا ہی تو — مذہب کی ناؤ کیلئے اک ناخدا ہے تو

بیمار آتماؤن کا دارالشفا ہی تو — جان بر لبون کیواسطے آب بقا ہی تو

مُردہ تنون مین روح نئی تونے ڈالدی

عیسیٰ کی قدر عام دلون سی نکالدی

آنکھون مین دشمنون کے مجسم قضا ہی تو — اور دوستون کو دوست ہی اک باوفا ہے تو

دھرما ہلاشیون کیلیے رہنما ہے تو — اور خادمان ملک کا اک بادشاہ ہی تو

دنیا مین ڈوبتون کیلئے اک جہاز ہی

بندہ ترا حریم شہ نسلے نیاز ہی

ہی خاص و عام کیلئے اک باغ جاودان — ناصح ہے تیری سوامی دیانند نکتہ دان

تجھ مین ہین نصب وید کی اشجار بیکران — جیسے علوم کی ہین لگی جسمین ڈالیان

کوشش رہی جو ایسی ہی جیسی ہی آج کل

دھرم ارتھ کام موکش کے آئینگے تبھی پھل

گورودت جی نے دی ہے تری پرورش جان — تب تو نے پائی صرصر الحاد سے امان

تجھ مین ہے دیانندیون کی باد صبا روان — اور منشی رام ہے ترا سچا نگاہبان

آفت خزان کی چیز ہے کیا تیرے سامنے

سینچا ہے اپنے خون سے تجھے لیکھرام نے

اصلاح ملک مین تو عدیم المثیل ہے — علم وکمال وفضل مین تو بے عدیل ہے

تو اتفاق و یکجہتی کی دلیل ہے — کونین کی فلاح کا سچا کفیل ہے

دل مین خیال جسکے ترا جاگزین ہے

کچھ شک نہین۔ کہ وہ شہ دنیا و دین ہے

تو نے شراب نوشی کا بلوہ مٹا دیا — گردن پہ گوشت خواری کی خنجر چلا دیا

افیون و چرس و بھنگ کا سکہ اٹھا دیا — حقہ ہمارے دل سے دھوان سا اڑا دیا

گھر جسکے دل مین کر گیا ہے اے سماج تو

عادات بد کو جانتا ہے وہ بشر عدو

قانون بھی مٹا نہین سکتا تھا جو ذنوب — دنیا کے خوف سے نہین چھپتے تھے جو عیوب

بد رسمون سے بد کو سمجھنے لگے ہین خوب — ہم یون سے ہو گئے تھے سراسر سیہ قلوب

در پر ترے جو صدق عقیدت سے ڈٹ گیا

ساری برائیون سے دل اسکا پلٹ گیا

رشوت سی ہو گئی ترے باعث بہت نفور | اور زانیون نے کردیا بالکل زنا کو دور
بیہودہ شاعری سی بچے بعض باشعور | تضیع وقت کو بھی سمجھنے لگے قصور

اکثر کو تونے صدق کا پابند کردیا
دروازہ جو گناہ کا تھا بند کردیا

کل بت پرستیون کو مٹاتا ہی تو سماج | کرتا ہی دور صفحۂ دل سی برے رواج
پھیلانا چاہتا ہی فقط دھرم کا ہی راج | بندوق توپ کی نہین کچھ تجھکو احتیاج

دنیا کی سلطنت سی نہین ہے غرض تجھے
بیہودہ پالسی کا نہین ہے مرض تجھے

تیرے یہان جہاد کا کرنا روا نہین | تیرے یہان طمع سی بلانا بجا نہین
تیرے یہان درست فریب و دغا نہین | توبہ کا باب تیرے مکان مین کھلا نہین

جیسا عمل کریگا عوض ویسا پائیگا
بوئے گا خار پھول کہان سی اٹھائیگا

تو چاہتا ہی یاد مین سبکی شدہاری جائین | مردہ طبیعتین جو ہوی ہین ابہار جائین
تکلیفین جو ہر اہل جہت پڑین وہ سہاری جائین | فوجین ادہر ادہر کی لڑا کر نہ ماری جائین

تو چاہتا نہین ہے کہ انسان ہلاک ہون
ہان چاہتا ہی یہ کہ وہ ہیون پاک تن

تو چاہتا نہین ہے کہ عیسائی سب بنین — یا دور ہم گروہ مسلمانون کا کرین

یا ہندوون مین جتنے ہین شامل وہ دُکھ بھرین — یا اَور قومین جتنی ہین ہمسے وہ سُب ڈرین

تیرا خیال یہ ہے سب انسان ایک ہون

بدیون کو چھوڑ چھوڑ کے ہر طرح نیک ہون

گُن کرم اور سبھاؤ سے ہین تجھ مین چار پر — تبدیل برن کا تجھے حاصل ہی اختیار

شودر اپنی سعی سے ہو بڑے برن مین شمار — اور برہمن کُکرم سے ہو نیچ اور خُوار

جو چھتری کا کام کرے چھتری کہا جائے

جو ویشیون کا پیشہ رکھے ویشیہ بولا جائے

کرتا نہین جو آریہ بنکر بھی نیک کام — عادات بد کا جو کہ بنا ہی ابھی غلام

ہی ہونام جسکا رجسٹر مین درج نام — کرتا ہی ہفتہ وار بھی جو حاضری مدام

اپنا سبھاسد اُسکو تو گردانتا نہین

سِدھانت کیا ہین تیرے وہ پہچانتا نہین

ہے سنسکرت صرف تری مادری زبان — جسمین ہین ثبت وید مقدس کی شُرتیان

رشیون نے جسمین علم کئی سیکڑون بیان — لاکھون نے پائین جس سے جگہ کر یہین یہان

یہ اُم السنہ تری اصلی زبان ہے

ساری زبانہائے زمانہ کی جان ہے

میری سمجھ میں ہی تو دبستانِ علمِ حق | پرلوک کی سکھاتا ہی تو ظلم اور فسق
دیتا ہی نیکیوں کا ہمیشہ ہمیں سبق | مضمون جو نکلہ تیرے نہایت ہی ہیں ادق

محنت جو کرتے ہیں وہی ہوتے ہیں کامیاب
کاہل یہاں بھی کرتے ہیں اوقات کو خراب

تو نے ہون کی رسم کو پھر تازہ کر دیا | خوشبوؤں سے تمام زمانہ کا بھر دیا
نسخہ مفید قلب و دماغ و جگر دیا | کیسا علاج صاف و سریع الاثر دیا

یہ پاک کام کیوں نہ فرائض میں ہو شمار
بگڑی ہوئی ہوا کا ہی جسکے سبب سدھار

تعلیم یہ ہیچ کی تو نی چلائی ہے | بیکار و بد یہ کہو جسسے نفرت دلائی ہے
بیہودہ طاقت اپنی جنھوں نے گنوائی ہے | اون میں بھی اس عمل سے نئی جان آئی ہے

جس پر یہ پند پاک تری کارگر نہیں
حیوان سے بھی کم ہے وہ ہرگز بشر نہیں

چلتی نہیں کسی کی شفاعت تری یہاں | ہیں سارے معجزات و کرامات بے نشان
معقول کو پسند تو کرتا ہے بیگمان | منقول کا بھی عقل سے کرتا ہی امتحان

تیرا امر یہ بات کبھی مانتا نہیں
جبتک کہ عقل سے اوسے سمجھاتا نہیں

جو مسئلہ چلا تھا ہمہ اوست کا نیا — جس کے سبب سے دہریہ سارا جہان تھا
بندے سمجھنے لگ گئے تھے آپکو خدا — اور جیو کو نہ جانتے تھے پرم سے جدا

تو نے دلیل قاطعہ سے وہ مٹا دیا
درگاہ حق میں سر کو ہمارے جھکا دیا

اور دیش سے ترے ہیں وہ دور اور برکنار — جو قوم قوم کی ہیں مچا ہی ہوئے پکار
قومی سبھاؤں کا ہی جو اب بڑھ گیا شمار — جو بو رہی ہیں بیج تعصب کا بار بار

تیار ہی تو سب کے مٹانے کے واسطے
تو ہی مفید سارے زمانے کے واسطے

حلم و ثبات و نفس کشی ترک سرقہ کا — ضبط حواس و علم و خرد جسم کی صفا
ترک غضب ہر ایک جگہ راست بولنا — جو دھرم کے اصول ہیں دس پاک و باصفا

تو نے وہ اے سماج ہمیں سب سکھا دئے
جو راستے ترقی کے تھے سب دکھا دئے

بھارت کی تو نے عظمت دیرینہ کے واقعات — از بر ہمیں کرا دیے بے غور و التفات
وہ گوتم و کناد کے علم اور تجربات — تیرے کرشن اور رام کی وہ باطنی صفات

جس وقت اے سماج ہمیں یاد آتے ہیں
اوج فلک پہ چڑھنے کی جرأت دلاتے ہیں

تونے ہی دی ہے مذہب اسلام کو شکست — عیسائیون کا حوصلہ تونے کیا ہی پست

تونے ہی حق پرست بنائے ہین بت پرست — اور ملحدون کا خوب کیا تونے بندوبست

جو شخص تیری بات سنے اور دل لگائے

ممکن نہین کہ رائی کج اوسکی پلٹ نہ جائے

پہلے تو تجھہ مین ہندو ہوئے تھے فقط شمول — کرنے لگے ہین تجھکو مسلمان بھی اب قبول

عیسائیون مین بھی تیرا الجھہ نہین فضول — ہر ایک کو پسند ہین تیرے غرض اصول

ظاہر مین ہٹ سے بعض اگر مانتے نہین

باطن مین تجھکو لیک برا جانتے نہین

بھارت مین ہو گئی تھی برہمن صفت خور — کی تھین جنہون نے علم بن آنکھین ہماری کور

لیتے تھے دسوین تیرہوین کا مال و زر بزور — اور بیاہ شادیو مین مچاتی تھے خوب شور

تیرے قدم کے فیض سے اے آریہ سماج

وہ دلیش دیش کہتے تھے اُپدیش ہین کا آج

ہم عورتون کو سمجھے تھی بالکل ذلیل و خوار — محروم رکھ کے علم سے کہتے تھے نابکار

تریا چرترون کا رہا تھا نہ کچھ شمار — جو بولتی تھین بھوت چڑیل اور میان مدار

اب تونے انکو علم کا زیور پہنا دیا

ایشور کی بارگہ مین سر انکا جھکا دیا

آواگون کی تونے دلائل بیان کئے
کرم اور اُپاسنا کے مسائل بیان کئے

ایشور کی پرارتھنا کے فضائل بیاں کئے
اور موکش پراپتی کی وسائل بیان کئے

روشن شمع علم سی کیا سینہ کر دیا
عیب و ثواب دہر کا آئینہ کر دیا

قایم کئے ہوئے ہیں ترے ایسے دش اصول
عقل سلیم سنتے ہی جنکو کرے قبول

جنمیں نہیں شمول ہی اک لفظ بھی فضول
جنپر عمل کئے سی ہون دونوں جہان حصول

جو در پہ تیرے صدق عقیدت سے آتا ہے
اخلاص سے تو پہلے ہی انکو سکھاتا ہے

منظور تونے وید کے پرچار کو کیا
مقبول تونے صدق کی گفتار کو کیا

اور گرم تونے نطق کے بازار کو کیا
اور تیز علم و عقل کی تلوار کو کیا

جلسوں نے جابجا جو مزین دیا رہے
تیری ہی ایک فیض قدم کی بہار ہے

کھولے یتیم خانے ہیں تونے کئی یہان
بیکس یتیم بچوں کی ہو پرورش جہاں

تعلیم و تربیت کا بھی ہی تو نگاہبان
ماں باپ ہی تو ہوتے نہیں ایسی مہرباں

گر بال بال میرے بدن کا زبان ہو
تو بھی نہ تیری شان کی قابل بیان ہو

بیوون کو تو نے خوشخبری دی نیوگ کی — رنڈون کی شادی کنواریون سے تو نی منع کی

پت برت ریت عورتون کو جیسے ہی لکھی — تعلیم ناری برت کی مردونکو ہی تو دی

دنیا و دین کے تو نے قواعد بتا دیے

ہر ایک رسم حق کے فوائد بتا دیے

اسکول کھل گئے ہین ترے فیض عام سے — جو چل رہے ہین آج بڑی دھوم دھام سے

تعلیم جنمین ہوتی ہی خوب انتظام سے — آتا ہی جوش آدمی کو تیرے نام سے

جس بات کو کہ تو نے چلایا وہ چل گئی

جس رسم بد کو تو نے نکالا نکل گئی

منظور تجھکو اب ہی گوروکل کا افتتاح — سوچی ہی تو نے کیا ہی مبارک نئی صلاح

دونون جہان کی اس سے ملیگی ہمین فلاح — ایشور سے پرارتھنا ہی مری شام و صباح

تو جلد اس ارادے مین اب کامیاب ہو

گوروکل کا پاک کام ہی جاری شتاب ہو

روکا ہی تیرے وعظ نے نابالغی کا بیاہ — بھارت ہوا ہی جسکے سبب اسقدر تباہ

بچپن مین ہو گئی ہین جو عورات بیوہ آہ — تو اونکے بیاہ مین بھی سمجھتا نہین گناہ

امید ہی ہونیوالا ہی تو جلد کامیاب

بھارت کے اب گذر چکے ہین کیونکہ دن خراب

تو نے کن گتون کا طریقہ اٹھا دیا — اسراف شادی اور غمی کا مٹا دیا

ترپن کے سچے ارتھ کو تو نے بتا دیا — کہتے ہیں جسکو شرادھ یہ ہمکو سکھا دیا

دروازہ خرچ بیہودہ کا بند کر دیا

موقع پہ صرف کرنیکا پابند کر دیا

ہم رکھتے تھے نجوم پر اسدرجہ اعتقاد — ساعت کے سعد و نحس کو کرتے تھے روز یاد

چلنے مین سمجھتا تھا دساسول کا فساد — ہر روز و ماہ و سال سے تھا کچھ نہ کچھ عناد

سارے توہمات سے آزاد کر دیا

جھوٹے تفکرات کو برباد کر دیا

شادی مین رنڈیون کو ہم اکثر نچاتے تھے — لونڈون کا ناچ انسبون مین ہم کراتے تھے

بھانڈون کی بیحیائیون سے حظ اٹھاتے تھے — ان حرکتون سے شرم نہ خاطر مین لاتے تھے

گندہ طریق تیرے سبب دور ہو گئے

مجلس کے جو عیوب تھے کافور ہو گئے

ہم جھوٹے تیرتھون مین ہر اک سال جاتے تھے — اور مفت اپنا وقت و زر انمین گنواتے تھے

مڑی گرتس اور رام کی لیلا بناتے تھے — اور بھاگوت کے قصون پر وشواس لاتے تھے

تو نے ہر ایک بات جو تھی وید کے خلاف

اوپدیش کر کے ہم سے چھڑا دی ہے صاف صاف

ہم بھوک مرنیکو ہی سمجھتے تھے برت اوپاس　　پرماتما کا کچھ نہ رہا تھا لحاظ و پاس

باقی نہیں رہا تھا کوئی ہم مین حق شناس　　پہنے ہوئے تھے جسم پلیس کا لباس

اوسکو الگ ان سب سے ہمارے کرا دیا

خلعت طریق صدق و صفا کا پہنا دیا

بیفائدہ جو لیتے تھے دن رات رام نام　　اعمال کے سدھارنے سے تھا نہ جنکو کام

تیرے نصیحتوں سے وہ اے مرجع عوام　　ایشور کا دھیان کرتے ہین ہر روز صبح و شام

تو نے بتا دیا ہی کہ احکام حق اگر

مانین نہ ہم تو نام کا لینا ہے درد سر

ہم جانتے تھے کھیلن جوئیکا ہی اک ثواب　　اور کرتے تھے دیوالی پہ اوقات کو خراب

نئی دوے کی فکر تھی اک جان کو عذاب　　دل مین خدا کا ڈر نہ گورنمنٹ کا عتاب

دروازہ تو نے وعظ کا جبسے کیا ہی باز

ثابت ہوا کہ ایک ہین چور اور قمار باز

ہولی مین مست ہوتے تھے پی پی کی ہم شراب　　جسکے سبب سے ہوتا تہا دل اور جگر کباب

اور سر پہ خاک ڈالتے تھے اپنی بےحساب　　کپڑونکو رنگ پاشی سے کرتے تھے ہم خراب

تو نے نئے طریق سے بخشا ہمین فراغ

کرتے ہین اب ہون سے معطر دل و دماغ

مفتون تھے غیر ملکون کی ناقص زبان پر | کامل زبان لی نہ فضیلت سی تھی خبر
ابتک تو فارسی مین کھپاتی تھے اپنا سر | انگلش کی نذر کرنے لگے تھے ہم اب نظر

تلقین تیری جب سی ہوئی ہمکو ای سماج
تعلیم سنسکرت کا دینی لگے رواج

ہمکو خیال تہا نہ پروپکار کا ذرا | بھائی سی بھی اگر تھے تو مطلب کے آشنا
فکر معاش مین ہی تھے دن رات مبتلا | اب تیرے دم کی فیض سے اے بانی ہدی

ہر دم ہی دل مین فکر ترقی لگی ہوئی
انسان کی آتما و شریر و سماج کی

ہم اپنے فائدہ ہی مین رہتے تھے شاد کام | یاری سی یار کی تھی غرض فعل سی نہ کام
تہہ مین آپ دوست ہین مادہ صبح و شام | تونے تو نین نیم سی دیا ہمکو اذن عام

اپنی ترقیون پہ قناعت نہ کیجئے
اورون کی بھی ترقی مین کچھہ وقت دیجئے

یہ لوگ ممبرون مین جو شامل ہین بیشمار | عامل نہین ہین جنمین ہیں اب دس بھی فی ہزار
جو وقت و زر بہی کر نہین سکتے ہین کچھہ نثار | سنتے ہی ہی جو یوہی ستیارتھ پرکاش بار بار

اک دن وہ ایسے حق کی طرفدار ہونگے
جان تجھپہ وار دینے کو طیار ہونگے

کیونکر نہ ای سماج ترا ہو یہ اقتدار | بانی تہا تیرا ایسا مہرشی ملک شعار
جسکو کہ اپنی نفس پہ کامل تہا اختیار | جسکی عزیز جان ہوئی اوپدیش پر نثار

سب جانتے ہین اسکا دیانند نام ہی
اوسکی دیا سی دیش مین آنند عام ہی

فارغ ترے صفات کہانتک بیان کرے | اورتا کجا وثبت تری نیکیان کرے
کب تک قلم تری خوبیان کرے | بہتر یہی کہ بند و اپنی زبان کرے

تو اے سماج نعمت رب جلیل ہے
تیرے وقار کی یہی کافی دلیل ہی

ایشور سی پرارتھنا ہی یہی کہ ای سماج | دل مین مری ہی یہ سبب ہے کچہہ آئی کل اج
مدت کے بعد میرا بھی تبدیل ہو مزاج | کل اختیار کرنے کو ہون سو کرونین آج

ساری برائیون کو مین یکلخت چھوڑ دون
دشمنون سی اپنی رشتۂ الفت کو توڑ دون

تمت

گوروکل کے لیئے اپیل

بہ یہ متر و مری بنتی کو سنو تم دل سے
یہ سماجین ہوئی قایم ہین بڑی مشکل سے

سوامی جی نے کیا انکے لیے جیون ارپن
اور اسی مین ہوا گورودت کا پرلوک گمن

اور اس کے ہی لیے آریہ پتھک کے گئی کام
گھر سے نکلا ہے اسی کیلئے اب ملشی رام

ان سماجون مین اُچت ہے یہی جو دہرم کی بات
یہ نہین ہے تو غرض ہو ہی بڑے شرم کی بات

کیا بڑا دہرم ہی سنسار مین ہو وید پرچار
تیسرا ہی جو نیم اپنا کرو اوسیہ وچار

اور شکشا تو اسی لوک مین رہ جائیگی
دہرم شکشا نہین اُس جنم مین کام آئیگی

سارے سنسار مین کیسے دیجئے گا دہرم اپدیش
کہ اسی دہرم سے پاتا ہے ترقی ہر دیش

دہرم پر لوگ نہین ہوتے مین جبتک آروڑھ
کام سنسار کا بھی کر نہین سکتے وہ موڑھ

نہین دیتے کبھی شبھ کام مین جی کھول کے دان
اور کرموں کو نہین تماگتے بالکل انجان

برہمچرج اپنا وہ قایم نہین رکھ سکتے ہین
ویرج رکشا کا جو پھل ہے نہین چکھ سکتے ہین

مانس مدرا کا مزا چھوٹ نہین سکتا ہے
پاپ سمبندھ کبھی ٹوٹ نہین سکتا ہے

نہ وہ رشوت کے کمانے سے کبھی ڈرتے ہین
اور نہ بیبھچار سے نفرت وہ ذرا کرتے ہین

نہ وہ ماں باپ کی سیوا کی خبر لیتے ہین
اور نہ سنتان کو شکشا وہ اُچت دیتے ہین